کبیرہ گناہ

اور

نواقضِ اسلام

ڈاکٹر شفیق الرحمٰن زیدی

کبیرہ گناہ

اور نواقض اسلام

کبیرہ گناہ

اورنواقضِ اسلام

تالیف

ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن زیدی

ناشر

اریب پبلیکیشنز

1542 پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

فون:23282550،23284740

نام کتاب	:	کبیرہ گناہ اور نواقضِ اسلام
تالیف	:	ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن زیدی
ناشر	:	اریب پبلیکیشنز
صفحات	:	160
سن اشاعت	:	2013
قیمت	:	

KABIRAH GUNAH AUR NAWAQIZE ISLAM

Dr. Saiyyed Shafiqur Rehman Zaidi

ناشر

اریب پبلیکیشنز

1542 پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

فون:23282550،23284740

فہرست مضامین

- عرض ناشر ---------- 11
- ابتدائیہ ---------- 13
- نواقض اسلام ---------- 19

(1)......شرک اکبر ---------- 19

(2)......جس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کچھ واسطے بنائے ان سے دعائیں مانگیں، ان سے شفاعت طلب کی اور انہیں پر بھروسہ کیا تو وہ بالا جماع کافر ہو گیا---------- 24

(3)......جس نے مشرکوں کو کافر نہیں سمجھا یا ان کے کافر ہونے میں شک کیا یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھا تو وہ شخص کافر ہے ---------- 26

(4)......جس نے یہ سمجھا کہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور کا طریقہ زندگی زیادہ مکمل اور جامع ہے یا یہ عقیدہ رکھا کہ نبی کریم ﷺ کے طریقہ حکمرانی سے بہتر اور کوئی طریقہ حکمرانی ہے تو وہ کافر ہے ---------- 28

(5)......جس نے نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی کسی چیز کو ناپسند کیا اور اس سے بغض رکھا وہ شخص کافر ہے ---------- 30

(6)......استہزا---------- 31

(7)......جادو، اپنی مختلف قسموں کے ساتھ ---------- 32

(8)......مسلمانوں کے خلاف مشرکوں سے تعاون کرنا اور ان کو مدد پہنچانا کفر ہے ---------- 34

(9)......جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ بعض لوگ شریعت محمدی ﷺ کی پابندی سے آزاد ہیں تو وہ کافر ہے ---------- 35

(10)......اللہ کے دین سے اعراض کرنا۔ وہ اس طرح کہ آدمی دین کی بنیادی باتوں کو بھی نہ سیکھے جن کو ماننے سے آدمی اسلام میں داخل ہوتا ہے اور نہ ہی ان باتوں پر عمل کرے تو وہ کافر ہے ---------- 37
(11)...... چند اور نواقض اسلام ---------- 40
(12)...... تقدیر کا انکار کفر ہے ---------- 41
کبیرہ گناہ ---------- 44
(13)......فسق اعتقادی ---------- 45
(14)...... بدعت ---------- 48
(15)......اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم اٹھانا ---------- 50
(16)......اللہ تعالیٰ کی چاہت کے ساتھ کسی اور کی چاہت ملانا ---------- 50
(17)......تمائم (گنڈے) ---------- 51
(18)......کاہن اور نجومی کی تصدیق کرنا ---------- 52
(19)......بدشگونی لینا ---------- 54
(20)......انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو مسجد بنانا ---------- 55
(21)......ریا کاری ---------- 56
(22)......اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امیدی ---------- 57
(23)......تکبر کرنا ---------- 58
(24)......اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولنا ---------- 60
(25)......نماز چھوڑنا ---------- 61
(26)...... جمعہ اور جماعت کا تارک ---------- 63
(27)......زکوٰۃ ادا نہ کرنا ---------- 64
(28)......بغیر عذر کے رمضان کا روزہ چھوڑنا ---------- 66

(29)......استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا ---------- 67
(30)......کسی مومن کو ناحق قتل کرنا ---------- 68
(31)......اولاد کا قتل ---------- 72
(32)......خودکشی ---------- 73
(33)...... والدین کی نافرمانی کرنا ---------- 74
(34)...... باپ کی بجائے دوسرے کی طرف نسبت کرنا ---------- 77
(35)......جن پر خرچ کرنے کی ذمہ داری ہو ان پر خرچ نہ کرنا ---------- 78
(36)......جائیداد کی غلط تقسیم ---------- 78
(37)......قریبی رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لینا اور صلہ رحمی نہ کرنا ---------- 79
(38)......خاوند کی نافرمانی ---------- 81
(39)...... بیویوں کے درمیان ناانصافی ---------- 83
(40)...... بیوی کے پوشیدہ راز لوگوں میں ظاہر کرنا ---------- 83
(41)......غلام کا بھاگ جانا ---------- 84
(42)......اولیاء اللہ خصوصاً صحابہ کرام کو گالی دینا یا تکلیف پہنچانا ---------- 84
(43)...... پڑوسی کو تکلیف دینا ---------- 86
(44)......مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا ---------- 87
(45)......مسلمانوں سے قطع تعلق کرنا ---------- 88
(46)......سخت گو اور سخت خو ---------- 89
(47)......وعدہ خلافی کرنا ---------- 90
(48)......مسلمان کی طرف اسلحہ کے ساتھ اشارہ کرنا ---------- 91
(49)......یتیم کا مال کھانا ---------- 91
(50)......ذمہ دار کا اپنے ماتحت لوگوں کو دھوکہ دینا اور ان پر ظلم کرنا ---------- 92

(51)......خلیفۃ المسلمین کی بغاوت کرنا ---------- 94
(52)......گداگری کرنا ---------- 95
(53)......واپس نہ کرنے کی نیت سے قرض لینا ---------- 95
(54)...... پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا ---------- 96
(55)......مزدور کو مزدوری نہ دینا ---------- 97
(56)......جھوٹی گواہی دینا ---------- 97
(57)......لوگوں کا مال ہتھیانے کے لیے جھوٹی قسم کھانا ---------- 99
(58)...... مال فروخت کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھانا ---------- 100
(59)...... چوری کرنا ---------- 101
(60)...... ڈاکہ ڈالنا اور لوگوں کا مال ظلم اور باطل طریقوں سے کھانا ---------- 103
(61)......لوگوں پر ظلم کرنا (چاہے وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم) ---------- 104
(62)...... جانوروں پر ظلم کرنا ---------- 106
(63)......مسلمان کو کافر کہنا یا اس پر لعنت کرنا ---------- 107
(64)......احسان جتلانا ---------- 108
(65)......چغل خوری کرنا ---------- 109
(66)......غیبت ---------- 110
(67)...... دھوکہ اور فریب دینا ---------- 112
(68)......لوگوں کی پوشیدہ باتوں کی ٹوہ لگانا ---------- 112
(69)......نسب کا طعنہ دینا ---------- 113
(70)...... فالتو پانی روک لینا ---------- 113
(71)......ناپ تول میں کمی کرنا ---------- 114
(72)......دھوکے سے مال بیچنا ---------- 115

(73)......فیصلہ کرنے کیلئے رشوت لینا---------- 115
(74)......ٹیکس وصول کرنا---------- 117
(75)......امانت میں خیانت کرنا---------- 117
(76)......کثرت سے جھوٹ بولنا---------- 118
(77)......سودی لین دین کرنا---------- 120
(78)......شراب پینا---------- 122
(79)......جوا کھیلنا---------- 124
(80)......زنا کرنا---------- 125
(81)......قوم لوط والا کام کرنا---------- 129
(82)...... دیوث---------- 131
(83)......شلوار کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا---------- 132
(84)......جنس مخالف کی مشابہت کرنا---------- 133
(85)......جعلی حسن پیدا کرنا---------- 133
(86)...... حلالہ کرنا یا حلالہ کروانا---------- 134
(87)......مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانا---------- 135
(88)......میت پر نوحہ کرنا---------- 136
(89)......تصویر سازی---------- 137
(90)...... بیت اللہ کی حرمت کو پامال کرنا---------- 139
(91)......میدان جہاد سے فرار---------- 140
(92)...... پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا---------- 141
(93)......سونے اور چاندی کے برتن میں کھانا پینا اور مرد کا سونا اور ریشم پہننا---------- 142
(94)......دنیا کے حصول کے لیے دین کا علم حاصل کرنا اور علم کو چھپانا---------- 143

(95)......عصبیت کی پکار ---------- 145
(96)......منافق کی تعظیم کرنا ---------- 146
(97)......علانیہ گناہ کا ارتکاب کرنا ---------- 149
(98)......گناہ پر اصرار کرنا ---------- 149
(99)......کالا خضاب لگانا ---------- 153
(100)......گمراہی اور گناہ کے راستے کی طرف بلانا ---------- 154

عرض ناشر

تمام تعریفیں اس اللہ وحدہ لاشریک کے لیے ہیں جس نے اس امت کی ہدایت کے لیے اپنے نبی اکرم محمد ﷺ پر اپنی شریعت نازل فرمائی، جس میں اس امت کے لیے ہر قسم کی رہنمائی موجود ہے۔ پھر اس شریعت کی اطاعت کا حکم دیا۔ فرمایا:

﴿قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ﴾ (آل عمران: 32)

''کہہ دیجئے تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو بلا شبہ اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔''

یقیناً وہ قوم ہلاک ہونے والی ہے جس کا خوشحال طبقہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کرے اور دوسرے لوگ بھی ان کی پیروی شروع کر دیں یوں جب قوم میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی عام ہو جائے تو وہ عذاب کی مستحق بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا﴾ (بنی اسرائیل: 17/16)

''اور جب ہم کسی بستی کی ہلاکت کا ارادہ کر لیتے ہیں تو وہاں کے خوشحال لوگوں کو (کچھ) حکم دیتے ہیں۔ اور وہ اس بستی میں کھلی نافرمانی کرنے لگتے ہیں تو ان پر (عذاب کی) بات ثابت ہو جاتی ہے پھر ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔''

مذکورہ آیت سے یہ واضح ہے کہ تباہی و بربادی اور عذاب الٰہی لانے والے امور دراصل بندوں کے گناہ اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزیاں ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اگر ہم اللہ کی بڑی بڑی نافرمانیوں سے بچیں تو وہ چھوٹے چھوٹے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

آج معاشرہ میں علانیہ گناہ کئے جارہے ہیں، اہل ایمان کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو ان گناہوں کے کرنے سے روکیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ لوگو تم اس آیت کو پڑھتے ہو، اور اس کا مطلب غلط لیتے ہو:

﴿عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾(المائدۃ: 105/5)

''تم اپنے نفسوں کو لازم پکڑو تم کو وہ شخص نقصان نہیں پہنچا سکتا جو گمراہ ہے جب کہ تم ہدایت پر ہو۔''

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے، بے شک جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کو ظلم سے نہ روکیں، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا عذاب نازل فرما دے. ایک روایت میں ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی قوم میں جب گناہ کئے جاتے ہیں اور وہ ان کو گناہ سے روکنے پر قادر ہو پھر نہ روکیں، قریب ہے اللہ ان پر عذاب نال فرمادے۔'' [ابوداؤد: 4338]

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی قوم میں کوئی شخص گناہ کرتا ہے اور وہ قوم اس کو روکنے کی طاقت رکھتی ہے پھر اگر وہ اس کو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے اس قوم کو عذاب میں مبتلا کرے گا.

ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن نے ان کبیرہ گناہوں کو جمع کیا ہے جن سے بچ کر ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار بن سکتے ہیں. شیخ اسد اللہ عثمان حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی نے اس پر نظر ثانی فرمائی۔ مکتبہ النور الاسلامیہ الریاض (حارہ) اللہ کی رضا کی خاطر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کے تحت ان کو شائع کر رہا ہے. اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آپ کا دینی بھائی

ابو محمد عبدالشکور حبیب اللہ

ابتدائیہ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين.

آج مسلمان ہر مقام پر ذلیل وخوار ہیں۔کل افغانستان میں مسلم نوجوانوں کے تڑپتے ہوئے لاشے تھے اور ماؤں بہنوں کی چیخ و پکار تھی۔آج عراق اور فلسطین میں برستے ہوئے میزائل ہیں۔سومنات کے پجاریوں کے پاؤں اللہ اکبر کی صداؤں سے گونجنے والی بابری مسجد کے گنبد پر اور ان کا خنجر بے بس مسلمانوں کی گردن پر ہے۔آخر کیوں؟ کیوں خون مسلم اتنا ارزاں ہے؟ کیوں مسلمان بیٹیوں کی عزتیں تار تار ہو رہی ہیں؟

اللہ تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اعلان فرماتا ہے:

﴿أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (المجادلہ 58/22)

"خبردار بے شک اللہ کے لشکر والے ہی کامیاب ہوں گے۔"

﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ (آل عمران 3/139)

"اور ہمت مت ہارو اور غم نہ کرو اگر تم ایمان والے ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔"

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا﴾ (النور 24/55)

"جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور عمل صالح کیے ان سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان کو ضرور ملک میں حکومت دے گا جیسے اس نے اگلے لوگوں کو ان سے

پہلے حکومت دی تھی اور جس دین (اسلام) کو ان کے لیے پسند کیا ہے وہ ان کے لیے مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا اور ان کے ڈر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا۔"

جنگ بدر میں مسلمانوں کا مقابلہ تین گناہ زیادہ طاقت سے تھا۔ مسلمان نہتے اور بے سرو سامان تھے جبکہ کافروں کے پاس اسلحے کی بھی فراوانی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتے نازل فرما دیے۔ جنہوں نے کافروں کی گردنوں پر اور ان کے پور پور پر مارا۔

آج جو ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہیں ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ﴾ (الانفال 8/53)

"یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ کسی قوم پر کوئی نعمت انعام فرما کر پھر بدل دے جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدل دیں۔"

اس آیت پر غور فرمائیے کہ جب تک کوئی قوم کفران نعمت کا راستہ اختیار کر کے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بغاوت کر کے اپنے حالات کو نہیں بدل لیتی اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نعمتوں کا دروازہ بند نہیں فرماتا۔ یعنی گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں چھین لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے حالات تفصیل سے قرآن حکیم میں بیان فرمائے ہیں۔ ان کی اخلاقی کمزوریوں، مذہبی غلط فہمیوں اور اعتقادی وعملی گمراہیوں کا ذکر کیا تاکہ مسلمان ان غلط راہوں سے بچ سکیں جن پر چل کر بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ہوئے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خبردار کر چکے ہیں کہ امت مسلمہ میں بھی انہیں راستوں سے بگاڑ آئے گا جن سے یہود ونصاریٰ میں آیا تھا۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم بھی آخر کار پچھلی امتوں ہی کی روش پر چلو گے حتیٰ کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں گھسے ہیں تو تم بھی اسی میں گھسو

گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کی مراد یہود و نصاریٰ ہیں، آپ نے فرمایا: اور کون ؟ ❶

ابو واقد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور بالضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے راستے پر چلو گے۔'' ❷

اللہ تعالیٰ نے سورۂ بنی اسرائیل کے آغاز میں بنی اسرائیل کی تاریخ سے عبرت دلائی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب پانے والے جب اللہ تعالیٰ سے بغاوت کرتے ہیں تو پھر ان کو کیسی دردناک سزا ملتی ہے۔ یہ تاریخ آج ہمیں بھی سبق دے رہی ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے بغاوت نہ کریں ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلط یہ سزا ہمارا بھی مقدر بن جائے گی۔

﴿وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا﴾ (بنی اسرائیل 17/4)

''اور ہم نے بنی اسرائیل کے لیے کتاب میں صاف فیصلہ کر دیا تھا کہ تم زمین میں دو بار فساد برپا کرو گے اور تم بڑی زبردست زیادتیاں کرو گے۔''

چنانچہ پہلے موقعہ پر انہوں نے اللہ کے نبی شعیب علیہ السلام کو قتل کیا، ارمیا علیہ السلام کو قید کیا۔ تورات کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے بغاوت کی تو اللہ تعالیٰ نے بابل کے بادشاہ بخت نصر کو ان پر بطور سزا مسلط کیا جس نے ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔ یروشلم پر قبضہ کیا اور بے دریغ یہودیوں کو قتل کیا۔ اور ایک بڑی تعداد کو اس نے غلام بنالیا۔ یہ واقعہ عیسیٰ علیہ السلام سے تقریباً 600 سال قبل پیش آیا۔ پھر عزیر علیہ السلام کی کوششوں سے ان کی اصلاح ہوئی۔ انہوں نے قوانین شریعت کو نافذ کر کے انکی اعتقادی اور اخلاقی برائیوں کو دور کیا۔ بابل کی حکومت کو زوال ہوا اور انہیں اہل بابل کی غلامی سے نجات ملی۔ اللہ تعالیٰ نے

---

❶ بخاری۔ احادیث الانبیاء۔ باب ماذکر عن بنی اسرائیل۔ 3456 مسلم۔ العلم۔ باب اتباع سنن الیھود والنصاریٰ 2669

❷ ترمذی۔ الفتن۔ باب ماجاء لترکبن سنن من کان قبلکم۔ 2180

اس کا یوں ذکر فرمایا ہے:

﴿فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولٰهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلٰلَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ۝ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنٰكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنٰكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ۝﴾
(17/5-6)

''ان دونوں وعدوں میں سے پہلے کے آتے ہی ہم نے تمہارے مقابلے پر اپنے بندے بھیج دیے جو بڑے ہی لڑاکے تھے پس وہ تمہارے گھروں کے اندر تک پھیل گئے اور اللہ کا یہ وعدہ پورا ہونا ہی تھا۔ پھر ہم نے ان پر تمہارا غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہیں بڑے جتھے والا بنا دیا۔''

دوسری دفعہ پھر انہوں نے فساد برپا کیا۔ زکریا علیہ السلام کو قتل کر دیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے درپے ہوئے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی اصلاح کے لیے مبعوث ہوئے انہوں نے ان کی اعتقادی اور عملی گمراہیوں پر تنقید کی تو یہودیوں کے تمام مذہبی رہنماؤں نے مل کر ان کی مخالفت کی اور انہیں سزائے موت دلوانے کی کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا کر ان سے بچا لیا۔

اس بغاوت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان پر رومی بادشاہ ٹیٹس کو مسلط کر دیا۔ اس نے یروشلم پر حملہ کر کے ان کے کشتے کے پشتے لگا دیے اور بہت سوں کو قیدی بنا لیا۔ ان کے اموال لوٹ لیے مذہبی صحیفوں کو پاؤں تلے روندا اور بیت المقدس اور ہیکل سلیمانی کو تاراج کیا اور انہیں جلا وطن کر کے ذلیل خوار کیا۔ یہ تباہی 70ء میں ان پر آئی۔

اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر یوں فرمایا:

﴿فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا﴾ (بنی اسرائیل: 17/7)

"پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (تو ہم نے دوسرے بندوں کو بھیج دیا) تا کہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور پہلی دفعہ کی طرح پھر اسی مسجد میں گھس جائیں اور جس جس چیز پر قابو پائیں توڑ پھوڑ کر جڑ سے اکھاڑ دیں۔"

ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بات کہہ دی:

﴿وَإِنْ عُدتُّمْ عُدْنَا﴾ (بنی اسرائیل: 17/8)

"اور اگر تم پھر وہی کرنے لگو تو ہم بھی دوبارہ (ایسی ہی سزا) دیں گے۔"

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ ہے کہ جو شخص یا گروہ یا قوم راہ راست پر نہ آئے اور اللہ تعالیٰ کی بغاوت اس کا معمول بن جائے اسے پھر اس سزا کے لیئے تیار رہنا چاہیے جو بنی اسرائیل نے بھگتی تھی۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر وسیع ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو اس کے پاس عرش پر ہے لکھ دیا ہے کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔" [1]

یہ اس کی رحمت ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے بشرطیکہ ہم کبیرہ گناہوں سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا﴾ (النساء 4/31)

"اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ دور کر دیں گے اور عزت و بزرگی کی جگہ داخل کریں گے۔"

یہ بھی ارشاد فرمایا:

﴿الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ إِنَّ رَبَّكَ

---

[1] بخاری التوحید۔ باب قول اللہ ویحذرکم اللہ نفسہ 7404، مسلم۔ التوبہ۔ باب فی سعة رحمة اللہ۔ 2751

وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ﴾ (النجم 53/32)

''تا کہ اللہ تعالیٰ اچھا بدلہ دے ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی سے بھی سوائے چھوٹے گناہوں کے۔ بے شک تیرا رب بہت کشادہ مغفرت والا ہے۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک بیچ کے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا گیا ہو۔''[1]

کبیرہ گناہوں کے اس اہمیت کی پیش نظر ائمہ کرام نے اس پر مستقل کتابیں لکھیں، جن میں علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ کی کتاب الکبائر، شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کے نواقض اسلام اور کبائر، اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کی شرح الکبائر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

انہی کتب کی روشنی میں میں نے ان کبیرہ گناہوں کو جمع کیا ہے تا کہ ہم ان سے خود بھی بچیں اور عوام وخواص کو ان سے بچنے کی دعوت دیں تا کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی ہم پر رحم فرمائے۔ اور آخرت کے عذاب سے بھی محفوظ فرمائے۔ (آمین)

حدیث کی صحت کے لیے بیت الافکار الدولیہ کی شائع کردہ کتب احادیث سے مدد لی گئی ہے اور صرف صحیح احادیث سے استدلال کیا گیا ہے۔

خادم کتاب وسنت

ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن

---

[1] مسلم الطھارہ۔ باب الصلوات الخمس۔ 233

نواقض اسلام

لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد ایک انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے پھر جب تک وہ اس کلمہ کی شروط کو پورا کرتا رہتا ہے اس کا اسلام قائم رہتا ہے۔لیکن جب مسلمان کوئی ایسا عقیدہ یا عمل اختیار کرتا ہے جو اسلام کی ضد اور منافی ہو تو کلمہ پڑھنے کے باوجود وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔علماء کرام نے مرتد کے احکام کے ضمن میں ان عقائد و اعمال کا تذکرہ کیا ہے جنہیں نواقض اسلام کہتے ہیں۔جیسے ہوا کا خارج ہونا وضو کے لیے ناقض ہے یعنی ہوا کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح ان نواقض اسلام کے مرتکب کا اسلام ختم ہو جاتا ہے۔

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوھاب رحمہ اللہ نے نواقض اسلام امور میں سے ان دس امور کا ذکر کیا ہے جو بہت زیادہ خطرناک ہیں اور آج کلمہ پڑھنے والوں میں سے بہت سے ان کا شکار ہیں ۔ایک مسلمان کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ وہ اس بات کا علم حاصل کرے کہ وہ کون سی شروط ہیں جن کو پورا کرتے ہوئے کلمہ پڑھنے سے وہ اسلام میں داخل ہوتا ہے اور وہ کون سے راستے ہیں جن پر چلنے سے ایک مسلمان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے تاکہ وہ ان سے خبردار اور چوکنا رہے۔چند اہم نواقض اسلام یہ ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے ارتکاب سے ہمیں اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔آمین

(1)..... شرک اکبر

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا سب سے بڑا گناہ ہے۔توبہ کے بغیر مشرک کی بخشش نہیں ہے اگر وہ بغیر توبہ کے مر گیا تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾

(النساء 4/48)

''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا گناہ جس کے چاہے بخش دیتا ہے۔''

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ﴾.(المائدہ 5/72)

''بے شک جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

شرک:۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور افعال میں کسی غیر کو شریک کرنے کا نام ہے۔ جیسے یہ کہنا کہ یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی صفات کا عکس اور پرتو ہے اس لیے نہ یہ عین اللہ ہے اور نہ ہی غیر اللہ ہے جیسا کہ توحید وجودی کے دعویدار کہتے ہیں یا یہ کہنا کہ یہ کائنات اللہ تعالیٰ ہی کی مختلف صورتیں ہیں جیسا کہ وحدۃ الوجود کا عقیدہ رکھنے والے کہتے ہیں۔

شرک اکبر کی چار بڑی قسمیں ہیں:

<u>(ا)۔دعا میں شرک:</u>

انبیاء اور اولیاء اللہ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں اور مصیبتوں کو دور کرتے ہیں۔ پھر مشکلات سے نجات پانے کے لیے ان سے دعا کرنا یعنی انہیں پکارنا شرک اکبر ہے۔ جیسے جب لوگ کسی مصیبت یا تکلیف میں ہوتے ہیں تو ادرکنی یا رسول اللہ، اغثنی یا حبیب اللہ، اور یا علی مدد کہتے ہیں۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لیے بزرگوں کی قبروں پر حاضر ہوتے ہیں۔ ان کا طواف کرتے ہیں۔ برکت کے لیے قبر کو چھوتے اور بوسہ دیتے ہیں۔ انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ ان قبروں کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی مشکلات کے حل کے لیے انہیں پکارتے ہیں۔ ان کی قبروں پر چراغ اور موم بتیاں جلانے کی نذر مانتے ہیں۔ یہ سب شرک اکبر کی شکلیں ہیں۔ مشرکین مکہ کا شرک اللہ تعالیٰ یوں بیان کرتا ہے:

﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ﴾(العنکبوت 29/65)

''پس یہ لوگ جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے

عبادت کو خالص کر کے، پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ان الدعاء هو العباده"۔ "بے شک دعا ہی عبادت ہے"

آج لوگ سمندر اور خشکی میں، تنگی اور خوشحالی میں امام بری، علی ہجویری حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ سے حل مشکلات کے لیے استغاثہ کرتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی اور کو شریک کرتا ہے اس کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیش کے لیے جہنمی ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ﴾ (الاحقاف 46/5)

"اور اس شخص سے بڑھ کر گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے سوا ان کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کو جواب نہ دے سکے اور وہ ان کے پکارنے ہی سے غافل ہیں۔"

<u>(ب)۔ نیت اور ارادہ میں شرک:</u>

جس شخص کے اعمال کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا نہ ہو بلکہ اس کے سارے اعمال اس لیے ہوں کہ وہ ان کے ذریعے کسی اور کا تقرب حاصل کرنا چاہتا ہو یا دنیا کی زندگی کی زینت اس کا اصلی مقصود ہو تو یہ نیت اور ارادہ کا شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (هود 11/16.15)

"جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت پر فریفتہ ہوا چاہتا ہو ہم ایسوں کو ان کے کل اعمال (کا بدلہ) یہیں بھرپور پہنچا دیتے ہیں اور یہاں انہیں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ ہاں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا وہاں سب برباد ہو جائے گا اور وہ جو عمل کرتے رہے تھے سب برباد ہوں گے۔"

ریاکاری جو کہ شرک اصغر ہے اس کا معاملہ اس شرک سے جدا ہے۔ ریاکاری میں بعض اعمال

کا مقصود اللہ کی رضا کی بجائے دنیا یا کسی غیر کی رضا ہوتی ہے۔ جب کہ اس شرک میں سب اعمال حتیٰ کہ ایمان لانے سے بھی مقصود اللہ کی رضا نہیں ہوتی۔

مال کے کمانے میں اللہ تعالیٰ کے دین سے مکمل اعراض کرنے والا درہم و دینار کا بندہ ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درہم کا بندہ تباہ ہو گیا۔

(صحیح بخاری ۲۸۸۷)

جو شخص مال بڑھانے کی تگ و دو میں لگا رہتا ہے وہ طاغوت کے راستے میں ہے وہ شیطان کے راستے میں ہے۔ (سلسلہ الصحیحہ للالبانی ۲۲۳۲)

(ج)-اطاعت میں شرک:

حرام اور حلال مقرر کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اگر کوئی شخص اپنے پیشواؤں حکمرانوں یا ججوں کو یہ حق دے کہ وہ اللہ کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دے سکتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں شرک کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا﴾ (التوبہ 9/31)

''ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنا لیا ہے اور مریم کے بیٹے مسیح کو بھی حالانکہ انہیں صرف ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا۔''

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے اپنے علماء کی کبھی عبادت نہیں کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''ان علماء نے جس کو حلال قرار دیا اس کو تم نے حلال سمجھا اور جس کو ان علماء نے حرام قرار دیا اس کو حرام سمجھا۔ یہی ان کی عبادت ہے'' [1]

---

[1] (ترمذی تفسیر القرآن من سورۃ التوبہ 3095)

(د)۔ محبت میں شرک:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾(البقرہ 2/165)

"بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں سب سے زیادہ پختہ ہوتے ہیں۔"

چنانچہ جو لوگ پیروں، فقیروں اور سجادہ نشینوں کو اپنا ماویٰ و ملجا اور قبلہ حاجات بناتے ہیں ان سے ان کی محبت، اللہ کی محبت سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ وہ یقیناً مشرک ہیں۔ بعض عاشق مزاج عورت یا مرد کے عشق میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کے دلوں میں اپنے معشوق کی محبت اللہ سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ اس طرح بعض لوگ اپنے سرداروں، وزیروں، بادشاہوں اور پیروں فقیروں کی تعظیم اللہ کی تعظیم سے بڑھ کر کرتے ہیں۔ جس طرح مشرکین مکہ کو توحید کے وعظ سے تکلیف ہوتی تھی اسی طرح انہیں بھی اللہ اکیلے کا ذکر کرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔

﴿وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ﴾ (الزمر 39/45)

"جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا جائے تو ان لوگوں کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا (اوروں کا) ذکر کیا جائے تو ان کے دل کھل کر خوش ہو جاتے ہیں۔"

یہ چاروں اقسام شرک اکبر ہیں جو کلمہ پڑھنے کے باوجود انسان کو اسلام سے خارج کر دیتی ہیں۔ اسی طرح عبادت کی کوئی بھی شکل اللہ کے علاوہ کسی اور کیلئے کی جائے شرک اکبر ہے، جیسے: غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا شرک اکبر ہے، جبکہ مقصود اس کی عبادت، اس کا قرب اور اس کی عظمت کا اقرار ہو۔ جس نے اولیاء، بتوں یا جنوں کے نام پر ذبح کیا وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ یا جس نے غیر اللہ کے نام کی نذر اس اعتقاد کے ساتھ مانی کہ یہ نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں تو یہ بھی شرک اکبر ہے جو انسان کو اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہے جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کرے'' (مسلم 1978)

(2) جس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کچھ واسطے بنائے، ان سے دعائیں مانگیں، ان سے شفاعت طلب کی اور انہیں پر بھروسہ کیا تو وہ بالا جماع کافر ہو گیا

ہر دور میں مشرکین یہ سمجھتے ہیں کہ کسی کو سیڑھی بنا کر، وسیلہ سمجھ کر، شفاعت کرنے والا مان کر پکارنا شرک نہیں۔ شرک تو تب بنتا ہے جب ان کو مستقل بالذات سمجھ کر ان سے حاجت روائی کی درخواست کی جائے۔ مشرکین اولیاء اللہ کو اس لیے پکارتے ہیں کہ وہ اللہ کے دربار میں ان کی سفارش کریں اور ان کے وسیلے سے ان کی ضرورتیں اور حاجتیں پوری ہوں۔ مشرکین مکہ بھی اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے تھے ان کو نفع ونقصان کا مالک نہیں جانتے تھے بلکہ اپنے اور اللہ کے درمیان انہیں واسطہ اور وسیلہ سمجھتے تھے۔

﴿وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (یونس 10/18)

''اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔''

﴿اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ (الزمر 39/3)

''خبردار اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے اور لوگوں نے اس کے سوا کارساز بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں۔''

جو شخص اللہ تعالیٰ کو خالق، رازق اور مالک ماننے کے باوجود غیر اللہ کو سفارشی سمجھ کر پکارے گا

اوران پر بھروسہ کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔

قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ سفارش کریں گے مگر سفارش کے لیے انبیاء اور اولیاء اللہ کو پکارنا شرک ہے کیونکہ شفاعت کی تمام اقسام کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا﴾ (الزمر 39/44)

''کہہ دیجیے کہ تمام سفارش پوری اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔''

﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ إِلاَّ بِإِذْنِهٖ﴾ (البقرہ 2/255)

''کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے۔''

﴿وَلَا يَشْفَعُوْنَ إِلاَّ لِمَنِ ارْتَضٰى﴾ (الا نبیاء 21/28)

''وہ صرف اسی کی سفارش کریں گے جس کے لیے اللہ راضی ہو۔''

یہ سفارش صرف گناہ گار مومن وموحد کے لیے ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری سفارش کا فائدہ ہر اس شخص کو پہنچے گا جس نے اللہ کے ساتھ کچھ بھی شریک نہ کیا ہو''۔ ❶

اہل کفر وشرک کے لیے قیامت کے دن کوئی سفارش نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی کوئی اپنی شخصیت کے دباؤ سے اپنے پیروکاروں کے بارے میں ایسی سفارش کر سکے گا کہ جو بات چاہے وہ اللہ سے منوا لے۔ جیسا کہ جاہلوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے بزرگ اللہ کے پاس اڑ کر بیٹھ جائیں گے اور بخشوا کے اٹھیں گے۔ اللہ کے ہاں ایسی کسی شفاعت کا کوئی وجود نہیں۔

﴿وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْا إِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ﴾ (الا نعام 6/51)

''اور ایسے لوگوں کو ڈرائیے جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے پاس ایسی حالت

---

❶ مسلم: الایمان، باب: اختباء النبی دعوۃ الشفاعۃ لامتہ 199، بخاری کتاب الدعوات 6304۔

میں جمع کیئے جائیں گے کہ اس کے سوانہ کوئی ان کا مددگار ہوگا اور نہ کوئی سفارشی ہوگا اس امید پر کہ وہ ڈر جائیں''

(3) جس نے مشرکوں کو کافر نہیں سمجھا یا ان کے کافر ہونے میں شک کیا یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھا تو وہ شخص کافر ہے

بعض لوگ اسلام کا دعویٰ کرنے کے باوجود بلکہ نماز، روزہ اور حج کا اہتمام کرنے کے باوجود یہود ونصاریٰ یا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا سمجھ کر پکارنے والوں کے مذہب کو باطل اور جہنم کا رستہ قرار دینے پر تیار نہیں۔ وہ کہتے ہیں ہر ایک کو اپنا دھرم پیارا ہوتا ہے اس لیے کسی کے مذہب اور دھرم کو برا نہیں کہنا چاہئے حالانکہ اسلام یعنی توحید وسنت کے رستے کے سوا ہر راستہ جہنم کا راستہ ہے۔ کفار کے مذہب کو اچھا کہنا یا اس کی تعریف کرنا رواداری نہیں بلکہ اللہ کے دین کے ساتھ کھلا کفر ہے۔ دین اسلام اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ آخری دین ہے. سابقہ تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں. اب اسلام کو قبول کرنا ہی نجات کا واحد راستہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس امت کا کوئی بھی شخص خواہ یہودی ہو یا عیسائی میرے بارے میں سنتا ہے پھر اس حال میں مرجائے کہ وہ میرے اوپر اور میری لائی ہوئی شریعت پر ایمان نہیں لاتا تو وہ جہنمی ہے. (مسلم: ۱۵۳)

لہٰذا جو شخص رسول اللہ ﷺ کے آجانے کے بعد وید، پران یا توراۃ وانجیل کی تعلیم پر عمل کرنے والوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ یہ لوگ بھی جہنم سے نجات پاسکتے ہیں یا جنت میں داخل ہوسکتے ہیں یا ان کی گمراہی کے بارے میں شک کرے تو ایسا شخص بھی کافر ہے.

اسی طرح مسلمان کہلوانے والے وہ لوگ جو کفر اکبر یا شرکِ اکبر میں ملوث ہیں. یعنی جو فوت شدہ بزرگوں کو اپنی مشکلات کے حل کے لیے پکارتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں یا دین کی بنیادی باتوں کا انکار کرتے ہیں وہ کافر ومشرک ہیں. ان کے کفر میں شک کرنا یا انہیں بھی نجات پانے والا سمجھنا ان کے مذہب کی سچائی کا اقرار

کرنے کے برابر ہے جس سے آدمی مرتد ہو جاتا ہے. لہٰذا کافر و مشرک سے دشمنی، بغض، نفرت اور دوری رکھنا اہلِ ایمان پر لازم ہے. اللہ تعالیٰ نے اہل کفر و شرک سے محبت حرام قرار دی:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا آبَاءَ كُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ﴾

(التوبہ 9/23)

''اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ تم میں سے جو بھی ان سے محبت کرے گا وہی ظالم ہوگا۔''

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَلَوْ كَانُوْا آبَاءَ هُمْ أَوْ أَبْنَاءَ هُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيْرَتَهُمْ﴾

(المجادلہ: 58/22)

''اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے قبیلے کے (عزیز) ہی کیوں نہ ہوں۔''

گویا اللہ پر ایمان اور اللہ کے رسول کے دشمنوں کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی۔

(4) جس نے یہ سمجھا کہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور کا طریقہ زندگی زیادہ مکمل اور جامع ہے یا یہ عقیدہ رکھا کہ نبی کریم ﷺ کے طریقہ حکمرانی سے بہتر اور کوئی طریقہ حکمرانی ہے تو وہ کافر ہے

اسلام میں جہاں ایک طرف مذہبی شعائر یعنی عبادت کے طریقے ہیں تو دوسری طرف اس کے سماجی نظریات، معاشی فلسفے، سیاسی تصورات اور مملکت کے نظام کا پورا طریقہ بھی دین ہی کا حصہ ہے۔ جو سیاست، نظام تعلیم، نظام معیشت اور سماجیات کے دیگر افکار میں سے کسی ایک معاملے میں کسی فلسفے یا نظریے کو اللہ کے دین پر ترجیح دیتا ہے تو وہ کافر ہے۔ جو شخص نماز اور زکاۃ

کے معنی ہی بدل دے جیسا کہ آج منکرین حدیث کر رہے ہیں یا کہے کہ سور کھانے میں کیا حرج ہے؟ شراب پینے، گانے بجانے اور رقص کرنے میں کیا برائی ہے؟ تو وہ حرام کو حلال کرنے کی بنا پر کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے ذریعے اس امت کو کامل دین دیا:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدہ 5/3)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔''

اس کامل دین کے سوا اللہ کے ہاں کوئی اور دین قابل قبول نہیں۔

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾ (آل عمران 3/85)

''جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے تو اس سے وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔''

۔ اور جس نے انسانوں کے اپنے بنائے ہوئے طاغوتی قوانین کو رسول اللہ ﷺ کے طریقہ سے بہتر سمجھا۔ یا زانی کو رجم کرنے اور چور کے ہاتھ کاٹنے کو آج کے دور کے لیے نامناسب خیال کیا یا انسان کے خود ساختہ قوانین کے ذریعے فیصلہ کرنا جائز سمجھا پس وہ کافر ہے۔

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا﴾ (النساء 4/60)

''کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ جو کچھ آپ پر اور جو کچھ آپ سے پہلے اتارا گیا ہے اس پر ان کا ایمان ہے لیکن وہ اپنے فیصلے طاغوت کی طرف لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ اس کا انکار کریں۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں بہکا کر دور کی گمراہی میں ڈال دے۔''

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ

﴿أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النساء: 4/65)

''سوقسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے تمام اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں اس سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں''۔

﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ (المائدۃ: 5/44)

''اور جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ کافر ہیں''۔

(5) جس نے نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی کسی چیز کو ناپسند کیا اور اس سے بغض رکھا وہ شخص کافر ہے

رسول اللہ ﷺ کے کسی قول، فعل، حکم یا ممانعت سے بغض رکھنے والا کافر ہے۔ جیسے لوگ چار شادیوں کی اجازت کو ناپسند کرتے ہیں۔ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہونے کو برا جانتے ہیں اور اپنی زبان سے عقلی طور پر ان باتوں کا رد کرتے ہیں۔ زانی کے رجم کرنے اور چور کے ہاتھ کاٹنے کو ناپسند کرتے ہیں تو ایسے لوگ دین اسلام کی کسی بھی ایک بات سے بغض رکھنے کی بنا پر کافر ہیں.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ☆ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ (محمد 9-47/8)

''اور جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے تباہی ہے اللہ ان کے اعمال ضائع کر دے گا۔ یہ اس لیے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا انہوں نے اسے ناگوار سمجھا پس اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے اعمال ضائع کر دیئے''

پس اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین سے ناخوش ہونے والا کافر ہے اور اس کے اعمال ضائع ہیں منافقین کے اعمال کے ضائع ہونے کی وجہ بھی یہ بیان فرمائی کہ انہوں نے اللہ کی رضامندی کو برا جانا۔

﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ (محمد 47/28)

''یہ اس بنا پر کہ یہ (منافق) ایسی بات کے پیچھے لگ گئے جس نے اللہ کو ناراض کر دیا اور انہوں نے اس کی رضامندی کو برا جانا تو اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔''

جو شخص پردہ سے چڑتا ہے، داڑھی سے تکلیف محسوس کرتا ہے، جہاد اور قتال فی سبیل اللہ کو دہشت گردی سمجھتا ہے، شرک کے رد پر ناراض ہوتا ہے تو ایسا شخص دین کی کسی ایک بات سے نفرت یا بغض رکھنے کی بنا پر کافر ہے۔ آج لادین اور نام نہاد ترقی پسندوں کے ادب اور کلام میں یہ نفرت اور بغض بکثرت دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ آج اسلام کے مختلف شعائر کی غلط تفسیر اور تعلیم بھی عام ہے۔ دین دار طبقوں کا غلط رویہ اور طرز عمل بھی بکثرت دیکھا جا سکتا ہے۔ ان پر تنقید، طعن یا تشنیع کرنا دین پر طعن کرنے میں داخل نہیں ہے۔ ایسے شخص کو دین کا مخالف یا کافر باور کرانا درست نہیں ہے۔ دین کی کسی بات کا صاف رد کر دینا یقیناً کفر ہے لیکن دین کے شعائر کے خاص گروہی مفہوم پر تنقید یا طعن کرنا کفر نہیں ہے۔

(6) استہزا: جس نے رسول اللہ ﷺ پر نازل شدہ دین کی کسی چیز کا یا اس کی جزا و سزا کا مذاق اڑایا اس نے کفر کا ارتکاب کیا اگرچہ اس نے ہنسی مذاق کے طور پر یہ بات کہی ہو

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنگ تبوک کے موقع پر ایک محفل میں ایک شخص نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں کہا کہ ان سے زیادہ میں نے باتوں میں تیز، کھانے میں پیٹو، کلام میں جھوٹے اور لڑائی میں بزدل کسی اور کو نہیں دیکھا۔ محفل میں سے ایک دوسرے شخص نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ تم منافق ہو میں رسول اللہ ﷺ کو ضرور بتاؤں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ تک بات پہنچی تو قرآن حکیم کی آیات نازل ہوئیں ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اس شخص کو دیکھ رہا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے ساتھ چمٹا ہوا تھا اور پتھر اس کے پاؤں کو زخمی کر رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا یا رسول اللہ ﷺ ہم تو یونہی آپس میں ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ یہ آیات تلاوت کر رہے تھے:

﴿قُلْ اَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ○لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾(التوبہ 9/66.65)

"کہہ دیجئے کیا اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ ہی تمہاری ہنسی اور دل لگی ہوتی ہے۔ تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے" (ابن جریر)

پس رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والے دین کی کسی بات کا مذاق اڑانا چاہے وہ نماز ہو، داڑھی ہو، شلوار کا ٹخنے سے اوپر کرنا ہو، شرعی پردہ ہو، سود کا چھوڑنا ہو یا جنت اور جہنم کی کسی چیز کا ذکر ہو کفر ہے۔ چاہے مذاق اڑانے والا آنکھ، زبان یا ہاتھ کے کسی اشارے سے مذاق اڑائے۔ یہ چیز آدمی کو اسلام سے خارج کر دینے والی ہے۔

ایسی محفلوں میں شرکت حرام ہے جہاں اللہ کی آیات کا مذاق ہو رہا ہو۔

فرمایا:

﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا﴾ (النساء 4/140)

"اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو جاؤ گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے"

بعض لوگ جنت یا جہنم حتیٰ کہ فرشتوں اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسے چٹکلے بیان کرتے ہیں گویا کہ یہ سب ڈھکوسلے ہوں اور "دل کے خوش رکھنے کو یہ خیال اچھا ہے" جیسی بات ہو۔ اللہ اور اس کی رسول کی بات کا احترام اور تعظیم ہر مسلمان پر لازم ہے۔ جنت اور جہنم کے ذکر سے دلوں پر ایک ہیبت اور ایک خوف بیٹھنا چاہئے۔ دین کی ہر بات کا تقدس ہے۔ جو شخص دین کی کسی بات کا مذاق اڑا کر لوگوں کو ہنسائے تو صریحا کفر ہے اور جو شخص اس استہزاء کو سنے اور اس میں ایمانی

غیرت بیدار نہ ہواور اسی مجلس میں وہ شریک رہے تو اس کا حکم بھی وہی ہے جو دین کا استہزاء کرنے والے کا ہے۔

(7) جادو۔ اپنی مختلف قسموں کے ساتھ:

مثلاً: صَرف اور عطف وغیرہ۔ صَرف جادو کی اس قسم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے انسان کو اس کی پسندیدہ اور محبوب چیز سے متنفر کر دیا جاتا ہے۔ جیسے شوہر کے دل میں بیوی کی محبت کی جگہ بغض اور نفرت پیدا کرنا اور عطف جادو کے اس عمل کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ شیطانی طریقوں سے آدمی کو اس کی ناپسندیدہ چیز کی طرف مائل کر دیا جاتا ہے۔

پس جس نے جادو کیا یا اس سے رضامند ہوا اس نے کفر کیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾ (البقرہ 2/102)

''وہ دونوں کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر''

جادو کی تعلیم شیطان کی طرف سے ہے اور کفر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (البقرۃ: 2/102)

اور لیکن کفر وہ شیطان کرتے تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے۔

جادو ایک حقیقت ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے جادوگر پڑھ پڑھ کر پھونک مارتے اور گرہ لگاتے جاتے ہیں لہذا اللہ تعالیٰ نے یوں کہنے کا حکم دیا:

﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ﴾ (الفلق 113/4)

''اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں)''۔

جادو کے ذریعے میاں بیوی میں تفریق تک پیدا کی جاتی ہے۔

﴿فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ﴾ (البقرہ 2/102)

''لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔''

رسول اللہ ﷺ پر ایک یہودی لبید ابن اعصم نے جادو کیا اس کا اثر یہ تھا کہ آپ ایک چیز کے بارے میں یہ گمان کرتے کہ میں نے یہ کرلیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے وہ نہیں کیا ہوتا تھا۔ ❶

جادو کفر ہے۔ اسے کرنے والا اور اس پر راضی ہونے والا کافر ہے۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے ایک سال قبل یہ حکم نامہ جاری کیا کہ ہر جادوگر کو قتل کر دو۔ چنانچہ ایک دن میں تین جادوگرنیاں قتل کی گئیں۔ ❷

رسول اللہ ﷺ نے سات ہلاکت خیز گناہوں میں جادو کو شمار کیا۔

آج شہروں میں گمراہ سنیاسی عامل اور نجومی جگہ جگہ پروفیسر کے بورڈ لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اعلانیہ کالا علم کا ماہر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مقدمہ میں اپنی مرضی کے فیصلے کروانے، شادی اور کاروبار میں رکاوٹوں کو دور کرنے کے دعوے کرتے ہیں۔ ضعیف الاعتقاد لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ ان کے گرد جمع ہوتے ہیں۔ یہ قرآنی آیات کو الٹی ترتیب سے لکھ کر اور جادو کے اعداد اور زائچوں کو قرآنی تعویذ کا نام دیتے اور لوگوں کو غیب کی خبریں اور قسمت کا حال بتاتے ہیں حالانکہ ان کا گاہک بن کر آدمی مسلمان نہیں رہتا۔ اخبارات میں ''آپ کا ہفتہ کیسا گزرے گا'' کے عنوان سے یہ پروفیسر شیطانی جھوٹی خبروں کو پھیلاتے ہیں۔ جدید تعلیم یافتہ لوگ بھی ان کو پڑھ کر ایمان کی دولت سے محروم ہوتے رہتے ہیں۔

(8) مسلمانوں کے خلاف مشرکوں سے تعاون کرنا اور ان کو مدد پہنچانا کفر ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾

(المائدہ 5/51)

---

❶ (بخاری۔ الطب۔ باب السحر 5763۔ مسلم السلام باب السحر 2189)

❷ (ابو داؤد۔ الخراج۔ باب فی اخذ الجزیۃ من المجوس 3043)

"اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ تو آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں ۔تم میں سے کسی نے ان کو دوست بنایا تو وہ بھی انہی میں سے ہے ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا۔"

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ﴾ (آل عمران 3/118)

"اے ایمان والو! تم ایمان والوں کے سوا کسی اور کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔"

مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد چاہے مال سے ہو، یا بدن سے یا آراء سے اور کافروں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنا اور اپنے مال، جان، زبان، اور ہتھیار سے کافروں کا دفاع کرنا اہلِ ایمان کے لیے جائز نہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (مکہ مکرمہ میں رہنے والے) بعض مسلمان رسول اللہ ﷺ کے زمانے (یعنی جنگ بدر) میں مشرکین مکہ کے ساتھ نکلے اور اس طرح مشرکین کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ (جنگ میں) مسلمانوں کے تیر یا تلوار سے یہ لوگ قتل ہوئے (جس پر مسلمان غمگین ہوئے) تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ أَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْأَرْضِ قَالُوْٓا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ (النساء: 4/97)

جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور اور مغلوب تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم ہجرت کر جاتے، یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ پہنچنے کی بری جگہ ہے۔ (بخاری 4596)

اس طرح کافروں کی طاقت کو مضبوط کرنے اور مسلمانوں پر انہیں فتح یاب کرنے کے لئے مسلمانوں کی جاسوسی کرنا، ان کے راز کفار تک پہنچانا اور مسلمانوں پر کفار کے غلبہ کے لیے کوشش کرنا صریحاً کفر ہے۔ ایسا کرنے کے بعد آدمی دائرہ اسلام میں نہیں رہتا۔ لہٰذا ہر وہ اتحاد جو مجاہدین کے خلاف

آمادہ جنگ ہو اس کا حصہ بننا یا اس کی مدد کرنا وہ جرم ہے جس سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

(9) جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ بعض لوگ شریعت محمدی ﷺ کی پابندی سے آزاد ہیں تو وہ کافر ہے

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ایک خط کھینچا پھر دو خط دائیں اور بائیں کھینچے پھر درمیان والے خط پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ یہ اللہ کا راستہ ہے۔ اور دوسرے خطوط کے بارے میں فرمایا کہ یہ راستے وہ ہیں جن پر شیطان بیٹھا ہے اور وہ ان کی طرف لوگوں کو بلا رہا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾

''اور یہ کہ یہی میری سیدھی راہ ہے لہٰذا اسی پر چلتے رہو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی'' ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری ساری امت جنت میں داخل ہو گی سوائے اس کے جس نے انکار کیا'' عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون انکار کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی پس اس نے انکار کیا''۔ ❷

پس جس نے شریعت محمدی سے خروج کیا اور یہ گمان کیا کہ اس کو اس دین کی ضرورت نہیں ہے جو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو سکھایا تھا کیونکہ وہ اپنے گمان میں اللہ تعالیٰ سے براہ

---

❶ مسند احمد۔ ابن ماجہ۔ المقدمہ۔ 11

❷ بخاری۔ الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللہ 7280

راست سنتا ہے اور براہ راست اللہ تعالیٰ سے احکامات وصول کرتا ہے۔ وہ کافر ہے اسلام سے خارج ہے۔

جیسا کہ بعض لوگوں نے شریعت اور طریقت کی خودساختہ تقسیم کر رکھی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ عام لوگوں کو شریعت پر چلنا ہوگا اور جو ولایت کے مرتبہ پر فائز ہو گئے ان کے لیے شریعت پر چلنا ضروری نہیں۔ لہٰذا اگر وہ پانچ وقت نماز با جماعت کے لیے مسجد میں نہیں آتے تو ان کے لیے جائز ہے۔ اگر یہ نظریہ کسی شریعت کے پابند کا بھی ہو تو وہ بھی شریعت پر پابندی کرنے کے باوجود اس لیے کافر ہے کہ اس نے یہ عقیدہ رکھا کہ جنت میں جانے کے لیے محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت لازم نہیں۔ شریعت محمدیہ سے آزاد ہو کر بھی کوئی شخص اللہ کا ولی بن سکتا ہے۔

اس کا موسیٰ اور خضر علیہ السلام کے قصے سے دلیل لینا درست نہیں ہے کیونکہ محمد بن عبداللہ ﷺ تمام لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ کوئی عجمی ہو یا عربی، سردار ہو یا محکوم۔ عالم ہو یا جاہل رسول اللہ ﷺ قیامت تک کے لیے سب کیلئے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ حتیٰ کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہونگے تو وہ بھی محمد بن عبداللہ ﷺ کی اطاعت کریں گے رسول اللہ ﷺ کی شریعت کو چھوڑ کر اگر کوئی آج موسیٰ علیہ السلام یا عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرتا ہے تو وہ کافر ہے پھر جو اپنے ذوق، کشف یا رائے کو کتاب وسنت کے مقابلے میں حجت سمجھتا ہے تو اس کا اسلام کیسے باقی رہے گا؟؟!

خضر علیہ السلام پر موسیٰ علیہ السلام کی اطاعت واجب نہیں تھی۔ نہ ہی موسیٰ علیہ السلام خضر علیہ السلام کی طرف مبعوث کیے گئے تھے۔ بلکہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا'' کیا تم بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجے جانے والے موسیٰ ہو؟ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا ہاں اور میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت کی باتیں تمہیں سکھائیں ہیں وہ تم مجھے سکھا دو۔ خضر علیہ السلام نے کہا: اے موسیٰ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس علم پر

ہوں جو اس نے مجھے سکھایا اور تم اس کو نہیں جانتے اور تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس علم پر ہو جو اس نے تمہیں سکھایا اور میں اس کو نہیں جانتا۔ ❶

جبکہ رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾ (الاعراف : 7/158)

''آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں۔''

لہٰذا اب رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے علاوہ کسی اور طریقے میں نجات نہیں ہے۔

(10) اللہ کے دین سے اعراض کرنا۔ وہ اس طرح کہ آدمی دین کی بنیادی باتوں کو بھی نہ سیکھے جن کو ماننے سے آدمی اسلام میں داخل ہوتا ہے اور نہ ہی ان باتوں پر عمل کرے تو وہ کافر ہے:

کفر اعراض وہ کفر ہے جس میں انسان کا کلمہ پڑھنے کے باوجود دین سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ اعراض کرنے والا شخص وہ ہے کہ جو اللہ کے دین کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ نہ دین کا علم سیکھتا ہے اور نہ ہی دین کے کسی حکم پر عمل کرنے کا اسے کبھی خیال آتا ہے۔ ایسا شخص اس عمل کی دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ﴾ (السجدہ 32/22)

''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے وعظ کیا گیا پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا۔ بے شک ہم بھی مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے دین سے اعراض اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کی سزا دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی:

❶ بخاری۔ احادیث الانبیاء باب حدیث الخضر مع موسی 3401 مسلم 2380

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکاً وَّنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَعْمٰی﴾ (طٰہٰ 20/124)

''اور جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔''

اللہ کی آیات اور اس کے ذکر سے روگردانی سے مراد مستحبات کا علم نہیں ہے بلکہ اس سے مراد اس اصل دین کا علم ہے جس کو قبول کرنے سے آدمی اسلام میں داخل ہوتا ہے۔

جیسے آج بہت سے لوگ اسلام اور کفر، توحید اور شرک کے فرق سے ناآشنا ہیں۔ قبروں کی پوجا میں مصروف ہیں جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کا کلام سنایا جاتا ہے تو وہ اس کو نہیں سننا چاہتے بلکہ سنانے والوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ فرمایا:

﴿وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَمَّا اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ﴾ (الاحقاف 46/3)

''کافر لوگ جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں اس سے روگردانی کرتے ہیں۔''

(11)...... چند اور نواقض اسلام

ان دس امور کے علاوہ بھی بہت سے اعمال، اقوال اور عقائد ایسے ہیں جن کے حاملین کو علماء کرام نے مرتدین کہا ہے مثلاً:

۱۔ جو اللہ تعالیٰ کو یا اس کے رسولوں میں سے کسی رسول یا فرشتوں میں سے کسی فرشتے کو گالی دیتا ہے وہ کافر ہے۔

۲۔ انبیاء و رسل علیہم السلام میں سے کسی رسول کا منکر بھی کافر ہے اور وہ شخص بھی کافر ہے جو خاتم الانبیاء محمد ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی آمد کا قائل ہو۔

۳۔ شریعت کے فرائض میں سے کسی فریضہ مثلاً نماز، زکوۃ، روزہ، حج، والدین کی اطاعت، اور جہاد کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کام مثلاً زنا، شراب پینا، چوری، جادو، قتل وغیرہ کو جائز سمجھنے والا کافر ہے۔

۵۔ قرآن مجید کو غلاظت کی جگہ پھینکنے والا، اس کو پاؤں کے نیچے روندنے والا اور اس کی

توہین کرنے والا بھی کافر ہے۔

۶۔ اللہ تعالیٰ، فرشتوں، رسولوں، کتابوں اور آخرت میں سے کسی چیز کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

۷۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی صفت مثلاً اس کی الحی، العلیم، السمیع، البصیر، یا الرحیم ہونے کا جس نے انکار کیا وہ کافر اور مرتد ہے۔

﴿12﴾ تقدیر کا انکار کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ (القمر 54/49)

"بے شک ہم نے ہر چیز کو مقدار سے پیدا کیا ہے۔"

ائمہ اہل سنت نے اس جیسی آیات اور ارکان ایمان کو واضح کرنے والی صحیح احادیث سے استدلال کرتے ہوئے تقدیر الٰہی کا اثبات کیا ہے جس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو مخلوقات کے پیدا کرنے سے پہلے ہی سب کا علم تھا اور اس نے سب کی تقدیر لکھ دی ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تقدیر کے منکر اس امت کے مجوسی ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو جنازہ نہ پڑھو"۔ ❶

یحییٰ بن یعمر کہتے ہیں کہ تقدیر پر جس شخص نے سب سے پہلے اعتراض کیا وہ بصرہ کا معبد الجہنی تھا۔ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور انہیں بتایا کہ بعض لوگ قرآن مجید پڑھتے ہیں اور علم کے دعویدار ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں سارے امور از خود ہوتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب تم ان سے ملو تو ان کو بتاؤ کہ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کسی کے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو اسے قبول نہ کیا جائے گا جب تک تقدیر پر ایمان نہ ہو۔ پھر

---

❶ ابوداود۔ السنة باب فی القدر 4691

انہوں نے حدیث جبرئیل بیان کی کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تم اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، آخرت کے دن پر اور تقدیر کے خیر و شر پر ایمان لاؤ''۔ (مسلم الایمان 8)

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان اور زمین والوں کو عذاب دے تب بھی ان پر ظلم نہیں ہوگا۔ اگر ان پر رحمت کرے تو رحمت ان کے لیے ان کے اعمال سے بہتر ہے۔ اگر کسی آدمی کے لیے احد پہاڑ یا اس کے برابر سونا ہو، اس کو اللہ کے راستہ میں خرچ کر دے۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس سے یہ قبول نہ کرے گا جب تک وہ اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ لے آئے اور اسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ جو کچھ اسے مل گیا وہ کسی شکل میں اس سے چھوٹ نہیں سکتا تھا۔ اور جو کچھ نہیں ملا وہ کسی شکل میں نہیں مل سکتا تھا۔ اگر (تقدیر کے) اس عقیدہ کے ماننے بغیر تو مر گیا تو تجھے ضرور آگ میں داخل کیا جائے گا''۔ تقدیر پر ایمان کا یہ مطلب نہیں کہ انسان ہر معاملہ میں مجبور محض ہے۔ یقیناً بعض امور میں انسان مجبور محض ہے مثلاً انسان کی پیدائش۔ اللہ تعالیٰ نے جس قوم، ملک، جس رنگ اور جس زبان کے بولنے والوں میں چاہا پیدا کر دیا اس میں انسان کی کسی مرضی کا دخل نہیں ہے۔

انسان کی عمر کتنی ہو اس میں بھی انسان مجبور محض ہے اللہ نے جب چاہا اس کو مار دیا اس کی عمر ۲۰ سال ہو ۴۰ سال ہو یا ۸۰ سال ہو۔

انسان کا بیمار ہونا وغیرہ لیکن جن معاملات میں اسے آخرت میں جواب دہ ہونا ہے اس میں وہ بااختیار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ﴿فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا﴾ (النبا: ۳۹)

''پس جو شخص چاہتا ہے اپنے رب کے پاس (نیک اعمال کر کے) اپنا ٹھکانہ بنا لے''۔

﴿إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا﴾ (الدھر: ۳)

''ہم نے اسے راہ دکھائی اب خواہ وہ شکر گزار بنے خواہ ناشکرا''

البتہ بندے کی مشیت وقدرت ہی وقوع پذیر ہوتی ہے۔

﴿وَمَا تَشَاؤُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ (التکویر: ۲۹)

''اور تم اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں چاہ سکتے۔''

پوری کائنات اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے لہٰذا اس کی ملکیت میں اس کے علم اور اس کی مشیت کے بغیر کوئی بھی چیز واقع نہیں ہو سکتی کسی شخص کا اپنی تقدیر کو حجت بنا کر معصیت کا راستہ اختیار کرنا جائز نہیں ہے جس طرح وہ دنیاوی امور کے لیے محنت کرتا ہے اور نقصان دہ امور سے بچتا ہے ایسے ہی ضروری ہے کہ وہ آخرت کے لیے اللہ کے احکامات کی اطاعت کرے اور اس کی نافرمانی والے کاموں کو چھوڑ دے۔

یہ تمام امور اسلام کی ضد اور منافی ہیں۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ کوئی شخص ان کا ارتکاب مذاقاً کرتا ہے یا سنجیدہ ہو کر سوائے اس شخص کے جو اضطرار کی حد تک مجبور کر دیا گیا ہو۔ وہ اگر جان بچانے کے لیے قولاً یا فعلاً کفر کا ارتکاب کرے، جب کہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو تو وہ کافر نہیں ہوگا۔

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾

(النحل 16/106)

''جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے سوائے اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔'' پھر فرمایا:

﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ (النحل: 16/107)

''یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ محبوب رکھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو راہ راست نہیں دکھاتا''۔

سورۂ نحل کی آیات میں ان کا کفر بیان نہیں ہوا جو جہالت کی بنا پر یا دین توحید سے بغض رکھنے کی بنا پر یا کفر سے محبت کی بنا پر کافر ہوئے۔ بلکہ ان کا بیان ہے جو دنیا کی محبت کی بنا پر گمراہ ہوئے

پس اگر کوئی ان نواقض اسلام میں سے کسی کا ارتکاب اس وجہ سے کرتا ہے کہ دنیا کے مال اور عزت میں کمی آئے گی تو وہ کافر ہے۔

اگر غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کے سفر میں شریک ہنسی مذاق کے طور پر صحابہ رضی اللہ عنہم کو کھانے کا پیٹو اور لڑنے میں بزدل کہنے والوں کو ان کے اس قول کی بنا پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾. (التوبة: 9/66)

''بہانے نہ بناؤ یقیناً تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے''

تو جو شخص توحید کو پہچان کر صرف اس لیے عمل نہیں کرتا کہ دنیا کے مال میں یا عزت میں کمی آئے گی تو اس کا اسلام کیسے باقی رہے گا؟؟

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ عطا فرمائے

(آمین)

مرتد کا حکم:

عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مرتدین لائے گئے آپ نے ان کو زندہ جلا دیا۔ جب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خبر ملی تو آپ نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو ان کو نہ جلانے دیتا کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے (جلانے سے) منع فرمایا اور فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے عذاب جیسا کسی کو عذاب نہ دو'' بلکہ ان کو قتل کرتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو اپنا دین بدل لے اس کو قتل کر دو''❶

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ''جو **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کی گواہی دے اس کا خون بہانا حرام ہے سوائے تین وجوہات کے (۱) جان کے بدلے جان یعنی قاتل کو مقتول کے بدلے قتل کیا جائے (۲) شادی شدہ زانی (۳) اپنا دین ترک

---

❶ (بخاری: استتابہ المرتدین 6922)

کرکے جماعت سے جدا ہونے والا'' ❶

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کچھ لوگوں نے زکوۃ دینے سے انکار کردیا حالانکہ وہ کلمہ پڑھتے، نماز قائم کرتے اور روزے رکھتے تھے۔ وہ مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار بھی نہ تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انہیں مرتد قرار دیا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جہاد کرنے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: ''اللہ کی قسم میں ضرور اس سے لڑوں گا، جو نماز اور زکوۃ میں تفریق کرے گا یعنی نماز پڑھے گا اور زکوۃ ادا نہیں کرے گا۔ ❷

---

❶ (بخاری 6878۔ مسلم 1676)

❷ (بخاری 1400، مسلم 20)

کبیرہ گناہ

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور دیگر اہل علم کبیرہ گناہ کی تعریف یوں کرتے ہیں:

''ایسا گناہ جس کے ارتکاب پر دنیا میں حد، سخت وعید، دنیا و آخرت میں لعنت یا غضب کا ذکر ہو یا آخرت میں سخت عذاب کی دھمکی ہو''

یہ کبیرہ گناہ نماز ادا کرنے سے، رمضان کے روزوں، رات کے قیام اور عمرہ کرنے سے معاف نہیں ہوتے بلکہ توبہ و استغفار سے معاف ہوتے ہیں۔ اور اگر اس گناہ کا تعلق دوسرے لوگوں کے حقوق سے ہو تو توبہ و استغفار کے ساتھ ان کے حقوق کی ادائیگی یا ان سے معافی بھی شرط ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی پر بھی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کا اس کی عزت و آبرو سے متعلق یا کسی اور چیز سے متعلق کوئی حق ہو تو اسے چاہیے کہ آج ہی دنیا میں اس کا ازالہ کر کے اس حق سے عہدہ برا ہو جائے۔ قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس دن کسی کے پاس دینار و درہم نہیں ہوں گے۔ اگر اس کے پاس عمل صالح ہوں تو اس کے ظلم کے برابر اس سے لے لیے جائیں گے۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو صاحب حق کی برائیاں اس پر لاد دی جائیں گی۔'' ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا لیکن وہ اس حال میں آئے گا کہ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان تراشی کی ہوگی۔ کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ پس ان (تمام مظلوموں) کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ پس اگر اس کی

❶ بخاری۔ کتاب المظالم باب من کانت له مظلمه 2449

نیکیاں ختم ہوگئیں اور اس کے ذمے دوسروں کے حقوق باقی رہے تو ان کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا" ❶

ان کبیرہ گناہ پر عذاب کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے۔ اگر چاہے تو بخش دے اور جنت میں داخل کر دے۔ اور اگر چاہے تو عذاب دے مگر جہنم کا عذاب اس کے لیے ہمیشہ کے لیے نہیں ہوگا۔ آخر انجام اس کا جنت ہوگا۔ اہل کبائر رسول اللہ ﷺ کی سفارش سے جہنم سے نکلیں گے۔

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں جو لوگ کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے میری شفاعت ان کے لیے ہوگی۔" ❷

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "محمد کی شفاعت سے ایک قوم جہنم سے نکلے گی اور جنت میں داخل ہوگی۔ انکا نام جہنمی ہوگا۔" ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: "لوگوں میں میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہے جو دل کے اخلاص سے لا الٰہ الا اللّٰہ کا اقرار کرے۔" ❹

(13)......فسق اعتقادی

کبیرہ گناہ میں زیادہ خطرناک اعتقاد کے اندر گمراہ فرقوں (خوارج، قدریہ اور مرجئیہ وغیرہ) کے وہ بدعتی اقوال ہیں جو شرعی دلائل کے بالکل خلاف ہیں اور وہ اعتقاد کو کمزور اور خراب کرتی ہیں مثلاً:

اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات میں تاویل:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

---

❶ مسلم۔ البر۔ باب تحریم الظلم 2581

❷ ترمذی۔ صفة القيامة باب ماجاء فی الشفاعة 2435

❸ بخاری۔ الرقاق باب صفة الجنه والنار 6566

❹ بخاری۔ الرقاق۔ باب صفة الجنة والنار 6570

﴿وَلِلّٰهِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (الاعراف: 7/180)

''اور اللہ کے سب اچھے نام ہیں ان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کیا کرو اور ان لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی اختیار کرتے ہیں عنقریب یہ لوگ اپنے اعمال کی سزا پائیں گے۔''

اللہ تعالیٰ کے جو اسماء وصفات قرآن مجید اور احادیث رسول میں ذکر ہوئے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں ''اللہ تعالیٰ سننے والا ہے، دیکھنے والا، جاننے والا، حکمت والا، طاقت ور اور غالب ہے، وہ بخشنے والا اور مہربان ہے، اس نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا۔ وہ عرش پر مستوی ہے، وہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ وہ آسمان دنیا پر ہر رات جب آخری تہائی باقی ہوتی ہے نازل ہوتا ہے۔ وہ خوش ہوتا ہے۔ وہ ناراض اور غضب ناک بھی ہوتا ہے۔

ان اسماء وصفات کے معانی ہمیں معلوم ہیں لیکن ان کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں۔ لہٰذا ان اسماء وصفات پر جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں ذکر فرمایا ایمان لانا ضروری ہے۔ ان صفات کو بے معنی نہ قرار دیا جائے۔ نہ ان کے معنی میں تحریف کی جائے۔ نہ ان کی کیفیت بیان کی جائے۔ اور نہ ہی مخلوقات کی صفات سے انہیں تشبیہ دی جائے اور یہ صفات ایسی ہیں جیسا کہ اللہ کے شایان شان ہیں۔ جو لوگ اللہ کی صفات میں تاویل کرتے ہیں وہ فسق اعتقادی میں مبتلا ہیں۔ یقیناً وہ مفسرین غلطی پر ہیں جنہوں نے اللہ کے عرش پر مستوی ہونے کی یوں تاویل کی ہے:

''بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق کے بعد کسی مقام کو اپنی اس لامحدود سلطنت کا مرکز قرار دے کر اپنی تجلیات کو وہاں مرتکز فرما دیا ہو۔ اسی کا نام عرش ہو۔ جہاں سے سارے عالم پر وجود اور قوت کا فیضان بھی ہو رہا ہے اور تدبیر امر بھی فرمائی جا رہی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ عرش سے مراد اقتدار فرماں روائی ہو۔ اور اس پر جلوہ فرمانے سے مراد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو

پیدا کر کے اس کی زمام سلطنت اپنے ہاتھ میں لے لی ہو۔"❶

اس تاویل کو رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی روشنی میں دیکھئے:

معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری ایک لونڈی بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن بھیڑیا ایک بکری لے گیا۔ مجھے غصہ آیا اور میں نے اس لونڈی کو ایک طمانچہ مارا پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور سارا قصہ سنایا۔ آپ ﷺ نے میرے فعل کو بہت برا قرار دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اس لونڈی کو آزاد نہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کو میرے پاس لاؤ۔" میں آپ کے پاس اسے لایا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: "اللہ کہاں ہے؟" اس نے کہا آسمان پر۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "میں کون ہوں؟" اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کو آزاد کر دو بے شک یہ مومنہ ہے۔"❷

قرآن میں اللہ تعالیٰ کے عرش پر قائم ہونے کا ذکر کھلے کھلے الفاظ میں سات جگہوں پر بیان کیا گیا ہے، لہٰذا تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور ائمہ سلف رحمہم اللہ کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ اللہ کی ذات عرش پر مستوی ہے، اس میں انہوں نے کوئی تاویل نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قَالَ يَاۤ اِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ﴾

(ص 38/75)

"فرمایا اے ابلیس تجھے اسے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے دونوں ہاتھوں سے بنایا"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کا ذکر ہے۔ اہل ایمان اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ صفات (ہاتھ، آنکھ، چہرہ وغیرہ) پر ایمان لاتے ہیں۔ بغیر تاویل ان کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ صفات اللہ کی شایان شان ہیں۔ اور یہ مخلوق میں سے کسی کے مشابہ نہیں ہیں۔ ان کی تاویل کرنا

---

❶ تفہیم القرآن، سید ابو الاعلیٰ مودودی، الاعراف، نمبر: 41

❷ مسلم: المساجد، باب: تحریم الکلام فی الصلاۃ 537

گمراہی ہے۔ مگر ملاحظہ فرمائیں کہ بعض علماء نے کس طرح ان کی غلط تاویل کی ہے، لکھتے ہیں:

”دونوں ہاتھوں“ کے لفظ سے غالباً اس امر کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اس نئی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کی شان تخلیق کے دو اہم پہلو پائے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ اسے جسم حیوانی عطاء کیا گیا جس کی بنا پر حیوانات کی جنس میں سے ایک نوع ہے۔ دوسرا یہ کہ اس کے اندر وہ روح ڈال دی گئی جس کی بنا پر وہ اپنی صفات میں تمام ارضی مخلوقات سے افضل ہو گیا۔“ ❶

ایک اور مقام پر روح ڈالنے کا مفہوم یوں بیان کیا:

”انسان کے اندر جو روح پھونکی گئی ہے وہ دراصل صفات الٰہی کا ایک عکس یا پرتو ہے۔ حیات، علم، قدرت، ارادہ، اختیار اور دوسری صفات جو انسان میں پائی جاتی ہیں جن کے مجموعہ کا نام روح ہے۔ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی صفات کا ایک ہلکا سا پرتو ہے۔ جو اس کے لبد خاکی پر ڈالا گیا ہے۔“ ❷

سلف صالحین اللہ تعالیٰ کی صفات میں اس قسم کی تاویلات کو گمراہی جانتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اسماء اور صفات پر ایمان لانے کی توفیق دے اور ان میں ہر قسم کی گمراہی سے محفوظ رکھے (آمین)

(14)...... بدعت

دین سازی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اور اس نے اپنے رسول محمد بن عبداللہ ﷺ پر مکمل اور کامل دین نازل فرمایا:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾

(المائدہ 5/3)

---

❶ تفہیم القرآن: سید ابوالاعلی مودودی۔ سورۃ ص، حاشیہ نمبر 64

❷ تفہیم القرآن، سورۃ الحجر نمبر 19

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی۔''

لہٰذا اس کامل دین میں کسی قسم کی نئی ایجاد حرام ہے۔ اللہ کا یہ دین توقیفی ہے یعنی صرف وہی بات دین ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرآن سے ثابت ہے یا محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے ثابت ہے۔ لہٰذا دین میں ہر نئی بات (چاہے وہ اعتقادات کے اندر ہو جیسے ''گمراہ فرقوں کے اعتقادات یا'' عبادات کے اندر نئی ایجادات ہوں جیسے ''عید میلاد النبی، 15 شعبان کا روزہ اور اس رات کی نمازیں یا اجتماعی شکل میں ذکر واذکار'' وغیرہ) بدعت ہے۔ بدعت حقیقت میں زنا اور چوری سے بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ زنا اور چوری کرنے والا اپنے فعل کو گناہ سمجھتا ہے اور اس سے توبہ کرتا ہے مگر ایک بدعتی اپنی بدعت کو دین سمجھتا ہے اور اس کے ذریعے اللہ کا تقرب چاہتا ہے لہٰذا وہ توبہ نہیں کرتا الا ماشاء اللہ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات نکالی جو اس میں نہیں تھی تو وہ بات مردود ہے۔''❶

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ جمعہ میں فرمایا کرتے تھے:

''بدترین کام دین میں نئی چیز کا ایجاد کرنا ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے مدینہ میں کوئی بدعت جاری کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن نہ اس کے فرض قبول ہوں گے نہ نفل۔''❸

---

❶ بخاری، الصلح 2697۔ مسلم الاقضیة باب نقض الاحکام الباطلة 1718

❷ مسلم۔ الجمعة۔ باب تخفیف الصلاة والخطبة 867

❸ بخاری: أبواب فضائل المدینة: 1867۔ مسلم: الحج، باب: فضل المدینة 1366

(15)......اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم اٹھانا

کسی چیز کی قسم کھانا اس کی تعظیم اور بڑائی کی وجہ سے ہے اور چونکہ تعظیم اور بڑائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی شان کے لائق ہے لہٰذا قسم بھی اسی کے ناموں میں سے کسی نام کی اٹھانی چاہیے۔ لہٰذا نبی کا رتبہ، ولی کا مقام، باپ دادا، ماں یا اولاد کے سر کی قسم کھانا ناجائز اور حرام ہے۔ اسی طرح بعض شاعر اپنے محبوب کے سر کی یا اس کے بالوں کی قسم کھاتے ہیں یہ بھی ناجائز ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی سے سنا وہ کہہ رہا تھا کعبہ کی قسم۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ اٹھاؤ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کی قسم اٹھائی پس اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔ ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا قسم ہے میرے باپ کی۔ قسم ہے میرے باپ کی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا:

"خبردار اللہ تمہیں منع کرتا ہے کہ تم اپنے باپوں کی قسم اٹھاؤ۔" عمر کہتے ہیں اللہ کی قسم میں نے پھر اس کے بعد کبھی نہ جان بوجھ کر اور نہ بھول کر (غیر اللہ) کی قسم اٹھائی۔ ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے قسم اٹھاتے ہوئے یہ کہا کہ قسم لات اور عزیٰ کی (جو مشرکوں کو دو بُت تھے) تو اسے (کلمہ کی تجدید کرتے ہوئے) لا الہ الا اللہ کہنا چاہئے۔ ❸

(16)......اللہ تعالیٰ کی چاہت کے ساتھ کسی اور کی چاہت ملانا

قتیلہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ

❶ ترمذی۔ النذور والایمان باب ماجاء ان من حلف بغیر اللہ فقد اشرک 1535 ابو داؤد 3251

❷ بخاری: 2679، مسلم: 1646

❸ بخاری 6107، مسلم 1647

بے شک تم اللہ کا شریک بناتے ہو جب تم کہتے ہو: "ماشاء اللہ وشئت" جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں۔ اور جب تم کہتے ہو کعبہ کی قسم۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جب تم حلف اٹھانا چاہو تو کہو کعبہ کے رب کی قسم اور کہو ماشاء اللّٰہ ثم شئت جو اللہ چاہے پھر جو آپ چاہیں۔ ❶

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا "ما شاء اللّٰہ و شئت"...... جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں (وہی ہوتا ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو نے تو مجھے اللہ کے برابر کر دیا بلکہ کہو جو اللہ اکیلا چاہے (وہی ہوتا ہے)۔" ❷

(17)......تمائم (گنڈے)

عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دس آدمیوں کی جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ تو آپ ﷺ نے نو سے بیعت لی اور ایک آدمی کو چھوڑ دیا اور فرمایا: "اس کے جسم پر گنڈہ ہے۔ جس نے گنڈہ لٹکایا اس نے شرک کیا۔ اس شخص نے اپنا ہاتھ اندر داخل کر کے اس کو کاٹ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے بیعت لی" ❸

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جھاڑ پھونک، گنڈہ اور محبت کا منتر سب شرک ہیں" ❹

جس جھاڑ پھونک میں شرکیہ الفاظ نہ ہوں آپ ﷺ نے اس کی اجازت دی۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جاہلیت یعنی کفر کے زمانے میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول: اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنی جھاڑ پھونک کے کلمات مجھے سناؤ۔ جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس

---

❶ نسائی۔الایمان والنذور۔ باب الحلف بالکعبہ 3804

❷ مسند احمد 284/1،2561

❸ مسند احمد 17558، 156/4) سلسلہ صحیحہ للالبانی :492

❹ ابن ماجہ الطب۔ باب تعلیق التمائم 3530

میں شرکیہ الفاظ نہ ہوں'' ❶

تمائم سے مراد وہ دانے اور مالے ہیں جو آفات کو دور کرنے کے لیے گلے میں لٹکائے جاتے ہیں موتیوں، دانوں، کوڑیوں، گھونگوں اور مچھلی کے دانت یا کاغذ پر گنتی یا بے معنی الفاظ لکھ کر گلے میں لٹکانا تمائم میں داخل ہیں اور جو یہ گمان کرے کہ یہ بذات خود بلا کو ٹالنے والی ہیں تو یہ شرک اکبر ہے اور اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے کیونکہ یہ غیر اللہ پر توکل اور استغاثہ ہے۔ اگر یہ گمان نہ ہو تو شرک اصغر ہے۔ البتہ قرآنی آیات کا تعویذ لٹکانے پر سلف کا اختلاف ہے بعض ائمہ جائز اور بعض ناجائز کہتے ہیں۔ لیکن چونکہ قرآنی آیات کا تعویذ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں اور اس قسم کی تعویذات شرکیہ تعویذات کے استعمال کا سبب بنتے ہیں لہٰذا علماء حق نے اس سے بھی منع فرمایا اور اس کی حرمت میں شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا فتویٰ موجود ہے۔

افسوس آج یہ شرکیہ چیزیں مسلمانوں میں عام ہو چکی ہیں۔ لوگ بواسیر کے مرض سے شفایابی کے لیے مخصوص چھلے انگلیوں میں پہنتے ہیں۔ نظر بد سے بچنے کے لیے گھروں اور بسوں میں تعویذ لٹکاتے ہیں۔ بعض تعویذات میں جنوں اور شیطانوں سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ پیچیدہ قسم کے نقشے بنے ہوتے ہیں۔ حروف ابجد لکھے ہوتے ہیں۔ ایسے تعویذات یقیناً ناجائز اور شرک ہیں۔

(18)......کاہن اور نجومی کی تصدیق کرنا

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بارش کی رات کی صبح کو نماز فجر ادا کی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا۔'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''(تمہارے رب نے کہا) میرے بندوں میں سے کچھ نے مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے صبح کی

❶ مسلم۔ کتاب السلام 2200

اور کچھ نے مجھ سے کفر کرتے ہوئے صبح کی۔ جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور رحمت سے ہمارے لیے بارش ہوئی وہ میرے اوپر ایمان لایا اور ستاروں کا کفر کیا اور جس نے کہا کہ فلاں ستارے کے سبب ہم پر بارش ہوئی تو اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر ایمان لایا۔" ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا پھر جو کچھ اس نے کہا اسے سچ مان لیا یا حائضہ عورت سے صحبت کی یا عورت کے دبر میں جنسی فعل کیا تو بلاشبہ اس نے اس دین کا ہی انکار کردیا جو محمد پر نازل ہوا۔" ❷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص کسی نجومی کے پاس جا کر کسی چیز کا سوال کرے تو چالیس راتوں تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔" ❸

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے علم نجوم سیکھا اس نے جادو سیکھا۔" ❹

برصغیر پاک و ہند میں جگہ جگہ اشتہار اور سائن بورڈ لگے ہوتے ہیں "اپنی قسمت کا حال معلوم کیجیے، محبوب آپ کے قدموں میں، شادی میں رکاوٹ، رزق میں تنگی اور گھریلو جھگڑوں کا حل۔ بنگالی بابا۔"

یہ نجومی اور عامل زمین پر خطوط بنا کر اور لوگوں کے ہاتھوں کی لکیریں دیکھ کر غیبی خبروں کی اطلاع دیتے ہیں۔ اس طرح جھوٹ اور فراڈ سے لوگوں کی دولت بھی لوٹتے ہیں اور ان کا ایمان بھی برباد کرتے ہیں۔ یہ کاہن اور نجومی غیب کی خبریں جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ

---

❶ بخاری۔ اذان۔ باب یستقبل الامام الناس اذا سلم: 846. مسلم: الایمان، بیان کفر من قال مطرنا بالنوء 71

❷ ابو داؤد۔ الطب، باب فی الکهان 3904

❸ مسلم۔ السلام۔ تحریم الکهانة واتیان الکهان 2230

❹ ابوداود۔ الطب۔ باب فی النجوم۔ 3905

غیب کی باتیں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔غیب جاننے کا دعویٰ کرنا یقیناً کفر ہے۔

ان کو شیطان کی طرف سے کبھی کبھی سچی بات بھی پہنچ جاتی ہے۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں سوال کیا۔آپ نے فرمایا وہ کچھ نہیں ہیں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بعض دفعہ ان کی باتیں سچ نکلتی ہیں۔آپ نے فرمایا فرشتے (اللہ کے احکام لے کر) بادلوں میں اترتے ہیں اور اس بات کا ذکر کرتے ہیں جس کا فیصلہ آسمان میں کیا گیا ہوتا ہے۔ پس شیطان چوری چھپے اسے سنتا ہے اور کاہنوں کو پہنچا دیتا ہے۔ وہ اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں۔ ❶

(19)......بدشگونی لینا

عرب کے مشرکین جب سفر کا ارادہ کرتے تو پرندے کو اڑاتے۔ اگر وہ دائیں طرف اڑتا تو اس سے نیک شگون لیتے اور اپنا کام کر گزرتے۔ اور اگر وہ بائیں طرف اڑتا تو اس سے بدشگون لیتے اور کام کا ارادہ ترک کر دیتے۔آج بھی بہت سے کمزور عقیدے والوں میں یہ شرکیہ وبا عام ہے۔ اگر صبح سویرے گھر کی چھت پر کوا آبیٹھے تو کہتے ہیں کہ آج ضرور مہمان آئے گا۔ اگر راستے میں بلی آگے سے گزر جائے تو سفر نہیں کرتے۔ محرم کے مہینے میں نکاح کرنے کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ محرم کے مہینے میں نکاح کرنے سے کوئی مصیبت نازل ہوگی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدشگونی شرک ہے۔ بدشگونی شرک ہے۔“ تین بار آپ ﷺ نے فرمایا، پھر فرمایا: ”ہم میں سے ہر شخص کے دل میں بدشگونی کا کچھ نہ کچھ خیال پیدا ہو جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعے ختم کر دیتا ہے“ ❷

---

❶ بخاری 3210، مسلم 2228 ❷ ابو داؤد: الطب 3910

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر دل میں بدشگونی پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس بدشگونی پر توجہ نہیں دینی چاہیے۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے بدشگونی نے کسی کام سے روک دیا تو اس نے شرک کیا'' صحابہ نے عرض کی کہ جو بدشگونی میں واقع ہو جائے اس کا کفارہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہو:

((اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ .))

''اے اللہ بھلائی فقط تیری طرف سے ہے اور انسان کو وہی آفت پہنچتی ہے جو تو نے مقدر میں لکھی ہو اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔'' ❶

(20)......انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو مسجد بنانا

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے ایک گرجے کا ذکر کیا جس کو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ اس میں تصویریں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان (یہود و نصاریٰ) کا کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور وہاں صورتیں بناتے۔ یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بدتر ہوں گے۔'' ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی آخری بیماری میں فرمایا: ''اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ آپ ﷺ کی قبر کو مسجد بنالیں گے تو آپ کی قبر کھلی جگہ میں ہوتی، حجرہ میں نہ ہوتی'' ❸

---

❶ مسند احمد 7045,220/2 سلسلہ الاحادیث الصحیحہ للالبانی 430

❷ بخاری۔ 427، مسلم۔ المساجد باب النھی عن بناء المساجد علی القبور 528

❸ بخاری 1330۔ مسلم 529

(21)......ریا کاری

کسی بھی نیک عمل کی قبولیت کے لیے یہ لازمی شرط ہے کہ وہ ہر قسم کی ریا کاری اور دکھلاوے سے پاک ہو۔ اللہ تعالیٰ منافقین کا حال بیان فرماتا ہے:

﴿يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (النساء 4/142)

''صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں اور یادِ الٰہی تو یونہی برائے نام کرتے ہیں۔''

جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص دکھلاوے کے لیے کوئی عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن رسوا کرے گا اور جو کوئی نیک عمل لوگوں کی نظروں میں بڑا بننے کے لیے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چھپے عیبوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا۔'' [1]

محمود بن لبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں سب سے زیادہ تمہارے بارے میں شرک اصغر سے ڈرتا ہوں۔'' عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ریا یعنی دکھلاوہ۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا جن کو دکھلانے کے لیے تم اعمال کرتے تھے۔ ان کے پاس جاؤ اور دیکھو کیا وہ تمہیں اس کا اجر (بدلہ) دے سکتے ہیں'' [2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس امت میں شرک (اصغر) چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے۔'' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(یہ دعا) پڑھو:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ .)) [3]

---

[1] بخاری۔ الرقاق۔ باب الریاو السمعہ 6499۔ مسلم الزھد۔ 2987

[2] مسند احمد 24030، 428/5 [3] ابن حبان۔ صحیح الجامع 233-3

"اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جان بوجھ کر شرک کروں اور معافی چاہتا ہوں (اس شرک سے) جو لاعلمی میں ہو جائے۔"

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے پہلے قیامت کے دن ایک شہید سے سوال و جواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے عطا کی گئی نعمتیں یاد دلائے گا وہ ان کا اقرار کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں تیری راہ میں لڑ کر شہید ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے بلکہ تو اس لیے لڑا کہ تجھے بہادر کہا جائے پس تحقیق کہا گیا (یعنی تیری نیت دنیا میں پوری ہو گئی) پھر اسے منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر ایک مالدار شخص کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا وہ اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے وہ مال تیرے پسندیدہ راستوں میں تیری رضا کے لیے خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے بلکہ تو نے اس لیے خرچ کیا تا کہ لوگ تجھے سخی کہیں، پس تحقیق (تجھے سخی) کہا گیا۔ پھر اسے منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر ایک اور شخص لایا جائے گا جس نے (دین کا) علم سیکھا اور سکھایا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا وہ ان کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا تیری رضا کی خاطر قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لیے علم حاصل کیا کہ لوگ تجھے عالم کہیں پس تحقیق (تجھے عالم) کہا گیا۔ پھر اسے منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔" ❶

(22)......اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی

سخت سے سخت حالات میں بھی صبر و رضا اور اللہ کی رحمت واسع کی امید کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔

---

❶ مسلم۔ الامارہ۔ باب من قاتل للریاء والسمعہ استحق النار 1905

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّهُ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللهِ إِلاَّ الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ﴾

(یوسف 12/87)

''یقیناً اللہ کی رحمت سے ناامید تو صرف کافر ہی ہوتے ہیں''

جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے کسی کو بھی موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ کے بارے میں حسن ظن رکھتا ہو۔''❶

اللہ کی رحمت سے امید کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس کی تدبیروں سے بے خوف ہو جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ .))

''اے اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ۔''

عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمارے بارے میں آپ کو کوئی اندیشہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام (لوگوں کے) دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسے وہ چاہے ان کو پھیر دیتا ہے۔''❷

اللہ کی رحمت سے امید کے ساتھ اسکا ڈر بھی لازم ہے۔ اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے اعمال کو حقیر جاننا چاہیے۔

(23)......تکبر کرنا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ

---

❶ مسلم۔ الجنة۔ باب الامر بحسن الظن بالله عند الموت 2877

❷ ابن ماجه۔ الدعا۔ باب دعاء رسول الله 3834

کے رسول! آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں، اس کا جوتا اچھا ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''(یہ تکبر نہیں) اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر یہ ہے کہ انسان حق کو جھٹلائے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔'' ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''عظمت اللہ کی لنگی ہے اور تکبر اس کا اوڑھنا ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) جس نے بھی ان کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کی میں اس کو عذاب دوں گا۔'' ❷

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن چیونٹیوں کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔ اور ان کی شکلیں مردوں جیسی ہوں گی اور ذلت ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہوگی۔ ❸

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے آدمیوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا نہ (رحمت کی نظر سے) دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، تکبر سے کپڑے کو گھسیٹنے والا، احسان کر کے احسان جتلانے والا اور اپنا سامان جھوٹی قسم کے ذریعے بیچنے والا'' ❹

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے غرور سے اپنا جامہ گھسیٹا اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔'' ❺

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی اچھا لباس پہنے، سر میں کنگھا کیے ہوئے غرور و تکبر کے ساتھ چل رہا تھا اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا

❶ مسلم۔ الایمان باب تحریم الکبر 91

❷ مسلم۔ البر و صلہ۔ باب تحریم الکبر 2620 ❸ ترمذی 2623

❹ مسلم۔ الایمان۔ باب غلظ تحریم اسبال الازار والمن با لعطیہ 106

❺ بخاری۔ اللباس۔ باب من جر ثوبہ من الخیلاء 5791 مسلم اللباس۔ باب تحریم جر الثوب خیلاء 2085

وہ قیامت تک اس میں دھنستا رہے گا۔"①

(24)......اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ﴾

(الزمر: 39/60)

"اور جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔"

یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حالانکہ اللہ نے ایسا نہ کہا ہو یا اللہ کے کلام کی ایسی تفسیر بیان کرنا جو اللہ کے کلام کا مقصود نہ ہو، اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف من گھڑت روایات منسوب کر کے بیان کرنا بھی اس میں شامل ہے۔ کیونکہ رسول کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔

انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔"②

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھ پر جھوٹ باندھنا دوسروں پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں ہے لہٰذا جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے جہنم میں اپنا مقام تیار کر لینا چاہیے۔"③

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آخری زمانے میں ایسے دجال اور جھوٹے پیدا ہوں گے جو تمھیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمھارے باپ دادا نے ایسے لوگوں سے اپنے آپ کو دور رکھنا تا کہ وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں اور

---

① بخاری۔ اللباس، باب: من جرثو به من الخیلاء 5789، مسلم: اللباس 2088

② بخاری۔ العلم۔ باب اثم من کذب علی النبی 108 مسلم۔ 2

③ بخاری۔ الجنائز مایکرہ من النیاحہ علی المیت 1291 مسلم۔ 4

تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔" (مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی۔ صوفیاء نے اپنے خاص افکار ونظریات اور عبادات کے خاص طریقوں کو رواج دینے کے لیے اپنی کتابوں میں جن احادیث کا ذکر کیا وہ اکثر موضوع یعنی من گھڑت اور بے بنیاد ہیں۔ خصوصاً پاک و ہند میں اردو زبان میں تفسیر، فقہ، فضائل اعمال پر لکھی جانے والی اکثر کتابوں میں ضعیف اور موضوع روایات بیان کی گئی ہیں۔ حتیٰ کہ شرک (جس کی کوئی دلیل ممکن ہی نہیں) اور اہل قبور سے مرادیں مانگنے کے ثبوت میں روایات گھڑی گئیں۔ تزکیہ نفس کے نام پر بہت سے وہ اعمال مسلمانوں میں رواج پا گئے جن کا سنت رسول میں ذکر تک نہیں۔

یہاں ان لوگوں کے کفر کا تذکرہ ضروری ہے جنہوں نے بہت سی احادیث صحیحہ کا اس لیے انکار کیا کہ وہ ان کے باطل گمان میں قرآن کے خلاف ہیں۔ دجال کی آمد، عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، رسول ﷺ پر ذاتی حیثیت سے جادو کے بعض اثرات کا ہونا سمیت جس حدیث کو چاہا یہ کہہ کر رد کر دیا کہ یہ قرآن مجید کے خلاف ہیں۔ حالانکہ احادیث رسول کے بغیر نہ تو قرآن مجید کو سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی قرآن مجید کی تعلیمات اور احکامات پر عمل ممکن ہے۔

(25)......نماز چھوڑنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾ (مریم 19/59)

"پھر ان کے بعد ایسے نااہل جانشین پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے سو ان کی ہلاکت ان کے آگے آئے گی۔"

﴿فَاِنْ تَابُوا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾ (التوبہ ۱۱)

''پس اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتا دیا کہ اگر مشرک اپنے شرک سے توبہ کرے، نماز قائم کرے اور زکاۃ ادا کرے تو وہ دینی بھائی یعنی مسلمان بنے۔

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ٥ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ﴾

(المدثر 74/42,43)

''(جنتی جہنم میں جلنے والے مجرموں سے پوچھیں گے) تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا وہ جواب دیں گے ہم نمازی نہ تھے''

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول ﷺ نے فرمایا:

''ایمان اور شرک یا کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے۔''❶

یعنی ترک نماز مسلمان کو کفر تک پہنچانے والا عمل ہے۔

بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہمارے اور منافقوں کے درمیان عہد نماز ہے۔ جس نے نماز چھوڑ دی پس اس نے کفر کیا۔''❷

یعنی منافقوں کو جو امن حاصل ہے، وہ قتل نہیں کیے جاتے اور ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں۔

ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دے تو یقیناً اس (کی بابت اللہ کا معاف کرنے) کا ذمہ ختم ہو گیا۔''❸

---

❶ مسلم۔ الإيمان بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترك الصلوٰة 82

❷ ترمذی۔ الایمان۔ باب ما جاء فی ترك الصلوٰة 2621

❸ ابن ماجه۔ الفتن باب الصبر علی البلاء 4034

عبداللہ بن شقیق روایت کرتے ہیں کہ اصحاب رسول رضی اللہ عنہم اجمعین اعمال میں سے کسی چیز کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے سوائے نماز کے۔ (ترمذی۔ 2622)

ان احادیث سے واضح ہے کہ کلمہ توحید کے بعد نماز وہ فرض ہے جو کسی شکل میں معاف نہیں، آدمی مقیم ہو یا مسافر، حالت امن ہو یا حالت جنگ، آدمی صحت مند ہو یا مریض نماز بہر حال اس کو ادا کرنا ہوگی۔ مریض کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے۔ بیٹھنے کی ہمت نہیں تو لیٹ کر پڑھ لے۔ رکوع اور سجدہ اشارہ سے کر لے لیکن جب تک ہوش وحواس باقی ہے، نماز کی معافی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو رہے تھے تو نماز کی بار بار تاکید کر رہے تھے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام یہ تھا: ''نماز (ادا کرنا) اور غلاموں (کا خیال رکھنا)'' ❶

(26)...... جمعہ اور جماعت کا تارک

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لوگوں کو جمعہ چھوڑنے سے باز آجانا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔'' ❷

ابو الجعد ضمری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص سستی کی وجہ سے تین جمعہ چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔'' ❸

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ ابن ماجه الوصایا۔ باب هل اوصیٰ رسول الله 2698

❷ مسلم۔ الجمعه۔ باب التغلیظ فی ترك الجمعه 865

❸ ابو داود: الجمعة، باب: التشدید فی ترك الجمعه 1052

''میرا دل چاہتا ہے کہ میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو بلا عذر جمعہ میں نہیں آتے۔'' ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ میں نے ارادہ کیا کہ میں لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر اذان کہلواؤں اور کسی شخص کو امامت کے لیے کہوں پھر ان لوگوں کے گھر جلا دوں جو نماز (باجماعت) میں حاضر نہیں ہوتے۔'' ❷

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اذان سننے کے باوجود بغیر عذر کے نماز کے لیے (مسجد میں) نہیں آتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔'' ❸

(27)......زکوٰۃ ادا نہ کرنا

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض کی۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر نماز قائم کرنے کے حکم کے ساتھ ہی زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا۔ خلافت اسلامیہ کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں سے زبردستی زکوٰۃ وصول کرے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کا اقرار کریں۔ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ جب وہ یہ کام کرلیں گے تو ان کی جان اور ان کا مال مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ ہاں اسلام کا حق ان سے لیا جائے گا اور ان کا حساب اللہ کے

❶ مسلم ،المساجد ، باب فضل صلاۃ الحماعۃ : 652

❷ بخاری۔ الاذان۔ باب وجوب صلاۃ الحماعۃ 644مسلم۔ المساجد۔ باب فضل صلاۃ الحماعۃ651

❸ ابن ماجہ۔ المساجد۔ باب التغلیظ فی التخلف عن الحماعۃ 793

ذمے ہے۔"❶

جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تو ان کے اعمال کی نحوست کی وجہ سے آسمان سے بارش نازل نہیں ہوتی۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب کوئی قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تو آسمان سے ان کے لیے بارش روک دی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں تو ایک قطرہ بھی بارش کا نہ برسے"❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کے مال کو آگ کی تختیاں بنا دیا جائے گا جس سے اس کے دونوں پہلوؤں کو پیشانی اور کمر کو داغا جائے گا۔ یہ دن پچاس ہزار سال کا ہو گا اور لوگوں کے فیصلے ہو جانے تک اس کا یہی حال رہے گا اس کے بعد جنت یا جہنم میں اسے لے جایا جائے گا۔"❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا مگر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو وہ مال اس کے لیے ایک زہریلا اور نہایت خوفناک سانپ بنا کر طوق کی طرح اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ سانپ اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْراً لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(آل عمران 3/180)

"جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو

---

❶ بخاری 25۔ مسلم 22　❷ ابن ماجہ۔ الفتن۔ باب العقوبات 4019

❸ مسلم۔ الزکوٰۃ باب اثم مانع الزکوٰۃ 987

اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لیے نہایت بدتر ہے۔عنقریب
قیامت کے دن یہ اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے۔" ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوتے ہی عرب کے بعض لوگوں نے کفر اختیار کیا (یعنی زکوۃ دینے سے انکار کردیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان لوگوں سے کیسے لڑ سکتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ لا الہٰ الا اللہ نہ کہیں۔ پھر جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا تو اس نے اپنا مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا مگر کلمہ کا جو حق ہے وہ اس سے ضرور لیا جائے گا اور اس کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔" ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اللہ کی قسم میں ضرور اس سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرے گا (یعنی جو نماز تو پڑھے گا لیکن زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا) اللہ کی قسم اگر ایک اونٹ کا بچہ بھی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے مجھے نہ دیں گے تو میں ضرور ان سے اس بچہ کو روک لینے پر جنگ کروں گا۔" عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "اللہ کی قسم اللہ نے ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا۔ بعد میں میں بھی سمجھ گیا کہ یہ حق ہے" (یعنی جنگ کرنا ضروری ہے) ❷

(28)......بغیر عذر کے رمضان کا روزہ چھوڑنا

کتاب وسنت اور اجماع امت سے رمضان کے مہینے کے روزوں کا فرض ہونا ثابت ہے۔ اور یہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ (البقرة: 2/183)

---

❶ بخاری۔ التفسیر۔ آل عمران۔ 4565

❷ بخاری۔ الزکاۃ باب وجوب الزکوٰۃ: 1399، مسلم: الایمان باب الامر بقتال الناس 20

''اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔''

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (البقرة: 2/185)

''جو تم میں سے (رمضان کے) مہینہ کو پائے وہ اس کے روزے رکھے۔''

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے کہا کہ آپ ہر سال حج کرتے ہیں۔ اور ہر سال عمرہ کرتے ہیں اور آپ نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنا کیوں چھوڑ دیا ہے؟ تو فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور خانہ کعبہ کا حج کرنا۔'' ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا۔ اور اس کی ناک خاک آلود ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی بخشش نہیں کروائی اور اس کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کا بڑھاپا پایا اور جنت میں داخل نہیں ہوا۔'' ❷

(29)......استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾ (آل عمران 3/97)

---

❶ بخاری۔ التفسیر۔ باب وقاتلوھم حتی لا تکون فتنة 4514،مسلم۔ الایمان۔ بیان ارکان الاسلام و دعائمه العظام 16

❷ ترمذی۔ الدعوات۔ باب: قول رسول الله رغم انف رجل۔ 3545

"اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہیں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔"

استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے کو اللہ تعالیٰ نے کفر سے تعبیر کیا ہے جس سے حج کی فرضیت اور اس کی تاکید میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ حج ادا کرنے کے بعد ایک مسلمان کو دنیوی اور اخروی فائدے ملتے ہیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"پے در پے حج اور عمرے کا اہتمام کیا کرو کیونکہ یہ دونوں کام گناہوں اور غربت کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے۔ اور مقبول حج کا ثواب جنت کے علاوہ کچھ نہیں۔" ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے حج کیا اور حج کے دوران جنسی باتوں سے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے اجتناب کیا وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو گیا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔" ❷

(30)......کسی مومن کو ناحق قتل کرنا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں ۹ ذوالحجہ کو) خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ "تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت تم پر آپس میں اس طرح حرام ہے جس طرح تمہارے لیے اس دن (۹ ذوالحجہ) کی اور

---

❶ ترمذی۔ الحج باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرہ 810

❷ بخاری 1819۔ مسلم۔ الحج۔ باب فی فضل الحج والعمرہ 1350

اس شہر (مکہ) کی اور اس مبارک مہینے (ذوالحجہ) کی حرمت ہے۔"❶

جب مومن کے خون کی یہ حرمت ہے تو اسے ناحق بہانا حقوق العباد میں سب سے بڑا جرم ہے۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"❷

یعنی ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر ہتھیار اٹھانا کبیرہ گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا﴾ (النساء 4/93)

"اور جو کوئی کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

﴿أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ (المائدہ 5/32)

"جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔"

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

"جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں سونت کر ایک دوسرے کو (مارنے کی نیت سے) ملتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ عرض کیا گیا کہ قاتل کا جہنمی ہونا تو سمجھ میں آتا ہے۔ مقتول کیوں جہنمی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ وہ

---

❶ بخاری۔ الحج۔ باب الخطبہ ایام منیٰ۔ 1739

❷ بخاری 6874 ۔ مسلم الایمان باب قول النبی من حمل علینا السلاح فلیس منا 98

بھی تو اپنے مسلمان بھائی کے قتل کا خواہشمند تھا'' ❶

اگر کوئی مسلمان کسی باغی یا چور ڈاکو سے اپنی جان یا مال کی حفاظت کے لیے مدافعت کرے گا تو اس کے لیے یہ وعید نہیں ہے۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے بعد کافر مت ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو'' ❷

مسلمان کے خون کی اہمیت اور اسے قتل کر دینے کا جرم اتنا سنگین ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک مسلمان کے قتل کے مقابلے میں پوری دنیا کا تباہ و برباد ہو جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ معمولی بات ہے'' ❸

ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر زمین و آسمان کے رہنے والے کسی ایک مومن کے قتل میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ لازماً ان سب کو جہنم میں اوندھے منہ پھینک دے گا'' ❹

قتل مومن کا معاملہ انتہائی سنگین ہے۔ اس کی معافی کی شرط پوری خلوص سے توبہ کرنا ہے۔ اگر کوئی توبہ کی بجائے کسی مومن کو قتل کرنے پر خوش ہو اور اس کو کارنامہ سمجھے تو اسکی نجات مشکل ہے۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے کسی مومن کو قتل کیا اور اپنے اس فعل پر خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نہ فرض قبول کرے گا اور نہ کوئی نفل۔'' (ابو داود 4270)

---

❶ بخاری۔ الفتن۔ باب اذا التقی المسلمان بسیفیھما 7083. مسلم۔ الفتن۔ باب اذا تواجہ المسلمان بسیفیھما 2888

❷ بخاری: 1742، مسلم الایمان، باب بیان معنی قول النبی لا ترجعوا بعدی کفارا65

❸ ترمذی۔ الدیات۔ باب ما جاء فی تشدید قتل المومن 1395

❹ ترمذی 1398

ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہر گناہ کی توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا سوائے اس آدمی کے جو حالت شرک میں مرجائے یا جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کردے۔'' ❶

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔'' ❷

کسی مسلمان کا قتل قصاص یا حدود یا تعزیرات کے اعتبار سے صرف وقت کا مسلمان حاکم یا اس کا نائب کرسکتا ہے. انفرادی طور پر کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو قتل کرے. ورنہ مذکورہ وعیدوں کا وہ مستحق بنے گا

غیر مسلم معاہد کا قتل:

غیر مسلم (جو اسلامی حکومت میں عہد و پیان کے ساتھ رہ رہا ہو) کو قتل کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی غیر مسلم کو جو سلطنت اسلامیہ میں عہد و پیان کے ساتھ رہ رہا ہو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکتا جب کہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت کی دوری سے سونگھی جاسکتی ہے'' ❸

غیر مسلم اگر اسلامی حکومت کو جزیہ ادا کرے تو اسلامی حکومت اس کی جان و مال اور عزت و آبرو کی محافظ ہوتی ہے۔ اس لیے اس کا قتل سنگین جرم ہے۔

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی معاہد (وہ کافر جس نے کسی اسلامی حکومت کے زیر سایہ رہنے

---

❶ ابو داود۔ الفتن و السلاحم۔ باب فی تعظیم قتل المومن 4270

❷ بخاری۔ الرقاق۔ باب القصاص یوم القیامۃ 6533. مسلم۔ القسامہ والمحارمین۔ باب المجازاۃ بالدماء فی الآخرۃ 1678

❸ بخاری۔ الدیات باب اثم من قتل ذمیا بغیر جرم 6914

کیلئے مسلمان حاکم وقت سے معاہدہ کیا ہو) کو اس کے معاہدہ ختم ہونے سے پہلے قتل کیا اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے''❶

(31)......اولاد کا قتل

اپنی اولاد کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ یہ جاہلانہ قدم وہی انسان اٹھا سکتا ہے جو مال و دولت کی ہوس پرستی میں مبتلا ہو۔ اور اس کو یہ خوف ہو کہ اولاد کو کھلانا پڑے گا اور وہ میرے بھوک و افلاس کا سبب بنے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْراً﴾ (بنی اسرائیل: 17/31)

''اپنی اولاد کو افلاس کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ درحقیقت ان کا قتل ایک بڑی خطا ہے''

﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهاً بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾

(الانعام: 6/140)

''یقیناً خسارے میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو حماقت اور نادانی کی بنا پر قتل کیا۔''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا۔'' عرض کیا اس کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا: ''اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گی۔'' عرض کیا پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔''❷

---

❶ ابو داود۔ الجهاد۔ باب فی الوفاء للمعاهد 2760

❷ بخاری۔ التفسير، باب: فلا تجعلوا لله اندادا وانتم تعلمون 4477. مسلم: الايمان۔ باب كون الشرك اقبح الذنوب 86

(32)......خودکشی

بعض لوگ دنیا کی عارضی تکالیف پر صبر کرنے کی بجائے اپنے آپ کو قتل کر لیتے ہیں۔ ان بدنصیبوں کا تقدیر اور آخرت پر ایمان صحیح نہیں ہوتا۔ مرنے کے بعد خودکشی کرنے والوں کے لیے جس عذاب اور مصیبت کا احادیث صحیحہ میں ذکر ہے اگر ان پر صحیح ایمان ہو تو کوئی مسلمان خودکشی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے اپنے آپ کو دھار والی چیز کے ذریعے قتل کیا تو دھار والی وہ چیز اس کے ہاتھ میں ہوگی، وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ اپنے پیٹ کو اس کے ذریعے چیرتا رہے گا اور جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو قتل کیا جہنم کی آگ میں وہ زہر کو اپنے اندر انڈیلتا رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر قتل کیا وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسی طرح اپنے آپ کو گراتا رہے گا۔'' [1]

جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم سے پہلے گذرے ہوئے لوگوں میں ایک زخم خوردہ آدمی تھا جس نے تکلیف سے گھبرا کر چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ دیا جس سے اس قدر خون نکلا کہ وہ مر گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس بندے نے میرے حکم (موت) سے پہلے اپنے بارے میں جلدی کی میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔'' [2]

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن کو لعنت کرنا اس کے قتل کرنے کے برابر ہے۔ جس نے کسی مومن کو کافر کہا تو وہ گویا اس کے قتل کرنے کی طرح ہے جس کسی نے کسی چیز سے خودکشی کی

---

[1] بخاری۔ الطب۔ باب شرب السم والدواء بہ 5778۔ مسلم۔ الایمان۔ باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ 109

[2] بخاری۔ احادیث الانبیاء۔ باب ماذکرعن بنی اسرائیل 3463. مسلم: الایمان باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ 113

قیامت تک اسے اسی سے عذاب دیا جائے گا۔''❶

رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگ میں بہادری سے لڑنے والے کو جہنمی کہا۔ یہ شخص لڑتے لڑتے زخمی ہو گیا۔ زخموں نے اسے بے تاب کر دیا اس نے موت کے لیے جلد بازی کی اور اپنی تلوار سے خودکشی کر لی۔❷

رحمۃ العالمین ﷺ نے خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کیا۔ جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''نبی ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا جس نے تیز دھار ہتھیار سے اپنے آپ کو قتل کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔''❸

(33)...... والدین کی نافرمانی کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝﴾ (بنی اسرائیل: 17/23)

''اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا۔ نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا اور

---

❶ بخاری۔ الایمان والنذور۔ باب من حلف بملة سوی ملة الاسلام 6652. مسلم الایمان۔ غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ 110

❷ بخاری۔ الجہادو السیر باب لا یقول فلان شہید 2898. مسلم: 112

❸ مسلم۔ الجنائز۔ باب ترك الصلاة علی القاتل نفسہ 978

عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔"

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟"

عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ضرور بتایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی بات کہنا یا جھوٹی گواہی دینا۔" ❶

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔" ❷

ابو دردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "والد جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے پس تو اس کی حفاظت کر۔" (ترمذی 1900)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بیشک اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، کنجوسی، بھیک مانگنا، اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا حرام قرار دیا ہے۔ اور فضول بحث مباحثہ، سوالات کی کثرت اور مال ضائع کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے" (بخاری: 2408)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور شراب پینے کا عادی جنت میں

---

❶ بخاری۔ الشھادات۔ باب ماقیل فی شھادۃ الزور: 2654 . مسلم: الایمان۔ باب بیان الکبائر و اکبرھا 87

❷ ترمذی۔ البر و الصلہ۔ باب الفضل فی رضا الوالدین 1899

داخل نہیں ہوں گے۔“ ❶

والدین سے محترم رشتہ کوئی نہیں۔ اس لیے والدین کی نافرمانی سخت گناہ ہے۔ وہ بہت بدنصیب ہے جو اپنے والد کی بددعا لے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بلاشبہ تین قسم کے لوگوں کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، اور والد کی اپنی اولاد کے لیے بددعا“ ❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک صحابی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے پاس مال بھی ہے اور اولاد بھی ہے۔ میرا والد مجھ سے میرا مال لینا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تو اور تیرا مال تیرے والد ہی کی ملکیت ہے۔ بے شک تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے پس اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ۔ ❸

یہی وجہ ہے کہ شریعت نے والدین کی نافرمانی کو بڑا جرم قرار دیا ہے۔ والدین کو ملامت کرنے والوں کو سخت تنبیہ کی ہے بلکہ بالواسطہ طور پر بھی اگر کوئی اپنے والدین کے لیے ملامت یا گالی کا سبب بنے تو وہ بھی ملعون ہے۔

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت جو اپنے والدین پر لعنت کرے“ ❹

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔“

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ اپنے ماں باپ کو کون گالی دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ النسائی۔ الاشربہ۔ باب الروایة فی المدمنین فی الخمر 5675

❷ ابو داود۔ الوتر۔ باب الدعا بظهر الغیب 1536

❸ ابو داؤد 3530، ابن ماجه 2291

❹ مسلم۔ الاضاحی۔ باب تحریم الذبح لغیر الله ولعن فاعله 1978

''جو کسی کے ماں یا باپ کو گالی دے اور وہ پلٹ کر اس کے ماں باپ کو گالی دے (تو اس طرح اپنے ماں باپ کو گالی کھلانے کا سبب بننا بھی کبیرہ گناہ ہے)۔'' ❶

والدین کی ہر بات ماننے بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا حکم نہ دیں:

﴿وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾ (لقمان: 31/15)

''اور اگر وہ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک بنائے جس کا تجھے کچھ علم بھی نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھے انداز سے ان سے نباہ کر''

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت تو صرف معروف کاموں میں ہے۔'' ❷

(34)...... باپ کی بجائے دوسرے کی طرف نسبت کرنا

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص جان بوجھ کر (اپنے باپ کو چھوڑ کر) غیر کی طرف نسبت کرے اس پر جنت حرام ہے۔'' ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا اس نے کفر کیا۔'' ❹

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ بخاری الادب۔ باب لا یسب الرجل والدیہ: 5973. مسلم: الایمان، باب: بیان الکبائر واکبرھا 90

❷ بخاری: اخبار الاحاد 7257۔ مسلم: 1840

❸ بخاری۔ المغازی، باب غزوۃ الطائف 4326، مسلم۔ الایمان: بیان حال ایمان من رغب عن ابیہ 63

❹ بخاری: الفرائض۔ من ادعی الی غیر ابیہ 6768، مسلم 62

''جس نے اپنے باپ کے علاوہ دوسرے کی طرف نسبت کی اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کے نہ فرض قبول ہونگے نہ نفل۔'' ❶

ان احادیث کی رو سے کسی مسلمان کے لیے شرعی طور پر قطعاً جائز نہیں کہ وہ دنیاوی ضروریات کے حصول کے لیے سرکاری کاغذات میں یا بطور انتقام اپنا نسب نامہ کسی دوسرے شخص سے منسوب کرلے۔

(35)......جن پر خرچ کرنے کی ذمہ داری ہوان پر خرچ نہ کرنا

خیثمہ نے کہا کہ ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کا داروغہ آیا۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم نے غلاموں کو خرچ دے دیا؟ اس نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا: جلدی سے جاؤ۔ اور انہیں خرچ دے کر آؤ اس لیے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جس کا خرچ اس کے ذمہ ہے اس کا خرچ روک لے'' ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک اشرفی تم نے اللہ کی راہ میں دی اور ایک اشرفی کسی غلام کو آزاد کرنے میں دی اور ایک کسی مسکین کو دی اور ایک تم نے اپنے گھر والوں پر خرچ کی تو ثواب کی رو سے سب سے زیادہ اجر اس اشرفی پر ہے جو تم نے گھر والوں پر خرچ کی۔'' (مسلم 995)

(36)......جائیداد کی غلط تقسیم

بعض بدنصیب اپنی جائیداد کی تقسیم اس طریقے سے نہیں کرنا چاہتے جس طرح اللہ تعالیٰ نے کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ بیٹی کو حصہ دینا اپنی خاندانی روایات کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اس

❶ بخاری، فضائل المدینہ باب حرم المدینہ 1870 مسلم۔ الحج۔ باب فضل المدینۃ 1370

❷ مسلم۔ الزکاۃ باب فضل النفقۃ علی العیال 996

کے لیے وہ اپنی زندگی میں جائیداد بیٹوں اور بعض بد بخت اپنے پوتوں کے نام کروا دیتے ہیں تاکہ بیٹی یا پوتیاں اور نواسیاں جائیداد کا مطالبہ نہ کر سکیں۔ بعض اوقات جھوٹ بول کر اپنے اوپر قرضہ کا اقرار کرتے ہیں اس طرح وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ بعض اوقات خلاف شرع وصیت کر جاتے ہیں۔ یہ کبیرہ گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میراث کے مسائل بیان فرمائے۔ پھر فرمایا:

﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝﴾

(النسا 13، 14)

"یہ حدیں اللہ کی مقرر کی ہوئی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے گا اسے اللہ تعالیٰ ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی مقررہ حدوں سے آگے نکلے اسے وہ جہنم میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور ایسوں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے"۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان فرائض اور اس مقدار کو جسے اللہ نے مقرر کیا ہے اور میت کے وارثوں کو اس کی قرابت کی نزدیکی اور ان کی حاجت کے مطابق جتنا دلوایا ہے اسے "اللہ کی مقرر کردہ حدیں" قرار دیا اور جو اللہ کی مقرر کردہ حصہ میں کسی حیلہ سے کسی وارث کو کم وبیش دلوانے کی کوشش کرے گا ایسا شخص ہمیشہ کے عذاب میں مبتلا ہوگا۔

(37)......قریبی رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لینا اور صلہ رحمی نہ کرنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ﴾

(محمد 47/22)

''اورتم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کرو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔ یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے رحم (رشتہ داری) سے فرمایا کہ جو تجھے ملائے گا اللہ اسے ملائے گا اور جو تجھے توڑے گا اللہ اسے توڑے گا۔'' ❶

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو (کسی رشتہ دار کے ساتھ) احسان کے بدلے میں احسان کرتا ہے بلکہ اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے جب اس سے قطع رحمی (بدسلوکی) کی جائے تو وہ صلہ رحمی (اچھا سلوک) کرے۔'' (بخاری 5991)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اپنی روزی میں فراخی اور عمر میں اضافہ چاہتا ہے تو وہ صلہ رحمی کرے۔'' ❷

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی (قطع رحمی) کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' ❸

---

❶ بخاری۔ الادب۔ باب من وصل وصله الله 5987 مسلم۔ البر والصله۔ باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها 2554

❷ بخاری: 5986، مسلم : 2557

❸ بخاری : الادب، باب : اثم القاطع 5984، مسلم: 2556

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی گناہ اس لائق نہیں کہ اللہ اس کے مرتکب کو بہت جلد دنیا ہی میں اس کا بدلہ دے اور آخرت میں اس کو عذاب دے، سوائے دو گناہوں کے (۱) امام وقت کے خلاف بغاوت کرنا (۲) رشتہ داروں کے ساتھ قطع رحمی کرنا۔'' (ابن ماجہ: 4211)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''(1) جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ مہمان کی عزت کرے۔ (2) جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا ہو اسے چاہیے کہ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ (3) جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے'' ❶

(38)......خاوند کی نافرمانی

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ نہ آئے اور اس کا خاوند وہ رات اس سے ناراضگی کی حالت میں گزارے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے ہیں اور وہ اللہ جو آسمانوں پر ہے اس پر ناراض رہتا ہے یہاں تک کہ خاوند اس سے راضی ہو جائے۔'' ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے'' ❸

---

❶ بخاری۔ الادب۔ باب اکرام الضیف 6138، مسلم۔ الایمان۔ الحث علی اکرام الجار و الضیف 47

❷ بخاری۔ بدء الخلق باب اذا قال احدکم آمین 3237، مسلم۔ النکاح۔ باب تحریم امتناعھا من فراش زوجھا 1436

❸ ترمذی۔ الرضاع۔ باب ماجاء فی حق الزوج علی المراۃ 1159

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو عورت دنیا میں اپنے خاوند کو ایذا پہنچاتی ہے تو اس کی حور عین میں سے ہونے والی بیوی کہتی ہے۔ اللہ تجھے ہلاک کرے۔ اسے ایذا مت پہنچا۔ کیونکہ یہ تو تیرے پاس چند روزہ مہمان ہے۔ عنقریب یہ تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔'' ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔'' ❷

خاندوں کی ناشکری کرنا اور طلاق طلب کرنا:

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا۔ ''صدقہ کرو، اس لیے کہ عورتیں کثرت سے جہنم کا ایندھن ہوں گی'' ایک عورت نے پوچھا ایسا کیوں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کثرت سے شکایت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو'' ❸

بہت سی عورتیں معمولی اختلاف کی بنا پر طلاق طلب کرنے میں جلد بازی کرتی ہیں جبکہ اسلام نے بغیر عذر کے طلاق طلب کرنے کو حرام قرار دیا۔

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس عورت نے بغیر کسی سبب کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے'' ❹

اگر شرعی عذر موجود ہے مثلاً خاوند نماز نہیں پڑھتا، نشہ آور چیزوں کا استعمال کرتا ہے، کسی حرام کام کے لیے عورت کو مجبور کرتا ہے۔ یا عورت پر ظلم و ستم کرتا ہے۔ تو اگر عورت اپنے دین

---

❶ ترمذی۔ الرضاع 1174، ابن ماجہ۔ النکاح۔ باب فی المراۃ توذی زوجھا 2014

❷ ابن حبان: 4163 صحیح الجامع 661

❸ مسلم، صلاۃ العیدین 885 ❹ ترمذی۔ الطلاق 1187

اور جان کو بچانے کے لیے طلاق مانگ لے تو اس پر کوئی گناہ اور حرج نہیں۔ انشاء اللہ

(39)...... بیویوں کے درمیان ناانصافی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (النساء: 91)

''اور عورتوں سے معروف طریقہ سے نباہ کرو۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہے۔''[1]

ایک سے زیادہ شادیاں کرنے والوں پر لازم ہے کہ وہ بیویوں کے درمیان انصاف کریں۔ رات گزارنے میں، ہر بیوی کو اس کے حقوق، نان نفقہ اور لباس وغیرہ مہیا کرنے میں عدل سے کام لیں۔ صرف دلی محبت میں عدل اور برابری نہ کر سکے تو اس پر مؤاخذہ نہیں کیونکہ یہ انسان کے اختیار میں نہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک ہی کی طرف جھکا رہا (اور دوسری کو نظر انداز کیے رکھا) وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ (فالج کی طرح) گرا ہوا ہوگا''[2]

(40)...... بیوی کے پوشیدہ راز لوگوں میں ظاہر کرنا

بیوی کے راز لوگوں میں ظاہر کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برے لوگوں میں وہ شخص بھی ہے جو---

---

[1] ترمذی: 1162

[2] ابو داود، 2133، صحیح الجامع الصغیر البانی 6491

اپنی بیوی کی طرف جاتا ہے اور وہ اس کی طرف آتی ہے پھر وہ اس کے راز فاش کرتا ہے۔"

ایک اور روایت میں اس شخص کو اللہ کے نزدیک قیامت کے دن بری امانت والا قرار دیا۔ ❶

اسی طرح اگر بیوی شوہر کے پوشیدہ رازوں کا دوسری عورتوں کے سامنے اظہار کرتی ہے تو وہ بھی امانت داری کے خلاف ہے۔

(41)......غلام کا بھاگ جانا

جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب غلام (اپنے آقا سے) بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔" ❷

جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو غلام اپنے آقا سے بھاگ جائے پس اس نے کفر کیا یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے" (مسلم 68)

جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو غلام بھاگ جائے تو اس سے (اللہ کے معاف کرنے کا) ذمہ اٹھ گیا"

(مسلم 69)

(42)......اولیاء اللہ خصوصاً صحابہ کرام کو گالی دینا یا تکلیف پہنچانا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی رکھی اس سے میرا اعلان جنگ ہے۔" ❸

---

❶ مسلم النکاح۔ باب تحریم افشاء سر المراۃ 1437

❷ مسلم۔ الایمان۔ باب تسمیہ العبد الابق کافراً 70

❸ بخاری۔ الرقاق۔ باب التواضع 6502

اور اولیاء اللہ میں سب سے پہلے نمبر پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں جن سے اللہ کے راضی ہونے کا سرٹیفیکٹ قرآن میں موجود ہے۔

عائذ ابن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اے ابوبکر! اگر تم نے ان مسکین مسلمانوں (سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم اجمعین) کو ناراض کر دیا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔'' ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے صحابہ کو گالی نہ دو۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر لے تو ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین) میں سے (ثواب کے لحاظ سے) کسی کے ایک مد یا نصف مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔'' ❷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔'' ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم اٹھا کر بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ سے یہ عہد ہے کہ مجھ سے مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔ ❹

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انصار مدینہ سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے'' ❺

---

❶ مسلم۔ فضائل الصحابہ باب من فضائل سلمان وصهيب و بلال۔ 2504

❷ بخاری۔ فضائل الصحابہ باب لو كنت متخذا خليلا 3673, مسلم۔ فضائل الصحابہ۔ باب تحريم سب الصحابہ 2541

❸ صحيح الجامع 6285

❹ مسلم۔ الايمان۔ الدليل على أن حب الانصار وعلى من الإيمان 78

❺ بخاری۔ الايمان۔ علامة الايمان حب الانصار 17، مسلم۔ الايمان۔ حب الانصار وعلى من الايمان 74

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انصار سے صرف مومن ہی محبت کرتا ہے اور ان سے صرف منافق ہی بغض رکھتا ہے۔ جس نے ان سے محبت کی اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ اس سے بغض رکھے گا'' ❶

(43)...... پڑوسی کو تکلیف دینا

ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسایہ سے بہتر سلوک کرے'' ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو'' ❸

ابو شریح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں۔ اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں۔ اللہ کی قسم وہ مومن نہیں۔'' عرض کیا گیا کون یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا ہمسایہ اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں'' ❺

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوسی کی شہادت کو کسی کی اچھائی یا برائی جاننے کا پیمانہ قرار دیا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

---

❶ بخاری 3783، مسلم 75

❷ بخاری۔ کتاب الادب۔ باب من کان یومن باللہ 6019، مسلم۔ الایمان باب الحث علی اکرام الجار والضیف 48

❹ مسلم۔ الایمان۔ تحریم ایذاء الجار 46

❺ بخاری: الادب، باب: اثم من لا یامن جارہ بوائقہٗ 6016

اے اللہ کے رسول مجھے اپنی اچھائی یا برائی کا کیسے پتہ چلے گا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو اپنے پڑوسی کو یہ کہتے سنے کہ تو نے اچھا کیا تو سمجھ لو کہ تو نے اچھا کیا اور اگر تیرے پڑوسی یہ کہیں کہ تو نے برا کیا تو پھر جان لے کہ تو نے برا کیا۔“ ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ ایک عورت رات کو تہجد پڑھتی ہے، دن میں نفلی روزے رکھتی ہے مگر اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دیتی ہے، آپ نے فرمایا: اس میں کوئی خیر نہیں اور وہ آگ میں ہے۔ ❷

لہٰذا اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے والوں کو چاہیے کہ پڑوسیوں کو تکلیف نہ دیں۔ ان کی اجازت کے بغیر اپنی عمارت اتنی بلند نہ کریں کہ وہ سورج کی شعاؤں سے محروم ہو جائیں۔ یا گھر کی کھڑکیوں کا رخ پڑوسی کے گھر کی طرف نہ کریں۔ پڑوسیوں کو ریڈیو، ٹی وی اور گانے کی اونچی آوازوں سے تنگ نہ کریں اور نہ ہی ان کے دروازوں پر کوڑا پھینکیں۔

(44)......مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب 33/58)

”اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔“

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا

---

❶ ابن ماجه: الزهد، باب: الثناء الحسن 4223

❷ مسند احمد: 440/2

اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (الحجرات 49/11)

''اے ایمان والو کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب دو، ایمان کے بعد فسق برا نام ہے اور جو توبہ نہ کرے وہی ظالم لوگ ہیں۔''

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک قیامت کے دن درجہ و مرتبہ کے لحاظ سے سب سے برا وہ آدمی ہوگا جس کے شر سے بچنے کے لیے لوگ اس سے کنارہ کشی کر لیں''[1]

(45)......مسلمانوں سے قطع تعلق کرنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ ہر اس بندے کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے (مسلم) بھائی کے درمیان دشمنی ہو پس کہا جاتا ہے ان دونوں کو مہلت دے دو یہاں تک کہ صلح کر لیں۔''[2]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے تعلق منقطع رکھے۔ پس جو شخص تین دن سے زائد تعلق منقطع رکھے گا اور اگر اسی

---

[1] بخاری۔ الادب۔ باب لم یکن النبی فاحشا ولا متفحشا 6032. مسلم: البر والاداب، باب: مداراۃ من یتقی فحشہ 2591

[2] مسلم۔ البر والصلۃ باب النھی عن الشحناء والتھاجر 2565

حالت میں اسے موت آ گئی تو وہ جہنم میں جائے گا''❶

ابوخراش السلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک تعلق منقطع رکھے گا اس کا یہ عمل اس کو قتل کرنے کے برابر ہے''❷

اتنے واضح احکامات آجانے کے بعد بھی آج بہت سے لوگ شرعی عذر کے بغیر اپنے مسلمان بھائیوں سے تعلقات توڑ لیتے ہیں۔ دنیاوی اختلافات کی بنیاد پر یہ قطع تعلق اسلامی معاشرے کو کمزور کر دیتی ہے۔ اس لیے قطع تعلق کرنے والوں کے لیے سخت سزا سنائی گئی ہے۔ البتہ اگر کوئی نماز نہیں پڑھتا یا بے حیائی پر اڑا ہوا ہے اور قطع تعلق سے اسے اپنی غلطی کا احساس ہوسکتا ہو تو اس سے قطع تعلق کرنی چاہیے۔ اور اگر قطع تعلق کا اس پر الٹا اثر ہو اور وہ سرکشی اور گناہ میں مزید بڑھتا چلا جائے یعنی قطع تعلق میں کوئی شرعی مصلحت نظر نہ آئے تو ایسے منحرف شخص سے حسن سلوک، نصیحت اور خیر خواہی کو جاری رکھا جائے تا کہ وہ گناہ میں مزید نہ بڑھے۔

(46)......سخت گو اور سخت خو

طبیعت میں سختی رکھنے والا سخت خو اور کلام میں سختی کرنے والا سخت گو ہوتا ہے۔

حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جنت میں سخت خو اور سخت گو یعنی جھگڑالو داخل نہیں ہوگا''❸

حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں تم کو اہل جنت کے متعلق خبر دوں۔ ہر ضعیف جسے لوگ حقیر سمجھیں لیکن اگر وہ اللہ پر قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کو سچا کر دے۔ اور تمہیں جہنمیوں کی خبر

❶ ابوداود۔ الادب۔ باب فیمن یھجر اخاہ المسلم 4914

❷ ابوداود: 4915

❸ ابو داود۔ الادب باب فی حسن الخلق 4801

دوں: ہر جھگڑالو، مال جمع کرنے والا اور مغرور" ❶

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے دن مومن کے میزان میں سب سے بھاری چیز حسن خلق ہے اور اللہ تعالیٰ فحش بکنے والے اور بیہودہ کلام کرنے والے کو دشمن رکھتا ہے" ❷

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں تم کو نہ بتلاؤں کہ آگ پر کون شخص حرام ہے اور کس پر آگ حرام ہے؟ ہر آہستہ مزاج، نرم طبیعت، لوگوں کے نزدیک رہنے والا اور نرم خو" ❸

(47)...... وعدہ خلافی کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولاً﴾ (بنی اسرائیل 34)

"اور وعدہ پورا کرو، یاد رکھو عہد کی باز پرس ہوگی۔"

رسول اللہ ﷺ نے منافق کی ایک خصلت یہ بیان فرمائی کہ جب وہ وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ ❹

سیدنا یمان اور حذیفہ رضی اللہ عنہما دونوں جنگِ بدر میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں کفارِ مکہ نے انہیں گرفتار کرلیا اور کہنے لگے کہ تم محمد کے پاس جانا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم ان کے پاس جانا نہیں چاہتے بلکہ ہم تو مدینہ منورہ جانا چاہتے ہیں، کفارِ مکہ نے ان دونوں سے اللہ کی قسم کے ساتھ عہد لیا کہ وہ مدینہ چلے جائیں اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو کر نہ لڑیں، وہ دونوں وہاں سے روانہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو سارا واقعہ

❶ بخاری۔ التفسیر۔ باب عتل بعد ذلك زنیم 4918، مسلم2853

❷ ترمذی۔ البر والصلة۔ باب ما جاء فی حسن الخلق2002

❸ ترمذی۔ صفة القیامة2488

❹ بخاری: 34، مسلم: 48

سنایا۔آپ نے فرمایا: ''تم مدینہ چلے جاؤ، ہم ان کا عہد پورا کریں گے اور ان کے مقابلے میں اللہ سے مدد طلب کریں گے۔''❶

(48)......مسلمان کی طرف اسلحہ کے ساتھ اشارہ کرنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اپنے بھائی کی طرف لوہے کے ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے، فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں چاہے یہ بھائی ماں باپ کی طرف سے سگا ہی کیوں نہ ہو۔''❷

اس کی وضاحت دوسرے فرمان میں یوں ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے کسی کو کیا معلوم کہ شاید شیطان اس کے ہاتھوں سے (اس کے ہتھیار کو) چھین کر چلا دے اور یہ (قتل کے جرم میں) جہنم میں جا گرے۔''❸

(49)......یتیم کا مال کھانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا﴾ (النساء 4/10)

''جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے۔''

یتیم کا مال ظلم اور زیادتی کے ساتھ کھانا انتہائی گھٹیا حرکت ہے۔ اس لیے ان لوگوں کیلئے جہنم کی وعید ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہلاک کر دینے والے گناہوں کو بیان فرمایا اور اس میں یتیم کا مال کھانا شامل ہے۔ یتیم وہ ہوتا ہے جس کا والد اس کے بالغ ہونے سے پہلے

❶ مسلم: 1787 ❷ مسلم۔ البر والصلہ۔ باب النهی عن الاشارہ بالسلاح الی المسلم 2616
❸ مسلم: 2617

مر جائے۔ یتیم چونکہ معاشرہ کا بے بس اور ناتواں شخص ہوتا ہے اور وہ سب سے زیادہ شفقت اور ہمدردی کا مستحق ہے لہٰذا جو لوگ انتظامی معاملات میں تجربہ نہیں رکھتے انہیں رسول اللہ ﷺ نے بطور خاص نصیحت فرمائی کہ وہ مال یتیم کی ذمہ داری قبول نہ کریں۔

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ذر میرے خیال میں تم (انتظامی تجربے کی کمی کی وجہ سے) کمزور آدمی ہو۔ اور میں جو چیز اپنے لیے پسند کرتا ہوں وہی چیز تمہارے لیے بھی پسند کرتا ہوں۔ دیکھو کبھی دو آدمیوں پر امیر نہ بننا اور نہ کبھی مال یتیم کی ذمہ داری قبول کرنا'' ❶

یتیم کی پرورش کرنا اور اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''یتیم کی کفالت کرنے والا، یتیم اس کا قریبی ہو یا غیر، جنت میں میرے ساتھ ان دو انگلیوں کی طرح ہوگا آپ نے انگلی شہادت اور درمیان کی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا'' ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیوہ عورتوں اور مسکینوں کی خبر گیری کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔ اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو رات کو سستی نہیں کرتا۔ اور اس روزہ رکھنے والے کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا۔ ❸

(50)...... ذمہ دار کا اپنے ماتحت لوگوں کو دھوکہ دینا اور ان پر ظلم کرنا

معقل ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس

---

❶ مسلم۔ الإمارہ۔ باب کراهة الإمارة بغير ضرورة 1826

❷ مسلم۔ الزهد۔ باب الاحسان الى الارملہ واليتيم 2983

❸ بخاری : 6007مسلم 2982

کو کسی رعیت کی نگرانی عطا کی اور وہ اس حال میں مر گیا کہ وہ رعیت کو دھوکہ دینے والا ہے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی۔ اگر اس نے انکی خیر خواہی کی کوشش نہیں کی تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا۔"❶

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے اللہ جو شخص اس امت کے کسی معاملے کا والی بنایا جائے اگر وہ ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے تو تو بھی اس کے ساتھ نرمی فرما۔ اور اگر وہ ان پر تنگی رکھے تو تو بھی اس پر تنگی رکھ۔"❷

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میرے بعد کچھ فاسق اور ظالم امیر ہوں گے جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم پر تعاون کرے گا وہ مجھ سے نہیں اور میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں اور وہ حوض کوثر پر نہ آسکے گا اور جو ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کا تعاون نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ حوض کوثر پر میرے پاس آئے گا۔"❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم امارت پر حرص کرو گے لیکن قیامت کے دن وہ ندامت کا باعث ہوگی۔ (بخاری: 7148)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فیصلہ کرنے والے قاضی تین قسم کے ہیں، ان میں سے ایک جنت میں جائے گا اور دو جہنم میں جائیں گے۔ پس وہ قاضی جس نے حق کو پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا وہ جنتی ہے اور جس قاضی نے حق کو پہچانا اور جان بوجھ کر اس کے خلاف فیصلہ کیا پس وہ جہنم میں ہے۔ اور وہ قاضی جس نے علم حاصل کئے بغیر فیصلہ کیا وہ بھی جہنمی ہے۔

---

❶ بخاری 7150، مسلم۔ الایمان۔ استحقاق الوالی الغاش لرعیته النار 142

❷ مسلم: الامارہ، باب فضیلة الامام العادل 1828

❸ ترمذی۔ الجمعہ۔ باب ماذکر فی فضل الصلاۃ نمبر 614۔ نسائی البیعة 4207

اس کا گناہ یہ ہے کہ جب تک وہ علم حاصل نہ کر لیتا فیصلہ نہ کرتا۔ ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر دھوکہ باز کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا اور جس قدر اس نے دھوکا کیا ہوگا اسی لحاظ سے اسے اونچا اٹھایا جائے گا۔ خبردار! جو امیر اپنی رعایا کو دھوکہ دے اس سے بڑا دھوکہ باز کوئی نہیں ہو سکتا۔'' ❷

(51)......خلیفۃ المسلمین کی بغاوت کرنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ اور امام ڈھال ہے اس کے پیچھے قتال کیا جاتا ہے۔ اور اسی کے ذریعے بچاؤ کیا جاتا ہے'' ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص امام (مسلمان حاکم) کی اطاعت سے نکل جائے اور جماعت (جو اس حاکم کو اپنا امام اور حکمران تسلیم کر چکے ہیں) کا ساتھ چھوڑ دے اور اس حالت میں مر جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ اور جو شخص اندھے جھنڈے کے نیچے لڑا (جس کی لڑائی کی درستگی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو) اور قومیت کے تعصب کی وجہ سے غصے ہوتا ہے اور تعصب (قوم، وطن، خاندان یا رنگ) کی طرف دعوت دیتا ہے اور تعصب کی وجہ سے کسی کی مدد کرتا ہے۔ پھر وہ قتل ہو جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ اور جو میری

---

❶ ابو داؤد: 3573، ابن ماجہ 2315

❷ مسلم۔ الجهادو السیر۔ باب تحریم الغدر 1738

❸ بخاری: الجهاد و السیر۔ باب یقاتل من وراء الامام 2957۔ مسلم 1835

امت کے خلاف تلوار اٹھاتا ہے۔ اچھے اور بروں کو قتل کرتا ہے۔ نہ مومن کو چھوڑتا ہے اور نہ عہد والے کو تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں۔“ ❶

(52)...... گداگری کرنا

بغیر ضرورت لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر گداگری کرنا حرام ہے۔ بعض گداگر جھوٹے کاغذات بنا کر، من گھڑت قصے سنا کر یا جھوٹ بول کر مال وصول کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ مر جاتا ہے تو اس کے چہرے پر قیامت کے دن گوشت کا کوئی ٹکڑا نہ ہوگا۔“ ❷

سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص نے بے نیاز ہوتے ہوئے گداگر بن کر کسی کے سامنے دست سوال دراز کیا وہ جہنم کے انگارے جمع کرتا ہے۔“ صحابہ نے عرض کی کہ اس بے نیازی کی حد کیا ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا منع ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس دوپہر اور شام کا کھانا موجود ہو وہ غنی ہے۔“ ❸

(53)...... واپس نہ کرنے کی نیت سے قرض لینا

قرض کی ادائیگی میں سستی برتنا بہت عام ہو چکا ہے۔ اور لوگ اسے معمولی بات سمجھتے ہیں۔ لوگ نئی گاڑی، گھر، گھر کا نیا سامان وغیرہ خریدنے کے لیے قرض لے لیتے ہیں۔ قسطوں کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سبحان اللہ قرض کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے کس قدر زیادہ سختی فرمائی ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی آدمی اللہ کے راستے میں شہید کر دیا جائے پھر دوبارہ زندہ ہو پھر شہید ہو پھر

---

❶ مسلم۔ الامارۃ۔ باب وجوب ملازمہ جماعۃ المسلمین عند ظہور الفتن 1848

❷ بخاری 1474، مسلم 1040

❸ ابو داود۔ الزکوٰۃ 1629

زندہ ہو پھر شہید ہو اگر وہ مقروض ہے تو جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔''❶

(54)...... پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (النور 24/23)

''جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی باایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کی گئی ہے اور ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے۔''

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ (النور 24/4)

''جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ پیش کر سکیں تو انہیں 80 کوڑے لگاؤ اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ یہ فاسق لوگ ہیں۔''

کسی عورت کو زانیہ یا مرد کو زانی، لڑکے کو حرامی اور لڑکی کو حرام زادی کہنے سے 80 کوڑوں کی حد واجب ہو جاتی ہے سوائے اس کے کہ چار گواہ اس کی سچائی کی گواہی دیں۔ 80 کوڑوں کی سزا کے بعد اس کے لیے دوسری سزا یہ ہے کہ اس کی گواہی کبھی قبول نہ کی جائے گی۔ چاہے وہ چاند دیکھنے کی گواہی ہو یا کسی مقدمے میں قاضی کے سامنے گواہی ہو۔ وہ رد کر دی جائے گی اور جب تک یہ توبہ اور اپنی اصلاح نہ کرے یہ فاسق انسان ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی تہمت لگائے گا قیامت کے دن اس پر حد قائم کی جائے گی الا یہ کہ وہ ویسا ہی ہو جس

---

❶ النسائی۔ البیوع۔ التغلیظ فی الدین 4688

طرح مالک نے کہا تھا۔“ ❶

(55)......مزدور کو مزدوری نہ دینا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تین طرح کے لوگ ہیں جن سے میں جھگڑوں گا۔ وہ آدمی جس کو میرے نام سے کوئی چیز دی گئی اور وہ اس سے پھر گیا (خیانت کی) وہ آدمی جس نے کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔ وہ آدمی جس نے کسی کو ملازم رکھ کر اس سے پورا کام لیا لیکن اجرت پوری نہ دی“ ❷

مسلمان معاشروں میں یہ ظلم پایا جاتا ہے کہ لوگ مزدوروں اور ملازموں کو ان کے حقوق نہیں دیتے۔ بعض کفیل ویزے بھیج کر ملازم منگواتے ہیں مگر جس تنخواہ پر اتفاق ہوا تھا اس سے کم تنخواہ دیتے ہیں یا مقررہ وقت سے زیادہ کام لیتے ہیں یا کئی کئی ماہ تنخواہیں روک کر رکھتے ہیں۔ یہ ظلم ہے اور مظلوم کا مال کھانے والے قیامت کے دن جواب دہ ہوں گے۔

(56)......جھوٹی گواہی دینا

رحمٰن کے سچے بندوں کی صفت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ (الفرقان 25/72)

”اور وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔“

قاضی کسی بھی معاملے کا فیصلہ گواہی کی بنیاد پر کرتا ہے۔ اگر گواہ جھوٹا ہو اور قاضی اس کے جھوٹ کو نہ پہچان سکے تو قاضی کے غلط فیصلے کا اصل ذمہ دار جھوٹا گواہ ہے۔ جھوٹی گواہی کی بنا پر قاضی کسی معصوم کو پھانسی چڑھا سکتا ہے اور لوگوں کے مالی حقوق پر ڈاکہ بھی جھوٹی گواہی کی بنیاد پر ڈالا جا سکتا ہے۔ اسی لیے یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

---

❶ بخاری۔ الحدود۔ باب قذف العبید 6858. مسلم۔ الایمان باب التغلیظ علی من قذف مملوکه بالزنا 1660

❷ بخاری۔ البیوع۔ باب اثم من باع حرا 2227

ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک میں انسان ہوں۔تم میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو۔تم میں سے بعض اپنی دلیل (جھوٹی گواہی) پیش کرنے میں دوسرے فریق سے زیادہ تیز اور چرب زبان ہوتے ہیں۔ پس میں جو کچھ سنوں گا اس کے مطابق فیصلہ دے دوں گا۔اگر میں کسی شخص کو اس کے بھائی کا حق یا حصہ دے دوں تو میں اسے جہنم کی آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں۔'' ❶

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا کبیرہ گناہ ہیں سنو جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی (کبیرہ گناہ ہیں) آپ بار بار دھراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ سکوت فرمائیں۔'' ❷

جھوٹی گواہی سے کسی مسلمان کا مال، عزت یا جان کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہ ہے۔کیونکہ جھوٹی گواہی کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے حقوق ضائع ہو جاتے ہیں۔ بہت سے معصوم بے گناہ لوگوں پر ظلم ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں کو وہ چیز مل جاتی ہے جس کے وہ حقدار نہیں۔ جھوٹی گواہی میں یہ بھی شامل ہے کہ کوئی شخص حکومت یا کسی سخی کے پاس سفارش کرے کہ یہ شخص محتاج ہے اور زکاۃ کا مستحق ہے۔ جبکہ اسے معلوم ہو کہ یہ محتاج اور فقیر نہیں ہے۔ وہ صرف اسے مالی فائدہ پہنچانے کے لئے جھوٹی گواہی دے اور وہ یہ سمجھے کہ میں تو نیکی کر رہا ہوں، حالانکہ وہ جھوٹی گواہی دے کر کبیرہ گناہ کا ارتکاب کر رہا ہوتا ہے۔اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے جھوٹی گواہی کے برے انجام سے ڈراتے ہوئے اس جملہ کو بار بار دہرایا۔

---

❶ بخاری: الاحکام، باب: موعظة الامام للخصوم 7169،مسلم۔ الاقضیہ۔ باب الحکم بالظاهر واللحن بالحجة 1713

❷ بخاری۔ الشهادات باب ما قیل فی شهادة الزور 2654،مسلم: الایمان، باب: بیان الكبائر واکبرها 87

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔''❶

(57)......لوگوں کا مال ہتھیانے کے لیے جھوٹی قسم کھانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (آل عمران 3/77)

''بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں۔ ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے بات چیت کرے گا نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا۔ نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی۔ میرا اپنے چچا زاد بھائی سے ایک کنویں کا جھگڑا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دلیل تمہارے ذمہ ہے یا تمہارا بھائی قسم اٹھائے گا۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ تو قسم اٹھا کر (میری جائیداد لے جائے گا)، آپ نے فرمایا:

''جو شخص کسی کا مال ہتھیانے کے لیے جھوٹی قسم اٹھائے وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہوگا۔''❷

ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مسلم۔ البر والصلہ والاداب باب تحریم ظلم المسلم 2564

❷ بخاری۔ التفسیر۔ باب ان الذین یشترون بعہداللہ وایمانہم۔ 4549 مسلم۔ الایمان۔ باب وعید من اقتطع حق مسلم 138

”جو شخص اپنی جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق (مال) لے لے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جہنم واجب اور جنت حرام فرما دیتا ہے چاہے وہ مال تھوڑا سا بلکہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔“ ❶

(58)...... مال فروخت کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھانا

تجارت کے ذریعے رزق حلال کمانا بہت بڑے درجے کی بات ہے۔ مگر بعض نادان لوگ غلط بیانی اور جھوٹی قسموں کے ذریعے اپنا مال بیچتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے تاجروں سے سخت ناراض ہوتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا:

”جس نے عصر کے بعد سودا بیچا اور اللہ کی قسم اٹھا کر گاہک سے کہا کہ میں نے تو خود اتنے کا خریدا ہے حالانکہ وہ جھوٹ بول رہا تھا لیکن گاہک نے اس کی قسم کا اعتبار کیا اور اس کو سچا جان کر اس سے وہ چیز خرید لی۔ تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔ نہ اس سے کلام کرے گا اور نہ اس کے گناہوں کو پاک کرے گا بلکہ اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا“ ❷

مذکورہ حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ صرف عصر کے بعد ہی جھوٹی قسم کھانا منع ہے بلکہ یہ حکم عام ہے. چونکہ عصر کے بعد لوگ عام طور پر خرید و فروخت میں مشغول ہوتے ہیں اس لئے اس کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا آگے کی حدیث عموی حکم کی وضاحت کرتی ہے۔

جھوٹی قسمیں کھا کر سودا فروخت کرنے والے تاجروں کے بارے میں ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”قیامت کے دن تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا نہ ان کی

---

❶ مسلم۔ الایمان۔ باب وعید من اقتطع حق مسلم بیمین فاجرہ بالنار 137

❷ بخاری 2369 مسلم 108

طرف دیکھے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات تین دفعہ کہی۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! وہ لوگ تو بہت گھاٹے اور خسارے میں رہے۔ آپ فرمایئے وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹخنوں سے نیچے تکبر کے ساتھ کپڑا گھسیٹنے والا، احسان کرنے کے بعد احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔'' (مسلم 106)

(59)...... چوری کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (المائده 5/38)

''چوری کرنے والے مرد اور عورت کا ہاتھ کاٹو۔ یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا، اللہ کی طرف سے عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ قوت و حکمت والا ہے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ مالیت کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔''❶

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی ضرور کاٹتا۔''❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ بخاری۔ الحدود، 6789 مسلم۔ الحدود باب حد السرقہ و نصابها 1684۔

❷ بخاری۔ فضائل الصحابہ باب ذکر اسامہ بن زید 3733، مسلم۔ الحدود۔ باب قطع السارق الشریف وغیرہ 1688

”زانی جس وقت زنا کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا اور شراب پینے والا جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں ہوتا۔ اور چوری کرنے والا جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں ہوتا۔ لوگوں کی نگاہوں کے سامنے ڈاکہ ڈالنے والا مومن نہیں رہتا۔“ ❶

چوری کے جرائم میں سے بہت بڑا جرم بیت اللہ کے حاجیوں کی چوری کرنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز کسوف کے دوران جہنم کا مشاہدہ کیا اور فرمایا کہ میں نے اس میں ٹیڑھے سرے والی لاٹھی والے کو دیکھا جو اپنی آنتوں کو جہنم میں کھینچ رہا تھا۔ اس کا جرم یہ تھا کہ ٹیڑھے سرے والی لاٹھی کے ساتھ حاجیوں کا سامان چراتا تھا۔ اگر حاجی کو پتہ چل جاتا تو اسے کہتا کہ تمہارا سامان بغیر ارادہ میری لاٹھی کے ساتھ اٹک گیا تھا اور اگر حاجی کو خبر نہ ہوتی تو وہ سامان لے کر چلا جاتا“ ❷

مال غنیمت میں سے چوری کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامان پر کرکرہ نامی ایک آدمی مقرر تھا۔ وہ مر گیا تو آپ نے فرمایا وہ جہنم میں ہے۔ صحابہ کرام اسے دیکھنے کے لیے آئے تو انہوں نے اس کے پاس ایک چادر دیکھی جسے اس نے مال غنیمت میں سے چرایا تھا۔“ ❸

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ خیبر میں ایک صحابی نے ایک مرنے والے کو شہید کہا آپ ﷺ نے فرمایا:

”ہرگز نہیں میں نے ایک چادر کی وجہ سے جو اس نے مال غنیمت میں سے چوری کی تھی اسے جہنم میں دیکھا۔“ ❹

---

❶ بخاری۔ المظالم باب النهبى بغير اذن صاحبه 2475، مسلم۔ الايمان باب بيان نقصان الايمان بالمعاصى 57

❷ مسلم۔ الكسوف 904

❸ بخاری۔ الجهاد۔ باب القليل من الغلول 3074

❹ مسلم۔ الايمان۔ باب غلظ تحريم الغلول 114

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا اور نہ مال غنیمت میں چوری کردہ مال میں سے صدقہ قبول کرتا ہے۔'' ❶

(60)......ڈاکہ ڈالنا اور لوگوں کا مال ظلم اور باطل طریقوں سے کھانا

اگر کوئی مسلح گروہ راہ چلتے قافلوں یا لوگوں پر حملہ کرے۔ ڈاکہ ڈالے قتل وغارت گری کرے۔ لوگوں کو اغوا کرے، عورتوں کی عزتوں کو لوٹے یا دہشت گردی پھیلائے تو یہ زمین میں فساد پھیلانا، لوگوں پر ظلم کرنا اور ان کا مال باطل طریقے سے کھانا ہے؛ اس کی سزا یوں بیان فرمائی:

﴿إِنَّمَا جَزَٰٓؤُاْ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓاْ أَوْ يُصَلَّبُوٓاْ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَٰفٍ أَوْ يُنفَوْاْ مِنَ ٱلْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى ٱلدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (المائدہ: 33)

''ان کی جزا جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد مچاتے پھرتے ہیں، یہی ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا پھانسی دی جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیئے جائیں۔ یا وطن سے جلا وطن کردیے جائیں۔ یہ ان کی دنیوی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے۔''

جب کسی کے دل میں اللہ کا خوف ختم ہو جائے تو وہ طاقت کے زور پر لوگوں کے مال ودولت اور زمینوں پر قبضہ کرتا ہے۔ حالانکہ کسی کی زمین پر ناحق قبضہ کرنے کی سخت سزا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی کی ایک بالشت

---

❶ مسلم۔ الطہارہ باب وجوب الطہارہ للصلاۃ 224

زمین ظلم سے حاصل کرے گا قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔'' ❶

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو آپ نے فرمایا: ''مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے۔'' ❷

زمین کے نشانات بدل کر پڑوسی کی زمین کا کچھ حصہ اپنی زمین میں شامل کرنا:

ابو طفیل عامر بن وائلہ بیان کرتے ہیں کہ میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ ایک شخص آیا اور کہنے لگا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راز کی کیا بات بتائی۔ علی رضی اللہ عنہ اس پر غضب ناک ہوئے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے چھپا کر ہمیں کوئی راز کی بات نہیں بتائی۔ آپ نے مجھے چار باتیں بیان کیں۔ اس نے کہا اے امیر المومنین وہ کیا ہیں؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے والدین پر لعنت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور جو کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور جو زمین کے نشانات تبدیل کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔'' ❸

(61)......لوگوں پر ظلم کرنا (چاہے وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (الشوریٰ 42/42)

---

❶ بخاری۔ المظالم باب اثم من ظلم شیئا من الارض 2453، مسلم۔ المساقاۃ باب تحریم الظلم 1612

❷ بخاری۔ المظالم۔ باب الاتقاء والحذر من دعوۃ المظلوم 2448، مسلم۔ الایمان۔ باب الدعا الی الشہادتین 19

❸ مسلم۔ الاضاحی باب تحریم الذبح بغیر اللہ و لعن فاعلہ 1978

”یہ الزام صرف ان لوگوں پر ہے جو خود دوسروں پر ظلم کریں اور زمین میں ناحق فساد کرتے پھریں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا﴾ (الفرقان 25/19)

”اور تم میں سے جو بھی ظلم کرے گا ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے۔“

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا۔“ ❶

ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ پہلے ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے پھر جب اسے پکڑتا ہے تو پھر کوئی مہلت نہیں دیتا۔“ ❷

ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے ایک غلام کو کوڑے مار رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا اور فرمایا: ”اے ابومسعود! جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تم اس غلام پر قادر ہو۔ یہ سنکر خوف سے میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اسے اللہ کے لیے آزاد کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ تمہیں چھوتی۔“ ❸

ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ شام میں چند لوگوں کے پاس سے گزرے جو دھوپ میں کھڑے کیے گئے تھے۔ اور ان کے سروں پر تیل ڈالا ہوا تھا۔ انہوں نے پوچھا ان کا کیا معاملہ ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ جزیہ (کی وصولی) کے لیے انہیں عذاب دیا جا رہا ہے۔ ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

---

❶ مسلم 2578

❷ بخاری 4686، مسلم 2583

❸ مسلم۔ الایمان۔ باب صحبۃ الممالیک 1659

''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگوں کو دنیا میں عذاب دیتے رہتے ہیں۔'' پس وہ گورنر فلسطین عمیر بن سعد کے پاس گئے اور انہیں یہ حدیث سنائی۔ اس نے انہیں چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ ❶

(62)...... جانوروں پر ظلم کرنا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا۔ اس نے اسے قید کر لیا حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ پس وہ اس کی وجہ سے جہنم میں گئی نہ اس نے اسے کھلایا پلایا اور نہ اسے اس نے چھوڑا کہ وہ خود زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔'' ❷

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے کو داغا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے اس کے منہ پر داغا۔ آپ نے چہرے پر مارنے اور چہرے کو داغنے سے منع فرمایا۔'' ❸

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قریش کے چند نوجوانوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک پرندے کو پکڑا ہوا تھا اور اسے اپنے تیروں کا نشانہ بنا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہے جو روح والی چیز کو تیر اندازی کے لیے ہدف بناتا ہے۔'' ❹

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چیونٹیوں کے بل کے پاس سے گزرے جسے آگ سے جلا دیا گیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مسلم۔ البر و الصله و الاداب باب الوعید الشدید لمن عذب الناس بغیر حق 2613

❷ بخاری۔ المسا قاۃ باب فضل سقی الماء 2365، مسلم۔ السلام۔ باب تحریم قتل الهره 2242

❸ مسلم۔ اللباس۔ باب النهی عن ضرب الحیوان فی وجهه و وسمه فیه 2117

❹ بخاری 5515۔ مسلم 1958

''آگ کی سزا تو آگ کا مالک یعنی اللہ ہی دے سکتا ہے'' (ابو داود 2675)

(63)......مسلمان کو کافر کہنا یا اس پر لعنت کرنا

- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے کسی آدمی کو کافر یا اللہ کا دشمن کہہ کر پکارا۔ اگر وہ ایسا نہ ہوا تو بات کہنے والے کی طرف لوٹ جائے گی'' ❶

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مومن کو لعنت کرنا اس کے قتل کرنے کے مانند ہے۔'' ❷

ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ کسی کے گواہ بن سکیں گے اور نہ سفارشی ہوں گے۔'' ❸

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ زمین کی طرف گرتی ہے تو اس کے لیے زمین کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں چکر لگاتی ہے۔ پھر جب اس کو کوئی راستہ کسی طرف نہیں ملتا تو جس پر لعنت کی گئی ہو اس کی طرف چلی جاتی ہے۔ اگر وہ اس کا مستحق ہو تو ٹھیک ورنہ کہنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔'' ❹

---

❶ بخاری۔ الادب باب من اکفر اخاہ بغیر تاویل 6104۔ مسلم۔ الایمان۔ باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ المسلم یا کافر 60

❷ بخاری۔ الادب باب ماینھی من السباب واللعن 6047،مسلم۔ الایمان باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ 110

❸ مسلم۔ البر والصلہ والاداب باب النھی عن لعن الدواب 2598

❹ ابو داود۔ الادب۔ باب فی اللعن 4905

اس طرح ظالمانہ انداز سے کسی غیر مستحق پر لعنت بھیجنے والا خود اپنے خلاف ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کی بددعا کرتا ہے۔

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دفعہ ایک نوجوان لڑکی ایک اونٹنی پر سوار تھی۔ اس پر لوگوں کا سامان تھا۔ اس لڑکی نے اونٹنی کی رفتار تیز کرنے کے لیے اسے ڈانٹا اور کہا اے اللہ اس پر لعنت فرما۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فوراً فرمایا:

"اس اونٹنی پر جو سامان لدا ہوا ہے وہ اتار لو اور اسے چھوڑ دو۔ وہ اونٹنی ہمارے ساتھ نہ رہے جس پر لعنت کی گئی ہے۔" ❶

یہ لعنت کی ممانعت مخصوص شخص کے بارے میں ہے۔ آیات و احادیث کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ظالموں پر اور کافروں پر لعنت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے سود کھانے اور کھلانے والوں پر لعنت کی ہے، حلالہ کرنے اور کرانے والے پر لعنت ہو، جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔

کسی کو یہ کہنا کہ اللہ تجھے ہرگز نہیں معاف کرے گا:

کسی معین شخص کے بارے میں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کسی کو مایوس کرنا جائز نہیں۔

جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے جو میرے بارے میں یہ کہتا ہے کہ میں فلاں کو ہرگز نہیں بخشوں گا پس بے شک میں نے فلاں کو بخش دیا اور تیرے اعمال ضائع کر دیئے۔" ❷

(64)......احسان جتلانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

❶ مسلم۔ البر۔ باب النهي عن لعن الدواب 2596

❷ مسلم۔ البر والصلة باب النهي عن تقنيط الانسان من رحمة الله 2621

﴿یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰی کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ﴾

(البقرہ 2/264)

''اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر برباد نہ کرو۔ جس طرح وہ شخص جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ قیامت پر۔''

یعنی خیرات کر کے احسان جتلانا اور تکلیف دہ باتیں کرنا اہل ایمان کا شیوہ نہیں بلکہ منافقین اور ریاکاروں کا شیوہ ہے۔

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تین (قسم کے) آدمیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام تک نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: (۱) غرور سے تہہ بند کو گھسیٹنے والا (۲) احسان جتلانے والا جو کسی کو کوئی بھی چیز دیتا ہے تو احسان جتلاتا ہے (۳) جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔'' [1]

(65)......چغل خوری کرنا

چغل خور وہ ہوتا ہے جو لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لیے باتیں ایک دوسرے تک پہنچاتا ہے۔ یہ حسد، بغض، کینہ اور دشمنی کی آگ بھڑکانے کا بہت بڑا سبب ہے۔ اور اس کی بد ترین شکل یہ ہے کہ میاں بیوی کے آپس کے تعلقات کو بگاڑنے کے لیے شوہر کو بیوی کے خلاف اور بیوی کو شوہر کے خلاف اکسایا جائے۔

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] مسلم۔ الایمان باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار 106

"جنت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا۔" ❶

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی رحمت ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

"ان کو عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا (پھر فرمایا) کیوں نہیں وہ بڑی بات ہی ہے۔ان میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔" ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لوگوں میں سب سے شریر دورخہ شخص ہے جو ایک گروہ کے پاس ایک رخ لے کر جاتا ہے اور دوسرے گروہ کے پاس دوسرا رخ۔" ❸

(66)......غیبت

آج مسلمان کثرت سے ایک دوسرے کی غیبت کرتے ہیں۔لوگوں کے وہ عیوب جو جسم،دین،دنیا،شخصیت یا اخلاق سے متعلق ہیں دوسرے لوگوں کے سامنے بیان کرنا جن کا ذکر وہ ناپسند کرتے ہوں،غیبت کہلاتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایک بھیانک صورت سے تشبیہ دیکر ہمیں غیبت کرنے سے منع فرمایا ہے:

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ﴾ (الحجرات: 49/12)

"اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟؟یقیناً تم کو اس سے نفرت آئے گی"

---

❶ بخاری۔ الادب۔ باب مایکرہ من النمیمہ 6056، مسلم۔ الایمان باب بیان غلظ تحریم النمیمہ 105

❷ بخاری۔ الوضوء باب من الکبائر ان لا یستتر من بولہ 216۔ مسلم۔ الطھارہ باب الدلیل علی نجاسۃ البول 292

❸ بخاری کتاب المناقب 3494 مسلم۔ فضائل الصحابہ۔ باب خیار الناس 2526

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''معراج کی رات میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے بنے ہوئے تھے اور وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو غیبت کر کے لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے ہیں'' (ابو داود۔ 4878)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عورت کو اس کے خاوند سے یا غلام کو اس کے آقا سے نفرت دلانے کے لیے ان کی بدگوئی کرتا ہے۔ (ابو داؤد: 2175)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے آپ کی دوسری بیوی صفیہ رضی اللہ عنہا کے پستہ قد ہونے کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا:

''اے عائشہ! تو نے ایسی بات کہی کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو اس کا ذائقہ بھی بدل جائے۔'' ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرے۔'' عرض کی کہ اگر میرے بھائی میں وہ چیز موجود ہو جس کا میں ذکر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس میں وہ بات موجود ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے جو تو نے اس کی بابت بیان کی تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔'' ❷

اگر کسی محفل میں کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جا رہی ہو تو اس مسلمان کی عزت کا دفاع کرنا واجب اور باعث اجر ہے۔

---

❶ ابو داود۔ الادب باب فی الغیبة 4875 ❷ مسلم۔ البر باب تحریم الغیبة 2589

ابودرداؓ سے روایت ہے نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرہ سے جہنم کی آگ دور کرے گا۔'' ❶

(67)...... دھوکہ اور فریب دینا

بعض لوگ دوسروں کو دھوکہ اور فریب دے کر ناحق مال کھانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں حالانکہ یہ بڑا گناہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم میں جانے والے پانچ قسم کے لوگ ہیں:

۱۔ وہ ناتواں جن کو (بری بات سے بچنے کی) تمیز نہیں۔ جو تم میں تابعدار ہیں نہ گھربار چاہتے ہیں، نہ مال (محض بے فکر حلال وحرام سے کوئی غرض نہ رکھنے والے)۔

۲۔ وہ چور جس کو جو چیز کھلی ملی اس کو چرا لے، چاہے وہ حقیر ہی ہو۔

۳۔ وہ شخص جو تجھے تیرے گھر والوں اور تیرے مال کے بارے میں دھوکہ اور فریب دیتا ہے۔

۴۔ بخیل اور جھوٹا۔

۵۔ گالیاں دینے والا یعنی فحش بکنے والا۔ (مسلم: 2865)

(68)......لوگوں کی پوشیدہ باتوں کی ٹوہ لگانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾ (الحجرات 49/12) ''اور جاسوسی مت کرو۔''

جاسوسی کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آدمی کو دوسرے کی کسی کمزوری کا علم ہو جائے تاکہ اس کو معاشرہ میں پھیلا کر اس شخص کی بے عزتی کر سکے۔ ایسا کرنا حرام ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ ترمذی۔ البر والصلة باب ما جاء فی الذب عن عرض المسلم۔ 1931

"اگر تم مسلمانوں کے عیب تلاش کرو گے تو تم ان کے اندر بگاڑ پیدا کردو گے اور قریب ہے کہ تم ان کے اندر فساد پیدا کردو" (ابو داؤد: 4888)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص کسی قوم کی باتوں کی طرف کان لگا کر اسے سنتا ہے جبکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں یا اس سے بھاگتے ہیں قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا" ❶

(69)......نسب کا طعنہ دینا

بعض لوگ اپنی نسبی شرافت اور خاندانی وجاہت کے فریب میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ کردار کی بلندی سے محروم ہو کر خود پسندی اور غرور میں مبتلا ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کو حقیر جان کر ان کے نسب میں طعن کرتے ہیں حالانکہ نسب میں طعن کرنا کفر ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دو چیزیں لوگوں میں کفر والی ہیں۔ نسب کا طعنہ دینا اور میت پر نوحہ کرنا۔" ❷

(70)...... فالتو پانی روک لینا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تین طرح کے لوگ ہیں جنہیں قیامت میں اللہ تعالیٰ نہ دیکھے گا، نہ ان سے کلام کرے گا، نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور انہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔ پہلا وہ آدمی جو کسی امام سے بیعت کرے اور اس کی غرض دنیا ہو۔ اگر اسے مال دے تو وفاداری کرے اور اگر مال نہ دے تو بے وفائی کرے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی کو عصر کے بعد سامان بیچے اور قسم کھائے کہ مجھے اس کے اتنے (روپے)

---

❶ بخاری۔ التعبیر باب من کذب فی حلمه 7042

❷ مسلم۔ الایمان۔ باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن 67

ملتے تھے جسے خریدنے والے نے سچ سمجھا حالانکہ وہ جھوٹا تھا۔ تیسرا وہ شخص جو جنگل میں زائد پانی (مسافروں وغیرہ) سے روکے اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں اپنے فضل سے تجھے محروم کر دوں گا۔ جس طرح تو نے (لوگوں سے) ایسی زائد چیز روکی تھی جس کو تو نے نہیں بنایا تھا۔'' ❶

(71)......ناپ تول میں کمی کرنا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ ناپ تول صحیح نہیں کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کر دیں:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ٥ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ٥ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ٥﴾ (المطففين 83/1)

''بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے۔ کہ جب لوگوں سے ناپ لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب انہیں ناپ کے یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں''

اس سورت کے نازل ہونے کے بعد انہوں نے اپنی ناپ تول صحیح کر لی۔ ❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین سے فرمایا:

''جب تم پانچ چیزوں سے آزمائے جاؤ تو اللہ کی پناہ پکڑو:

۱- اگر کسی قوم میں فحاشی پھیل جائے تو اللہ تعالیٰ ان میں طاعون اور کثرت موت کو بھیج دیتا ہے۔

۲- جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو اس پر قحط سالی، سخت محنت اور حکمرانوں کا ظلم مسلط کر دیا جاتا ہے۔

۳- اور جو قوم زکوٰۃ نہیں دیتی ان پر بارش نہیں برسائی جاتی۔ اگر جانور نہ ہوں تو ان پر

---

❶ بخاری المساقاة باب من رای ان صاحب الحوض والقربه احق بمائه۔ 2369۔ مسلم۔ الایمان 108

❷ ابن ماجه۔ التجارات۔ التوفی فی الکیل والوزن۔ 2223

بالکل بارش نہ ہو۔

۴- جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کیئے گئے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیتا ہے۔

۵- جس قوم کے حکمران اللہ کی کتاب سے فیصلے نہ کریں اور اللہ کے نازل کردہ شریعت کو بدل دیں اللہ تعالیٰ ان میں محتاجی عام فرما دیتا ہے۔'' ❶

(72)......دھوکے سے مال بیچنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اناج کا ڈھیر دیکھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈالا تو انگلیوں پر تری آ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اناج کے مالک سے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ اس پر بارش کا پانی گر گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تم نے اس بھیگے اناج کو اوپر کیوں نہیں رکھا کہ لوگ دیکھ لیتے۔ جو شخص ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔'' ❷

(73)......فیصلہ کرنے کیلئے رشوت لینا

کسی صاحب حق کا حق غصب کرنے کے لیے حاکم یا جج کو رشوت دینا بہت بڑا جرم ہے۔ اس سے صاحب حق کے ساتھ نا انصافی ہوتی ہے۔ اور اس طرح معاشرے میں فساد پیدا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَأْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾

(البقرہ 2/188)

❶ ابن ماجہ۔ الفتن باب العقوبات 4019

❷ مسلم۔ الایمان 102

''اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو اور نہ حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی کا
کچھ مال ظلم وستم سے اپنا کرلیا کرو حالانکہ تم جانتے ہو۔''

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔''❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہے جو فیصلہ کرنے میں رشوت دیتا یا رشوت لیتا ہے۔(ترمذی: 1336)

یہ اللہ تعالیٰ کا بندے پر بہت بڑا انعام ہے کہ لوگوں میں اس کا اثر ورسوخ ہو یا وہ کسی اعلیٰ عہدے پر فائز ہو اس کو چاہیے کہ وہ مسلمان بھائیوں کو نفع پہنچانے کے لیے اپنا اثر ورسوخ اور منصب کو استعمال کرے لیکن سفارش کرنے کے عوض کوئی ہدیہ یا معاوضہ قبول کرنا جائز نہیں۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''جو شخص اپنے کسی بھائی کے لیے سفارش کرتا ہے اس کو اس پر کچھ ہدیہ دیا جاتا ہے اگر اس نے ہدیہ قبول کرلیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بہت بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔''❷

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رشوت دینے والا وہ شخص لعنت کا مستحق ہے جو کسی مسلمان کو تکلیف دینے کے لئے رشوت دے یا وہ حاصل کرنے کے لئے رشوت دے جس کا وہ مستحق نہیں۔ اور جو شخص اس لیے رشوت دیتا ہے کہ اسے اس کا حق مل جائے یا وہ اپنے اوپر سے ظلم کو دور کرنا چاہتا ہے تو وہ اس لعنت میں داخل نہیں۔

---

❶ ترمذی، الاحکام۔ باب ماجاء فی الراشی والمرتشی فی الحکم 1337

❷ ابوداود۔ البیوع۔ باب فی الهدیه لقضاء الحاجه 3541

(74)......ٹیکس وصول کرنا

لوگوں کے مال میں سے زبردستی ناجائز ٹیکس اور بھتہ وصول کرنا حرام ہے۔ ایسا کرنے والا سخت گناہگار ہے۔

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "غامدیہ قبیلے کی ایک عورت رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ میں ارتکاب زنا سے حاملہ ہوں مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "بچہ جننے کے بعد آنا" بچہ جننے کے بعد اسے رجم کیا گیا۔ جب لوگ اس کو پتھر مار رہے تھے تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے سر پر پتھر مارا۔ خون اڑ کر خالد رضی اللہ عنہ کے منہ پر گرا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے اسے برا بھلا کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خالد خبردار اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر محصول لینے والا ایسی توبہ کرتا تو اس کا گناہ بھی معاف ہو جاتا۔"❶

(75)......امانت میں خیانت کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ (الانفال 8/27)

"اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول کے حقوق میں خیانت مت کرو اور اپنی قابل حفاظت چیزوں میں خیانت مت کرو اور تم جانتے ہو۔"

انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اس کا ایمان نہیں جس کے اندر امانت کی پاسداری نہیں اور اس کا دین نہیں جس کے اندر عہد کی پابندی کا احساس نہیں۔"❷

---

❶ مسلم۔ الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنی 1695

❷ مسند احمد 12410-135/3

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی چار نشانیاں ہیں جس میں وہ چاروں ہوں گی وہ خالص منافق ہے۔ جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی ایک حصلت ہے:

1- بات کہے تو جھوٹ بولے۔

2- وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

3- امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

4- جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے۔'' ❶

یہ اسلام کی عظمت ہے کہ اس نے برے اخلاق اور گھٹیا عادات جیسے جھوٹ، وعدہ خلافی اور خیانت سے بچنے کا حکم دیا اور ان کی صفات کو منافقین کی صفات قرار دیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے تمہارے پاس امانت رکھی تم اس کے مالک کو امانت مکمل ادا کرو۔ اور جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہے تم اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کرو۔''

(ابو داود 3535)

امانت میں مستعار مانگی ہوئی چیزیں بھی شامل ہیں۔ انہیں اپنے مالک کے پاس جوں کا توں لوٹانا چاہیے۔ اس طرح لوگوں کے راز بھی امانت ہیں۔ معلم، استاد اور ملازمین کی ذمہ داریاں، طالب علم کی پڑھائی کی ذمہ داریاں بھی امانت ہیں۔ ان کو کما حقہ ادا کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن اور نبی رحمت ﷺ کا فرمان بھی امانت ہے۔ اس کے بارے میں بھی سوال ہوگا کہ ہم نے ان پر کتنا عمل کیا؟

(76)...... کثرت سے جھوٹ بولنا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

---

❶ بخاری۔ الایمان۔ باب علامة المنافق 34 مسلم۔ الایمان باب خصال المنافق 58

''سچائی اختیار کرو۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے انسان برابر سچ بولتا اور سچائی تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ اور گناہ جہنم میں لے جاتا ہے۔ انسان ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ کی تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔'' ❶

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک طویل خواب بیان کیا (انبیا علیہم السلام کا خواب بھی وحی کی ایک قسم ہے) اس خواب میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے دیکھا کہ ایک آدمی بیٹھا ہے اور ایک آدمی کھڑا ہے۔ جس کے ہاتھ میں لوہے کی ایک درانتی ہے۔ وہ اس درانتی سے بیٹھے ہوئے شخص کے جبڑے نتھنے اور آنکھ کو چیرتا ہے یہاں تک کہ درانتی اس کی گدی تک پہنچ جاتی ہے اس کے بعد دوسرے جبڑے کے ساتھ وہ ایسا کرتا ہے۔ اتنی دیر میں اس کا پہلا جبڑا ٹھیک ہو جاتا ہے پھر وہ دوبارہ پہلے جبڑے کو چیرتا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ جھوٹ بولتا تھا، جھوٹی باتیں بیان کرتا تھا اور جھوٹی باتیں اس سے نقل کی جاتی تھیں۔ یہاں تک کہ اطراف عالم میں پھیل جاتی تھیں۔ اس کے ساتھ قیامت تک ایسا ہی ہوگا۔'' ❷

سنی سنائی بات آگے بیان کرنا:

جھوٹ صرف یہ نہیں کہ آدمی غلط بیانی کرے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی جھوٹ قرار دیا کہ آدمی بغیر تحقیق کیے ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ کسی انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے'' (مسلم۔ المقدمہ 5)

ہنسنے ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا:

ہنسنے ہنسانے کے لیے یعنی تفریحاً جھوٹ بولنا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ناپسند تھا۔

---

❶ بخاری۔ الادب۔ باب قول اللہ: ﴿یا یہا الذین امنوا اتقوا اللہ﴾ 6094. مسلم۔ البر والصلۃ الاداب باب قبح الکذب وحسن الصدق 2607

❷ بخاری۔ التعبیر۔ باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح 7047

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تباہی اور بربادی ہے اس شخص کے لیے جو جھوٹ بولتا ہے کہ وہ لوگوں کو ہنسائے، بربادی ہے اس کے لیے، تباہی اور بربادی ہے اس کے لیے۔''❶

جھوٹا خواب بیان کرنا:

بعض لوگ عوام میں شہرت اور برتری کے لیے جھوٹے خواب بیان کرتے ہیں اسطرح وہ لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ کوئی اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے یا ایسا خواب دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس نے نہ دیکھا ہو یا رسول اللہ کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے نہ فرمائی ہو'' (بخاری 3509)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا تو قیامت کے دن اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور یہ ہرگز نہیں کر سکے گا۔''❷

(77)......سودی لین دین کرنا

سودی نظام انسان کو خود غرض اور مفاد پرست بنا دیتا ہے۔ وہ ہر وقت مال بڑھانے اور اسے گن گن کر رکھنے میں منہمک ہو جاتا ہے۔ سخاوت، رحم دلی اور صلہ رحمی جیسی اچھی صفات انسان میں سے ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے سود خوروں کو شدید ترین الفاظ میں تنبیہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

❶ ابو داود۔ الادب۔ باب فی التشدید فی الکذب 4990

❷ بخاری۔ کتاب التعبیر باب من کذب فی حلمہ 7042

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ○ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ﴾

(البقرہ 2/278)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو۔ اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔''

سود خور کا برا انجام اللہ تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○﴾

(البقرہ 2/275)

''جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچے اور آئندہ وہ سود خوری سے باز آجائے تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا سو کھا چکا۔ اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جو اس کے حکم کے بعد پھر اسی حرکت کا اعادہ کرے وہ جہنمی ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔''

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آج رات میں نے خواب میں دیکھا۔ دو آدمی میرے پاس آئے اور ہم چلے یہاں تک کہ ایک دریا پر پہنچے جس کا پانی خون جیسا سرخ تھا۔ نہر کے کنارے پر ایک آدمی کھڑا تھا۔ اور دوسرا آدمی نہر کے درمیان میں تھا۔ نہر کے کنارے والے آدمی کے پاس بہت سے پتھر تھے اور وہ نہر کے اندر موجود آدمی کی طرف متوجہ تھا۔ جب وہ نہر سے نکلنے کی کوشش کرتا وہ آدمی اس کے منہ میں پتھر پھینکتا (پتھر اس کا لقمہ بن جاتا) اور وہ واپس نہر میں اپنی جگہ پر لوٹ جاتا۔ پس جب بھی وہ نکلنے کے لیے نہر کے کنارے آتا وہ اس کے منہ پر اسی طرح پتھر

مارتا اور وہ نہر میں لوٹ جاتا۔ میں نے پوچھا کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟ تو اس آدمی نے کہا کہ نہر میں موجود شخص سود خور تھا۔"❶

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت کی ہے"❷

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کو لکھنے والے اور اس کا گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں"

(مسلم 1598)

اس حدیث کی بناء پر سودی کاروبار میں بطور کلرک کام کرنا یا سودی لین دین کی تصحیح وترتیب بلکہ کسی بھی انداز میں معاون اور مددگار بننا حرام ہے۔ ایسے سودی اداروں کو اپنی بلڈنگ کرایہ پر دینا بھی جائز نہیں کیونکہ یہ بھی تعاون کی ایک شکل ہے اور اسی طرح سودی پیسے سے کسی قسم کا استفادہ کرنا حرام ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "سود کے ستر گناہ ہیں اور سب سے چھوٹا گناہ آدمی کا اپنی ماں سے نکاح کرنے کے برابر ہے"❸

اللہ تعالیٰ ہر مومن کے دل میں سود کی قباحت اور برائی کا احساس پیدا فرمائے اور اسے توفیق دے کہ وہ سودی بنکوں سے شدید ضرورت کے بغیر لین دین نہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سودی معاملات سے پاک اسلامی بنک کے اجراء کی توفیق دے (آمین)

(78)......شراب پینا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ بخاری۔ البیوع۔ باب اکل الربا 2085

❷ مسلم۔ المساقاۃ۔ باب لعن اکل الربا 1597

❸ ابن ماجہ۔ التجارات۔ باب التغلیظ فی الربا۔ 2274

''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔ جو شخص دنیا میں شراب پیتا رہتا ہے اور بغیر توبہ کے مر جائے وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔''❶

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نشہ آور چیزیں استعمال کرنے والوں کے لیے اللہ نے عہد کر رکھا ہے کہ انہیں طینۃ الخبال پلائے گا۔'' عرض کی گئی کہ طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا: ''جہنمیوں کا پسینہ یا ان کے جسم سے خارج ہونے والا گندہ مواد یعنی خون اور پیپ وغیرہ''

(مسلم۔ 2002)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے شراب پی اور اس کو اس سے نشہ ہوا اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کرتا۔ اگر وہ اس حالت میں مر جائے تو آگ میں داخل ہوگا۔ اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔''❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے شراب کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے بیچنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے نچوڑنے والے پر، جس کے لیے نچوڑی جائے اس پر، اس کے اٹھانے والے پر، جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے اس پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر لعنت کی ہے''❸

جب ہر نشہ آور چیز حرام ہے تو ثقیل نشہ کی چیزیں مثلاً بھنگ، چرس، افیون، ہیروئن، کوکین اور نشہ آور انجکشن بھی حرام ہیں اور ان کا انجام بھی بدترین ہوگا۔

---

❶ بخاری۔ الاشربہ۔ قول اللہ انما الخمر و المیسر والانصاب 5575، مسلم : الاشربہ۔ بیان ان کل مسکر خمر 2003

❷ ابن ماجہ : 3377 النسائی : 5670

❸ ابوداود۔ الاشربہ باب العصیر للخمر 3674

(79)...... جوا کھیلنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ﴾

(البقرہ 219)

''لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے''

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ٥ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ٥﴾

(المائدۃ: 91-5/90)

''اے ایمان والو! بے شک شراب، جوا، استھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں۔ ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو۔ شیطان تو یوں چاہتا ہے شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض ڈال دے اور اللہ کی یاد اور نماز سے تم کو غافل کر دے سو کیا تم اب (شراب اور جوئے سے) باز آ جاؤ گے؟''

اللہ تعالیٰ نے شراب کے ساتھ جوئے کو بھی حرام کیا اور اسے بڑا گناہ بتایا۔ جوے کی ایک شکل شرط بازی ہے۔ یعنی کسی چیز کے بارے میں دو آدمی اختلاف کریں اور پھر یہ طے ہو کہ اگر یہ معاملہ اس طرح ہوا جس طرح میں کہہ رہا ہوں تو تم مجھے اتنے پیسے دینا اور اگر اس طرح نہ ہوا جیسے میں کہہ رہا ہوں تو میں تمہیں اتنے پیسے دوں گا یہ شرط بازی بھی جوا ہے اور حرام ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اپنے دوست کو کہے آؤ جوا کھیلیں تو اسے چاہیے کہ وہ (بطور کفارہ) صدقہ کرے۔" ❶

جب صرف جوابازی کی دعوت دینے پر صدقہ کرنے کا حکم ہے تو جو شخص عملاً جوا کھیلے تو اس کے گناہگار ہونے میں کیا شک ہے؟

(80)......زنا کرنا

عزت اور نسل کی حفاظت شریعت کے اہم مقاصد میں سے ہیں۔ اسی لیے شریعت نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا﴾

(بنی اسرائیل 17/32)

"اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا۔ کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔"

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾

(النور 24/2)

"زنا کار عورت و مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہ کھانا چاہیے اگر تمہارا اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب کوئی بندہ زنا میں مشغول ہوتا ہے تو اس کا ایمان نکل کر اس کے سر پر سائبان کی طرح معلق ہو جاتا ہے۔ جب وہ باز آجاتا ہے تو ایمان اس میں لوٹ

---

❶ بخاری: 4860 مسلم: 1647

آتا ہے۔"❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہ کرے گا، نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا، نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے:

1- بوڑھا زانی

2- جھوٹا بادشاہ

3- مغرور فقیر۔"❷

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طویل خواب بیان فرمایا ہے۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کاروں کو دیکھا جو ایک تنور میں تھے۔ جس کا سینہ تنگ اور پیندا چوڑا تھا۔ تنور میں بڑا شور ہو رہا تھا۔ چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جب آگ بھڑکتی تو وہ اوپر اٹھ جاتے یہاں تک کہ نکلنے کے قریب ہو جاتے جب آگ ہلکی ہوتی تو واپس گڑھے کی تہہ میں لوٹ جاتے تھے۔ (بخاری۔ 7047)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "ان کے ماموں کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے پاس بھیجا جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کیا تھا کہ اسے قتل کر دو اور اس کا مال چھین لو"❸

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مجاہدین کی عورتوں کی عزت پیچھے رہ جانے والوں پر ایسی ہے جیسے ان کی اپنی ماؤں کی عزت۔ جو شخص مجاہدین میں سے کسی کے گھر والوں کا جانشین بنا پھر اس

---

❶ ابو داود۔ السنہ۔ باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ 4690۔ ترمذی۔ 2625

❷ مسلم۔ الایمان۔ غلظ تحریم اسبال الازار 107

❸ ابو داود۔ الحدود باب فی الرجل یزنی بحریمہ۔ 4457

نے خیانت کی تو قیامت کے دن وہ مجاہد کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اور وہ اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہے گا لے لے گا یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے گا۔'' پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا خیال ہے؟ (کیا وہ اس کے پاس کوئی نیکی چھوڑے گا؟) ❶

اسلام نے مختلف احکامات کے ذریعے زنا تک پہنچانے والے تمام اسباب اور راستوں کو بھی بند کر دیا ہے:

1۔ اللہ تعالیٰ نے غیر محرم عورت کی طرف قصداً دیکھنا حرام کیا۔ فرمایا:

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ﴾ (النور: 24/30)

''مسلمان مردوں سے کہو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں''۔

اسی طرح عورت کا کسی غیر مرد کو شہوت کی نگاہ سے دیکھنا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ (النور: 24/31)

''اور آپ مسلمان عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آنکھ کا زنا (حرام چیزوں کو) دیکھنا ہے'' ❷

---

❶ مسلم۔ الامارۃ۔ باب حرمۃ نسا المجاھدین 1897

❷ بخاری 6243، مسلم 2657

2۔ غیر محرم عورت سے تنہائی میں ملنا شیطان کا وہ ہتھیار ہے جس کے ذریعے وہ لوگوں کو زنا میں مبتلا کرتا ہے۔اس لیے اسلام نے غیر محرم عورت سے تنہائی میں ملنے سے منع فرما دیا۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم عورتوں کے پاس (تنہائی میں) جانے سے بچو۔'' ایک انصاری صحابی نے پوچھا کہ دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیور موت ہے''❶

لہٰذا گھر، حجرے، یا گاڑی میں کسی غیر محرم عورت مثلاً بھابھی یا نوکرانی کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا جائز نہیں۔

3۔ عورت کا خوشبو لگا کر گھر سے نکلنا حرام ہے۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو عورت خوشبو لگا کر کسی قوم کے پاس سے گزرے وہ زانیہ ہے۔''❷

4۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔'' ایک صحابی نے کہا کہ میری بیوی حج کے لیے چلی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا ہوا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اپنی بیوی کے ساتھ حج کر''❸

5۔ غیر محرم عورتوں سے مصافحہ کرنا بری عادت اور جاہلانہ معاشرتی تقلید کا حصہ ہے۔کیونکہ غیر محرم عورت کا چھونا ہاتھ کا زنا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور ہاتھ کا زنا حرام چیزوں کا پکڑنا ہے''❹

6۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ (الاحزاب 33/59)

---

❶ بخاری: 5232. مسلم: 2172
❷ ترمذی۔ الادب 2786
❸ بخاری 1862 مسلم 1341
❹ مسلم: 2657

"اے نبی اپنی بیویوں سے، اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں۔"

آج مسلمانوں میں طرح طرح کے ڈیزائن اور فیشن ایبل لباس عام ہیں۔ جو چھوٹے، تنگ اور باریک ہیں۔ جنہیں محرم لوگوں کے سامنے پہننا بھی جائز نہیں کیونکہ ان کے پہننے سے ستر کا کچھ حصہ ننگا ہو جاتا ہے۔ ایسا لباس حرام ہونے کے علاوہ اس میں کفار کی مشابہت بھی ہے۔ بعض کپڑوں پر فنکاروں، گلوکاروں یا جاندار چیزوں کی تصویریں بنی ہوتی ہیں جو شرعی طور پر حرام ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو قسم کے جہنمی میں نے نہیں دیکھے (یعنی وہ بعد میں پیدا ہوں گے):

۱۔ وہ ظالم لوگ جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے جو لوگوں پر (ظلم وستم کرتے ہوئے) ماریں گے۔

۲۔ ایسی عورتیں جو لباس پہنے ہوئے ہوں گی مگر (بے پردگی اور زیب وزینت کے اظہار کی بنا پر) برہنہ ہوں گی۔ (اپنی چال ڈھال اور ناز و ادا سے) لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی۔ ان کے سر (بالوں کے مختلف سٹائلوں کی وجہ سے) اونٹ کی جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے۔ ایسی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی نہ پائیں گی۔ (مسلم 2128)

(81)......قوم لوط والا کام کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ○ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ﴾ (العنکبوت 29/28)

"اور لوط کا بھی ذکر کرو جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم تو اس بدکاری پر

اتر آئے ہو جسے تم سے پہلے دنیا بھر میں کسی نے نہیں کیا۔ کیا تم مردوں کے پاس بدفعلی کے لیے آتے ہو؟''

اس بدکاری کا ارتکاب لوط علیہ السلام کی قوم نے ہی سب سے پہلے کیا۔ اس قوم کا انجام یوں بیان فرمایا:

﴿فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ﴾ (هود 11/82)

''پھر جب ہمارا حکم آپہنچا ہم نے اس بستی کے اوپر کا حصہ نیچے (یعنی تل پٹ) کر دیا اور ان پر کنکریلے پتھر برسائے جو تہ بہ تہ تھے۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم کسی کو لوط علیہ السلام کی قوم والا عمل (مرد کا مرد سے بدفعلی) کرتے دیکھو تو فاعل (کرنے والا) اور مفعول (کروانے والا) دونوں کو قتل کر دو۔''[1]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سب سے بڑھ کر اپنی امت پر مجھے جس چیز کا خوف ہے وہ قومِ لوط جیسا عمل کرنا ہے۔''[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی اس پر لعنت ہے جو شخص قومِ لوط جیسا عمل کرے۔ اللہ کی اس پر لعنت ہے جو شخص قومِ لوط جیسا عمل کرے۔ اللہ کی اس پر لعنت ہے جو شخص قومِ لوط جیسا عمل کرے۔[3]

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت

---

[1] ابو داود۔ الحدود۔ باب فی من عمل عمل قوم لوط۔ 4462 ترمذی۔ 1456)

[2] ترمذی: 1482 ابن ماجہ: 2563

[3] مسند احمد: 317/1 صحیح الجامع 5891

کے ساتھ اس کی دبر میں بدفعلی کرے۔" (ترمذی: 1165)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ملعون ہے وہ شخص جس نے اپنی بیوی کی دبر میں بدفعلی کی۔" (ابو داؤد: 2162)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا اور جو اس نے کہا اس نے اس کی تصدیق کی یا اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں یا اس کی دبر میں صحبت کی تو اس نے اس دین سے برأت کر دی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔" (ابو داؤد: 3904)

(82)......دیوث

دیوث اس کو کہتے ہیں جو جانتا ہو کہ اس کا گھرانہ زنا جیسے برے کام میں ملوث ہے۔ یا زنا کی طرف لے جانے والے اسباب میں ملوث ہے جیسے بے پردگی، اختلاط مرد وزن وغیرہ اس کے باوجود اس کو اچھا سمجھے یا خاموش رہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا:

1- ماں باپ کا نافرمان۔

2- مردانہ طور طریقوں والی عورت۔

3- دیوث۔

اور تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے:

1- ماں باپ کے نافرمان

2- ہمیشہ شراب پینے والے

3- مدد کرنے کے بعد احسان جتلانے والے۔" [1]

---

[1] نسائی۔ الزکاۃ باب المنان بما اعطیٰ 2563

دیوث (یعنی وہ بے غیرت جو اہل خانہ میں فحاشی یا اس کی طرف لے جانے والی باتوں کو برداشت کرتا ہو) آج ہمارے زمانے میں بکثرت موجود ہیں۔ لوگ گھر کی کسی عورت کو اجنبی مرد کے ساتھ تنہائی اور خلوت میں دیکھ کر خاموش رہتے ہیں۔ بلکہ اجنبی مرد سے بیٹی یا بیوی کی عشقیہ گفتگو سن کر بھی چشم پوشی کرتے ہیں۔ یہ بے غیرتی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب وہ بے حیائی پھیلانے والے میگزین اور فلمیں گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھتا ہے۔

(83)......شلوار کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا

بغیر تکبر کے تہہ بند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا بھی حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر جہنم کی وعید سنائی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو تہہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکے وہ جہنم میں ہے۔''[1]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''مومن کا تہہ بند آدھی پنڈلی تک ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور آدھی پنڈلی سے ٹخنے تک میں حرج نہیں۔ اور جو ٹخنے سے کپڑا نیچے ہے وہ آگ میں ہے اور جس نے فخر سے کپڑا گھسیٹا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے نہیں دیکھے گا۔''[2]

اس حدیث میں آپ نے دو مختلف عمل اور دونوں عملوں کی مختلف سزائیں بیان فرمائیں۔ لہٰذا وہ لوگ جو اپنی شلوار یا کپڑا نیچے لٹکاتے ہیں اور پوچھنے پر یہ دلیل دیتے ہیں کہ ہم نے تکبر کی نیت سے نہیں لٹکایا تو اس حدیث کی روشنی میں ہم اس کو یہ جواب دیں گے تکبر سے کپڑا گھسیٹنے پر وعید مختلف ہے اور ٹخنے سے کپڑا نیچے رکھنے کی وعید مختلف ہے۔ لہٰذا یہ دونوں عمل حرام ہیں اور بہت بڑے گناہ ہیں۔

---

[1] بخاری۔ اللباس۔ ما اسفل فی الکعبین فھو فی النار 5787

[2] ابو داود۔ اللباس باب فی قدر موضع الازار 4093

البتہ تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے کی سزا زیادہ سخت ہے کیونکہ اس نے دو حرام کاموں کو جمع کیا۔ ایک تکبر اور دوسرا کپڑے کو ٹخنوں سے نیچا لٹکانا۔ عورتوں کو ایک بالشت اور زیادہ سے زیادہ ایک ہاتھ برابر کپڑا لٹکانے کی اجازت ہے تاکہ ان کے پاؤں ننگے ہونے کا خطرہ نہ ہو لیکن شادی بیاہ کے موقعوں پر جو دلہن اپنے کپڑے کئی کئی میٹر نیچے لٹکا کر چلتی ہیں یہ حد سے زیادہ لٹکانا ناجائز ہے کیونکہ اس میں اسراف بھی ہے اور غیر مسلموں کی مشابہت بھی۔

(84)......جنس مخالف کی مشابہت کرنا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں اور ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں لعنت فرمائی ہے۔'' ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت پر جو مردوں کا لباس پہنتی ہے اور ایسے مردوں پر جو عورتوں کا لباس پہنتے ہیں لعنت فرمائی ہے۔'' ❷

یہ مشابہت چاہے حرکات وسکنات اور چال وچلن سے ہو جیسے مرد کا اپنے جسم کی شکل وصورت اور انداز گفتگو سے عورتوں کی مشابہت کرنا یا لباس میں مثلاً وہ ریشم اور سونا استعمال کرے، یا لمبے لمبے بالوں میں اللہ تعالیٰ کی لعنت کا سبب ہیں یا عورت مردوں کی طرح عمامہ باندھے ان جیسی گفتگو کا انداز اختیار کرے تو اس پر بھی اللہ کی لعنت ہے۔ اگر شرعی نصوص میں کسی کام کو موجب لعنت قرار دیا گیا ہو تو یہ اس کام کے حرام اور کبیرہ گناہ ہونے کی واضح دلیل ہے۔

(85)......جعلی حسن پیدا کرنا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری۔ اللباس۔ باب المتشبھون بالنساء و المتشبھات بالرجال 5885

❷ ابو داود: اللباس، باب: فی لباس النساء 4098

"اللہ تعالیٰ کی لعنت ان عورتوں پر جو اپنے حسن کے لیے رنگ گوندھیں اور رنگ گوندھوائیں، پلکوں کے بال اکھیڑیں یا اکھڑ وائیں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان فاصلہ کریں (یہ کام) ان عورتوں کا شیوہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنا چاہتی ہیں" ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ کی لعنت ہے اضافی بال لگوانے اور لگانے والی پر، اور (خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے) جسم پر رنگ بھرنے اور بھروانے والی پر" ❷

(بخاری۔ 5933)

(86)...... حلالہ کرنا یا حلالہ کروانا

جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے پھر تین ماہ کے اندر اس سے رجوع کرے یا تین ماہ کے بعد نکاح کرے اور پھر دوبارہ طلاق دے دے اور رجوع کرے اور پھر تیسری بار طلاق دے دے، تو وہ اس سے رجوع نہیں کرسکتا۔ سوائے اس کے کہ وہ عورت کہیں دوسرا نکاح کرے۔ پھرہ مرد اس سے صحبت کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ﴾ (البقرہ 2/230)

"وہ اس مرد کے لیے حلال نہیں جب تک وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے"

نکاح سے وہ شرعی نکاح مراد ہے جس میں مرد ہمیشہ کے لیے بیوی کے ساتھ آباد ہونے کی نیت سے نکاح کرتا ہے پھر اگر اتفاق سے وہ دوسرا خاوند مر جائے یا طلاق دے دے۔ تو پھر پہلے خاوند سے نیا نکاح ہوسکتا ہے۔

---

❶ بخاری۔ اللباس باب المتفلجات للحسن 5931. مسلم: اللباس والزینہ۔ باب تحریم فعل الواصلة 2125

بعض لوگ اس مطلقہ عورت سے عارضی مقررہ مدت کے لیے صرف اس غرض سے نکاح کرتے ہیں کہ طلاق دلوا کر وہ پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کر سکے۔ اس کو حلالہ کہتے ہیں۔ ایسا نکاح باطل ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔''❶

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں بتاؤں کہ کرائے کا سانڈ کیا ہوتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ ضرور بتلایئے! آپ نے فرمایا: وہ حلالہ کرنے والا ہوتا ہے۔ اللہ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے اس پر لعنت کی ہے۔''❷

(87)......مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ (النور۔ 24/19)

''جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔''

اس آیت میں ان لوگوں کے لیے زبردست سبق ہے جو مسلمان معاشرے میں اخبارات، ریڈیو اور انٹرنیٹ کے ذریعے بے حیائی پھیلا رہے ہیں اور گھر گھر اسے پہنچا رہے ہیں اللہ کے ہاں کتنے بڑے مجرم ہوں گے۔ ان اداروں اور دوکانوں میں کام کرنے والے ملازمین کیوں کر فحاشی پھیلانے کے جرم سے بری الذمہ قرار پائیں گے؟ اپنے گھروں میں

---

❶ ترمذی۔ النکاح۔ باب ماجاء فی المحل و المحلل لہ، 1119

❷ ابن ماجہ: 1936

ٹی وی، ڈشیں اور فلموں کی کیسٹیں لا کر رکھنے والے اور ان کے ذریعے اپنی اولاد میں فحاشی پھیلانے والے فکر کریں۔کل جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری ہوگی تو ان کا کیا انجام ہوگا۔ اور یہ آخرت کا دردناک عذاب کیسے برداشت کریں گے؟؟!!

(88)......میت پر نوحہ کرنا

کسی کی وفات پر دل کا غمگین ہونا اور آنکھوں کا آنسو بہانا ایک فطری عمل ہے۔رسول اللہ ﷺ کی گود میں آپ کے نواسہ کا انتقال ہوا تو آپ کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہوگئے اور آپ نے فرمایا کہ یہ جذبہ شفقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں ہی پر رحمت فرماتا ہے۔ (1)

لیکن بعض عورتیں کسی عزیز کی وفات پر بلند آواز سے چیخ و پکار کرتی ہیں،اپنے چہروں پر تھپڑ مارتی ہیں۔اپنا گریبان اور کپڑے پھاڑتی ہیں بین کر کے اپنے بال نوچتی ہیں۔رو رو کر میت کی خوبیاں بیان کرتی ہیں۔حالانکہ یہ سب بے صبری کی علامات ہیں۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میت پر نوحہ کرتے ہوئے اپنے چہرے کو نوچنے والی،گریبان چاک کرنے والی اور اپنے خلاف مصیبت،ہلاکت اور بربادی کی بددعا کرنے والی عورت پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ (2)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وہ ہم میں سے نہیں ہے جو رخسار پیٹے،گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی پکار پکارے (یعنی نوحہ اور واویلا کرے)'' (3)

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(1) بخاری: 1284، مسلم: 923

(2) ابن ماجہ،الجنائز 1585

(3) بخاری۔ الجنائز باب لیس منا من شق الجیوب۔ 1294۔ مسلم: الایمان، باب: تحریم ضرب الخدود۔ 103

"اگر نوحہ کرنے والی عورت مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس پر گندھک کا کرتا اور خارش کی اوڑھنی ہوگی" ❶

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں بیزار ہوں اس سے جو (موت کی مصیبت میں) سر کے بال نوچے، چلا کر روئے اور اپنے کپڑے پھاڑے۔" ❷

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نوحہ کرنے کی وجہ سے میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے"۔ ❸

آج لوگوں میں تعزیت کا جو طریقہ رائج ہے کہ ایک مکان میں سب لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور میت کے گھر کھانا کھاتے ہیں سلف صالحین میں یہ طریقہ رائج نہیں تھا۔ لہٰذا یہ سب بدعات ہیں۔ جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میت کو دفن کرنے کے بعد میت والوں کے ہاں اکٹھے ہونے اور کھانا تیار کرنے کو ہم نوحہ میں شمار کرتے ہیں۔ ❹

(89)......تصویر سازی

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بیشک تصویر بنانے والے کو قیامت کے دن سخت عذاب دیا جائے گا" ❺

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مسلم۔ الجنائز۔ باب التشدید فی النیاحة 934

❷ بخاری۔ الجنائز باب ما ینھی من الحلق عند المصیبة 1296. مسلم: الایمان، باب: تحریم ضرب الخدود وشق الجیوب۔ 104

❸ بخاری: 1292، مسلم: 927

❹ ابن ماجه الجنائز۔ باب ما جاء فی النھی عن الاجتماع الی اھل المیت 1612

❺ بخاری اللباس باب عذاب المصورین 5950. مسلم: اللباس والزینة باب تحریم تصویر صورة الحیوان 2109

''قیامت کے دن تصویر بنانے والے کو عذاب دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ تم نے جو تصویریں بنائی تھیں۔ ان کو زندہ کرو۔'' ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک باریک پردہ دروازے پر لٹکا رکھا تھا۔ جس پر تصویریں تھیں۔ جب آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو پھاڑ دیا۔

آپ ﷺ کا چہرہ (غصہ سے) متغیر ہو گیا اور فرمایا: ''اے عائشہ! قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر ہم نے اس کو پھاڑ کر ایک یا دو تکیے بنائے۔ ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن بلند ہو گی جسکی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی۔ دو کان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور بولنے والی زبان ہو گی اور وہ کہے گی میں تین قسم کے لوگوں پر مامور ہوں: (1) ظالم اور سرکش لوگوں پر (2) ان لوگوں پر جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی پکارتے تھے (3) تصویر سازی کرنے والوں پر۔'' ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو میری طرح تصویر سازی کرتا ہے۔ وہ ایک دانہ جو یا رائی کا پیدا کر کے دکھائے۔'' ❹

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ بخاری 5951 مسلم 2108

❷ بخاری۔ 5957 مسلم۔ 2107

❸ ترمذی۔ صفة جهنم۔ باب ماجاء في صفة النار۔ 2574

❹ بخاری: 5953۔ مسلم: 2111

"فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جن میں کتا یا تصویر ہو۔"❶

آج تصویروں کے عام ہونے سے خصوصا رسالوں اور میگزینوں میں فنکاروں اور عورتوں کی تصاویر سے جنسی اشتعال اور خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لیے گھروں میں ایسی تصویریں نہیں ہونی چاہئیں۔ پھر تصویروں کو فریموں میں محفوظ کر کے آویزاں کرنا زیادہ گناہ ہے۔ اسی طرح گھروں میں ڈیکوریشن کے لیے مجسمے اور مورتیاں لگانا زیادہ گناہ کا سبب ہیں۔

(90)...... بیت اللہ کی حرمت کو پامال کرنا

بیت اللہ روئے زمین پر اللہ کا سب سے پہلا گھر ہے فرمایا:

﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ۝ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾

(آل عمران 3/97،96)

"اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے جو تمام دنیا کے لیے برکت و ہدایت والا ہے۔ جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں۔ اس میں جو آ جائے امن والا ہو جاتا ہے۔"

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ خون کے پیاسے بھی حدود مکہ میں ایک دوسرے پر ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔ سورۂ قریش میں اس امن اور سکون کا تذکرہ ہے جو اہل مکہ کو حاصل تھا۔ اس جلیل القدر شہر اور پھر بیت اللہ میں جو شخص بھی الحاد کرے یہ الحاد کفر و شرک کا ہو یا دنگا فساد اور قتل و غارت کا۔ اس کے لیے دردناک عذاب ہے:

﴿وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾

(الحج 22/25)

"جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔"

---

❶ بخاری۔ اللباس۔ لاتدخل الملائکة بیتا فیه صورہ 5960

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا:

''جس روز اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اسی روز شہر مکہ کو حرمت والا قرار دیا لہٰذا قیامت تک اللہ کے اس حکم کی وجہ سے وہ حرمت والا ہی رہے گا مجھ سے پہلے یہاں کسی کے لیے جنگ حلال نہ تھی اور مجھے بھی مخصوص ساعت میں اجازت ملی ہے لہٰذا یہ اللہ کی طرف سے حرام قرار دینے کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرام ہے'' [1]

(91)......میدان جہاد سے فرار

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾

(الانفال 8/16)

''اور جو شخص ان سے اس موقع پر (میدان جہاد میں) پشت پھیرے گا مگر ہاں جو لڑائی کے لیے پینترا بدلتا ہو یا جو اپنی جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہو وہ مستثنیٰ ہے باقی اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے غضب میں آجائے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا وہ بہت ہی بری جگہ ہے''

میدان جہاد سے کسی جنگی مصلحت اور حقیقی ضرورت کے تحت پیچھے ہٹنا قطعاً جرم نہیں مثلاً دشمن کو چکر دینے کے لیے جنگی چال کے طور پر یا دشمن کی فوج بہت زیادہ ہو اور مقابلہ ناممکن ہو تو پوری فوج کی جان کو بچانے کے لیے۔ لیکن اگر کوئی بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان جنگ سے فرار ہوتا ہے تو یقیناً یہ بہت بڑا جرم ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے لکھ دیا کہ اگر دو سو کفار کے بدلے میں ایک سو مسلمان ہوں تو وہ میدانِ جنگ سے فرار

---

[1] بخاری: 1587۔ مسلم: الحج، باب: تحریم مکة وصیدھا: 1353۔

نہ ہوں۔ (بخاری: 4652)

اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے سات ہلاک کر دینے والے گناہوں میں شامل کیا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو۔'' عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (۲) جادو (۳) ناحق کسی کو قتل کرنا (۴) سود کھانا (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) میدان جنگ سے بھاگ جانا (۷) نیک مومن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔'' ❶

(92)...... پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی رحمت ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔'' ❷

آج کل کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والوں کے لیے دیواروں میں نصب مخصوص پیالہ نما لیٹرینیں بنائی گئی ہیں جو بے پردہ ہوتی ہیں۔ اور لوگ صحیح طریقہ سے پاکی صفائی کیے بغیر اپنا ستر بند کر لیتے ہیں۔ مٹی کے ڈھیلے یا پانی کا استعمال بھی نہیں کرتے۔ اور بعض جان بوجھ کر ایسی جگہ پیشاب کرتے ہیں جہاں پیشاب کے چھینٹے لوٹ کر جسم اور کپڑوں کو ناپاک کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اکثر قبر کا عذاب پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' (ابن ماجہ 348)

---

❶ بخاری: الوصایا، باب: قول اللہ تعالیٰ: ﴿ان الذین یاکلون اموال الیتامی﴾ 2766. مسلم: الایمان، باب: بیان الکبائر۔ 89

❷ بخاری: 216. مسلم: 292

(93)......سونے اور چاندی کے برتن میں کھانا پینا اور مردوں کے لیے سونا اور ریشم پہننا

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ انڈیل رہا ہے“ ❶

حرمت کا یہ حکم برتنوں اور کھانے میں استعمال ہونے والے تمام قسم کے چمچوں، چھریوں، کانٹوں، ہڈشوں اور پلیٹوں میں شامل ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دنیا میں وہی شخص ریشم پہنتا ہے۔ جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔“ ❷

آج کل مارکیٹ میں مردوں کے لیے سونے کی گھڑیاں، عینکیں، بٹن، زنجیریں اور انگوٹھیاں فروخت ہو رہی ہیں جو کہ مردوں پر حرام ہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے کھینچ کر پھینک دیا اور فرمایا:

”تم میں سے کوئی دیدہ ودانستہ آگ کے انگارے اپنے ہاتھ میں پہنتا ہے؟ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے تو اس آدمی کو کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور اس سے کوئی جائز فائدہ اٹھا لو۔ اس صحابی نے کہا کہ جس انگوٹھی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتار کر پھینک دیا اللہ کی قسم میں اس کو ہرگز نہ اٹھاؤں گا“ (مسلم 2090)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص اپنے دوست کو آگ کا حلقہ پہنانا چاہتا ہے وہ اسے سونے کا حلقہ پہنا دے۔ جو شخص اپنے دوست کو آگ کا طوق پہنانا چاہتا ہے وہ اسے سونے کا

---

❶ بخاری: الاشربہ، باب: آنیۃ الفضۃ: 5634۔ مسلم: اللباس والزینۃ: 2065

❷ بخاری: اللباس، باب: لبس الحریر: 5835۔ مسلم: اللباس والزینۃ۔ تحریم استعمال اناء الذھب 2069

طوق پہنا دے۔ جو شخص اپنے دوست کو آگ کے کنگن پہنانا چاہتا ہے وہ اسے سونے کے کنگن پہنا دے۔ البتہ تم چاندی کو استعمال کرو۔" (ابو داؤد: 4236)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا پکڑا اور فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں پر حلال ہیں۔ (ابن ماجہ: 3595)

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سونا اور چاندی، حریر اور دیباج کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہوں گے۔" [1]

(94)..... دنیا کے حصول کے لیے دین کا علم حاصل کرنا اور علم کو چھپانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ﴾

(البقرہ۔ 2/159)

"جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لیے بیان کر چکے ہیں ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔"

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

---

[1] بخاری۔ 5831 مسلم۔ 2067

اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ﴾ (البقرہ 2/174)

''بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب چھپاتے ہیں۔ یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا۔ نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے اور عذاب کو مغفرت کے بدلے خرید لیا ہے۔ یہ لوگ آگ کا عذاب کیسے برداشت کریں گے؟''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے جس کا اس کو علم تھا اور اس نے اسے چھپایا تو قیامت کے دن آگ کی لگام اس کے منہ میں دی جائے گی'' (1)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص ایسا علم حاصل کرتا ہے جس سے اللہ کی رضا مقصود ہونی چاہیے تھی لیکن وہ اسے اس لیے حاصل کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے اسے دنیا کا سامان مل جائے۔ ایسا شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا'' (2)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''علم اس لیے نہ سیکھو کہ اس کے ذریعے علماء سے فخر کا اظہار کر سکو یا بے وقوفوں سے مقابلہ کر سکو یا محفلوں میں ممتاز نظر آؤ۔ جس نے ایسا کیا پس اس کے لیے آگ ہے'' (ابن ماجہ۔ 254)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ

---

(1) ابو داود۔ العلم۔ باب کراھیۃ منع العلم 3658

(2) ابن ماجہ۔ السنۃ۔ باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ۔ 252

نَفْسٍ لا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لا يُسْتَجَابُ لَهَا .)) ❶

''اے اللہ میں تجھ سے ایسے علم سے پناہ چاہتا ہوں جو نفع نہ دے۔ اور ایسے دل سے پناہ چاہتا ہوں جو ڈرتا نہ ہو اور ایسی دعا سے پناہ چاہتا ہوں جو قبول نہ ہوتی ہو''

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا اور آگ میں ڈال دیا جائے گا پس اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی۔ وہ انہیں لے کر ایسے گھومے گا جیسے گدھا چکی میں گھومتا ہے۔ جہنمی اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے اے فلاں تجھے کیا ہوا کیا تو نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا اور برائی سے نہیں روکتا تھا وہ کہے گا ہاں میں لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور دوسروں کو برائی سے روکتا تھا لیکن خود اس کا ارتکاب کرتا تھا'' ❷

(95)......عصبیت کی پکار

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین میں سے ایک شخص بہت ہی ظریف الطبع تھا۔ اس نے مذاق میں ایک انصاری کی پیٹھ پر تھپڑ مار دیا۔ انصاری کو غصہ آ گیا۔ اس نے کہا ''اے انصار'' مہاجر نے مہاجرین کو اپنی مدد کے لیے پکارا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آوازیں سن کر اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ جاہلیت کی سی پکار کیسی؟ جبکہ میں تمہارے درمیان ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدید غصہ کا اظہار فرمایا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے آپ کو پوری بات سنائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مسلم۔ الذکر والدعا۔ باب التعوذ من شر ما عمل 2722

❷ بخاری، کتاب بدء الخلق۔ باب صفة النار 3267۔ مسلم۔ الزھد۔ باب عقوبہ من یامر بالمعروف ولا یفعلہ 2989

''اس پکار کو ترک کر دو، یہ خبیث پکار ہے۔''❶

جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو اندھے جھنڈے کے نیچے مارا گیا اس حال میں کہ وہ (قومی یا وطنی) عصبیت کی طرف بلا رہا تھا یا عصبیت کی مدد کر رہا تھا۔ جاہلیت کی موت مارا گیا۔''❷

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جس نے اپنی قوم کی ناحق مدد کی اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو کنویں میں گر گیا اور اس کی دم کنویں سے باہر ہے (جس کے باہر ہونے کا اسے کوئی فائدہ نہیں)''❸

مسند احمد 3726 میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس قول کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کرتے ہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کے نزدیک تین قسم کے لوگ قابل نفرت ہیں (1): مکہ اور مدینہ میں رہتے ہوئے اسلامی راستے کو چھوڑنے والے یعنی ملحد (2) اسلام میں جاہلیت کے طور طریقوں کو رائج کرنے والے (3): ناحق کسی کا خون کرنے کے خواہشمند۔''❹

(96)......منافق کی تعظیم کرنا

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری۔ المناقب باب ما ینھی من دعوۃ الجاھلیہ 3518. مسلم۔ البر والصلہ باب نصر الاخ ظالما او مظلوما 2584

❷ مسلم۔ الامارہ۔ باب وجوب ملازمہ جماعۃ المسلمین 1850

❸ ابو داود۔ الادب۔ باب فی العصبیہ 5117

❹ بخاری۔ الدیات باب من طلب دم امری بغیر حق 6882

''منافق کو سردار مت کہو اگر وہ تمہارا سردار ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔''❶

لہٰذا کسی شخص کو اگر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مال و دولت دی ہے لیکن اس کے عقائد باطل اور اس کا دین فاسد ہے تو اس کی مدح سرائی کرنا، ان کی تہذیب وتمدن کی تعریف کرنا اور ان کے اخلاق ومہارت سے متاثر ہونا حرام ہے۔ یہ وسائل دنیا کی فراوانی اور ان کے کاروبار کی وسعت وفروغ صرف چند روز کا فائدہ ہے۔ یہ چیزیں بھی فنا ہونے والی ہیں۔ اور ان کے فنا ہونے سے پہلے یہ لوگ خود بھی فنا ہو جائیں گے۔ اس لیے ہمیشہ نظر ان کے انجام پر ہونی چاہیے۔ ان کے لیے ایمان کی محرومی کی صورت میں جہنم کا دائمی عذاب ہے۔ اور دنیا میں یہ سب چیزیں صرف آزمائش کے لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ﴾ (طه: 20/131)

''اور اپنی نگاہیں ہرگز ان چیزوں کی طرف نہ دوڑانا جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو آرائش دنیا کی دے رکھی ہیں تاکہ انہیں اس میں آزمائیں اور تمہارے رب کا دیا ہوا ہی بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے۔''

لہٰذا گمراہ لوگوں کے مذہبی تہواروں میں شمولیت کرنا یا ان کو منعقد کرنے میں ان کی مدد کرنا یا ان دنوں کی مناسبت سے انہیں مبارکباد دینا حرام ہے۔ ایسے ظالموں کی ہم نشینی باعث عذاب ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک لشکر خانہ کعبہ میں پناہ لینے والے مسلمانوں پر حملہ کی نیت سے جائے گا۔ جب وہ مقام بیداء پر پہنچے گا تو اس کے اول آخر سب کے سب زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی اے اللہ کے رسول راستہ

❶ ابو داود: الأدب، لا يقول المملوك ربي: 4977

میں تو عام لوگ اور تاجر بھی ہونگے پھر انہیں کیوں دھنسا دیا جائے گا۔آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے اول آخر سب دھنسا دیے جائیں گے پھر قیامت کے دن ان سے معاملہ ان کی نیت کے مطابق ہوگا۔'' ❶

لہٰذا ایسی مجلسیں جہاں اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کا مذاق اڑایا جا رہا ہو، دینداروں پر آوازیں کسی جا رہی ہوں، بدعتی اور مشرک اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے لگ کر اللہ تعالیٰ کی آیات کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہے ہوں، تو ایسی مجلسوں میں جانا صرف اس کے لیے جائز ہے جو وہاں جا کر ان کی تردید کر سکے۔ اور انہیں حق بات کی دعوت دے سکے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (الانعام: 6/68)

''جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیتوں میں عیب جوئی اور نکتہ چینی کر رہے ہوں تو آپ ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جائیں یہاں تک کہ وہ اس بات کو چھوڑ کر کسی اور بات میں لگ جائیں۔ اور اگر کبھی شیطان آپکو یہ نصیحت بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھیں''

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مومن کے سوا کسی اور کو ساتھی نہ بناؤ۔ اور متقی شخص کے علاوہ تمہارا کھانا کوئی اور نہ کھائے۔'' ❷

---

❶ بخاری۔ البیوع۔ ما ذکر فی الاسواق 2118۔مسلم۔ الفتن باب الخسف بالجیش 2884

❷ ابو داود: الادب، باب: من یومر ان یجالس: 4832. ترمذی: 2395

(97)......علانیہ گناہ کا ارتکاب کرنا

گناہ کو اعلانیہ ظاہر کرنے والا اللہ کے خوف سے خالی ہو کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو فخریہ بیان کرتا ہے۔ اس لیے اس کے لیے معافی نہیں ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کا ہر فرد معافی کے قابل ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو کھلم کھلا گناہ کرنے والے ہوں گے۔ اور یہ بھی علانیہ گناہ میں سے ہے کہ رات کو آدمی کوئی (گناہ) کا کام کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالا (لوگوں پر ظاہر نہ ہونے دیا) اور صبح کو وہ کہے۔ اے فلاں گزشتہ رات میں نے (گناہ کا) فلاں کام کیا۔ اس کے رب نے رات کو اس کی پردہ پوشی کی تھی اور صبح کو اس نے وہ پردہ چاک کر ڈالا جو اللہ تعالیٰ نے اس پر ڈالا تھا۔'' ❶

(98)......گناہ پر اصرار کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ (آل عمران 3/135)

''جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ اور یہ علم کے بعد گناہ کے کام کو بار بار نہیں کرتے۔''

گویا اہل ایمان گناہ کے کام کو بار بار نہیں کرتے مگر افسوس ہمارے معاشرے میں کبیرہ

---

❶ بخاری۔ الادب۔ باب ستر المومن علی نفسه 6069 مسلم۔ الزهد۔ النهی عن هتك الانسان ستر نفسه 2990

گناہ کو بار بار کرنا عادت بن چکی ہے، جبکہ بعض علماء کرام کا قول ہے:

((لا کبیرہ مع الاستغفار ولا صغیرہ مع الاصرار .))

''توبہ واستغفار کرنے سے کبیرہ گناہ باقی نہیں رہتا اور بار بار کرنے سے صغیرہ گناہ بھی کبیرہ بن جاتا ہے۔''

ایسے چند امور جو آج ہمارے معاشرے میں عام ہیں ملاحظہ فرمائیں:

(ا) ساز، موسیقی، اور گانے سننا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾

(لقمن 31/6)

''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو خریدتے ہیں تاکہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے''

لغو باتوں میں ساز و موسیقی، نغمہ و سرور، گانے اور ہر وہ چیز شامل ہے جو انسانوں کو کلام الٰہی سے اور نماز سے غافل کر دے۔ قصے، کہانیاں، افسانے اور تاش کھیلنا، ڈرامے، ناول، جنسی اور سنسنی خیز رسالے سب اس میں شامل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بعض لوگوں نے گانے بجانے والی لونڈیاں اس مقصد کے لیے خریدی تھیں کہ وہ گانے سنا کر لوگوں کا دل بہلاتی رہیں تاکہ قرآن کا اثر ان لوگوں کے دلوں پر نہ ہو جائے۔ آج یہی کام ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر اور ویڈیو فلمیں کر رہی ہیں جو جنسی اشعار اور جنسی پروگراموں کے ذریعے معاشرے میں فحاشی پھیلا رہی ہیں۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے غافل ہو رہے ہیں۔

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کے آلات کو جائز کر لیں

گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی شکلوں کو قیامت تک کے لیے بندر اور خنزیر میں بدل دیں گے۔'' ❶

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس امت میں بھی زمین میں دھنس جانا، پتھروں کی بارش اور شکل وصورت کے بدل جانے کے عذاب آئیں گے اور یہ عذاب اس وقت آئیں گے جب لوگ شراب پئیں گے، گانے والی لونڈیاں اختیار کریں گے اور آلات موسیقی بجائیں گے۔'' ❷

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری امت میں کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر پئیں گے۔ سازوں اور گانے والیوں کے گیتوں سے تفریح کا سامان کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا۔ بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔'' ❸

سوچئے! مسلمان ممالک میں زلزلوں کی کثرت کی وجہ کہیں گانا بجانا اور موسیقی کا عام ہونا تو نہیں؟

آج ہمارے زمانے میں موسیقی سب سے بڑا مسئلہ بن گئی ہے۔ گھڑیوں، گھنٹیوں، بچوں کے کھلونوں، کمپیوٹروں، ٹیلیفون سیٹوں اور موبائل وغیرہ میں موسیقی گھس آئی۔ حتیٰ کہ آج مسجدیں بلکہ بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ کے اندر بھی موبائل کے ذریعے موسیقی کی آواز آتی رہتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم پر شراب، جوا اور طبلہ یعنی ڈھول کو حرام قرار دیا ہے۔ (ابو داؤد: 3696)

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس معصیت سے محفوظ رکھے (آمین)

---

❶ بخاری: الاشربة: باب: ما جاء فیمن یستحل الخمر 5590

❷ ترمذی الفتن: باب ما جاء فی علامة حلول المسخ والخسف 2212، سلسلة الاحادیث الصحیحه البانی 2203

❸ ابن ماجه، کتاب الفتن: 4020

اگر موسیقی کے ساتھ ساتھ گانا بھی شامل ہو یعنی گانے والی فنکارہ عورتوں کی پرفتن آواز انسانوں کو مست کر رہی ہو تو گناہ اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اور اگر گانے کے بول عشق و محبت پر مبنی ہوں اور ان میں عورتوں کے حسن و جمال کا ذکر ہو تو یہ مصیبت اور بھی سنگین ہو جاتی ہے۔

(ب) داڑھی منڈوانا اور مونچھیں لمبی رکھنا:

خصائل و عادات اور اخلاق میں کفار کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مشرکوں کی مخالفت کرو داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹواؤ۔'' ❶

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کو مونچھیں اچھی طرح کاٹنے کا اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا گیا۔ (مسلم۔ 259)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مونچھوں کو کاٹو اور داڑھیوں کو لٹکاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو'' ❷

ان احادیث کی روشنی میں داڑھیوں کو بڑھانا واجب اور اس کو منڈوانا حرام ہے۔ اس طرح مونچھوں کو کٹوانا بھی واجب ہے۔

اس گناہ کو روزانہ کرنے والے ان احادیث پر غور کریں اور اللہ کے حضور توبہ کر کے اس گناہ سے باز آجائیں۔

اسی طرح لباس، بول چال اور کھانے پینے میں فخریہ طور پر کفار کی مشابہت اختیار کرنا بھی حرام ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو جس قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے۔'' ❸

---

❶ بخاری: اللباس، باب: تقلیم الاظفار: 5892. مسلم: الطھارہ، باب: خصال الفطرۃ 259

❷ مسلم۔ الطھارہ۔ باب خصال الفطرہ 260

❸ ابو داود۔ اللباس۔ باب فی لبس الشھرہ 4031

بعض علماء نے داڑھی منڈوانے کو حرام قرار دیتے ہوئے یہ دلیل بھی دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرے''❶

(ج) سگریٹ نوشی و دیگر منشیات:

یہ بات بالکل ثابت ہے کہ سگریٹ نوشی پھیپھڑوں کے کینسر، دل کے امراض اور کئی ایک دیگر امراض کا سبب ہے۔ اس لیے حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ﴾ (النساء۔ 4/29) ''اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو''

﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (البقرہ۔ 2/195)

''اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو''

اسی لیے بے عقل یتیموں کو مال دینا منع فرمایا کہیں وہ اس کو ضائع نہ کر دیں۔

﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاۗءَ اَمْوَالَكُمُ﴾ (النساء: 4/5)

''بے عقل لوگوں کو اپنا مال نہ دو''

اس آیت سے یہ دلیل ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بے وقوفوں کو مال دینے سے منع فرمایا کیونکہ بیوقوف اس مال کو وہاں خرچ کریں گے جہاں خرچ کرنے کا نہ دینی فائدہ ہے نہ دنیاوی فائدہ ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ مال صرف دینی یا دنیاوی فائدے کے لیے خرچ ہونا چاہیے۔ چونکہ سگریٹ پر مال خرچ کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں نہ دینی اور نہ ہی دنیاوی لہٰذا سگریٹ جیسی نقصان دہ چیز پر مال ضائع کرنا یقیناً حرام ہے۔

(99)......کالا خضاب لگانا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ بخاری 5931 مسلم 2125

''آخر زمانے میں بعض لوگ کالا خضاب لگائیں گے۔ وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکیں گے۔'' ❶

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ آئے اور ان کا سر اور داڑھی سفید تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس کی سفیدی کو بدل دو اور کالے سے بچو۔'' ❷

آج اپنے آپ کو جوان ظاہر کر کے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے سفید بالوں کو کالے خضاب سے رنگنے کا عمل عام ہے۔ حالانکہ یہ کبیرہ گناہ ہے۔

(100)...... گمراہی اور گناہ کے راستے کی طرف بلانا

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اسلام میں کسی غلط کام کو رائج کرتا ہے اس کا گناہ اور ان لوگوں کا گناہ جو اس کے بعد اس پر عمل کرتے ہیں سب اسی پر ہے۔ اور برے طریقوں پر عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔'' ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس پر اپنا گناہ بھی ہے اور جو اس کی پیروی کرتا ہے اس کا گناہ بھی اور اس طرح پیروی کرنے والوں کے گناہ کم نہیں ہوں گے۔'' ❹

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو جان بھی ظلم سے قتل کی جاتی ہے۔ اس کے خون ناحق کے گناہ کا ایک حصہ

❶ نسائی۔ الزینة۔ باب النهی عن الخضاب بالسواد 5078

❷ مسلم: کتاب اللباس والزینه۔ 2102

❸ مسلم۔ الزکاة۔ باب الحث علی الصدقه 1017

❹ مسلم۔ العلم۔ باب من سن سنة حسنة ح 2674

آدم علیہ السلام کے بیٹے کو ہو گا کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل ناحق کا آغاز کیا۔"❶

محترم قارئین! آپ نے اس کتاب میں ان گناہوں کا مطالعہ کیا جو اسلام کی ضد اور منافی ہیں اور انسان کو مرتد کر دیتے ہیں۔ اور ان گناہوں کو بھی پڑھا جس کے کرنے پر سخت وعید کا ذکر ہے جنہیں کبائر کہتے ہیں۔ مومن کی شان یہ ہے کہ جب اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات سنائی جاتی ہے تو وہ فوراً قبول کرتا ہے:

﴿إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

(النور: 24/51)

"مومنوں کی بات تو یہ ہے کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کی طرف بلایا جاتا ہے تو کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور مان لیا اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں"

ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے اچھے اچھے ناموں کا وسیلہ دے کر دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے احکامات کی اطاعت کی توفیق دے۔ ہمیں گناہوں سے بچنے کی توفیق دے۔ ہماری قسمت میں اپنی اطاعت لکھ دے۔ ہمیں رزق حلال عطا فرما کر حرام مال سے بے نیاز کر دے اور اپنے فضل و کرم سے ہمیں اپنے سوا باقی سب سے مستغنیٰ کر دے۔ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمیں جنت الفردوس عطا فرما دے۔ آمین

وصلى الله وسلم على النبى محمد واله واصحابه اجمعين
والحمد لله رب العالمين

---

❶ بخاری: 6867. مسلم: القسامه باب اثم من سن القتل: 1677

یادداشت

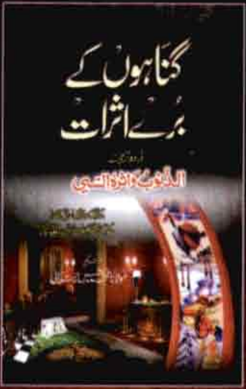

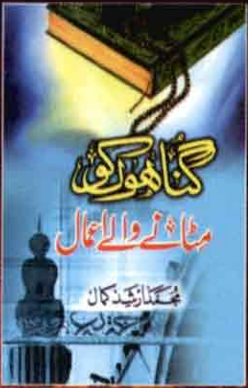

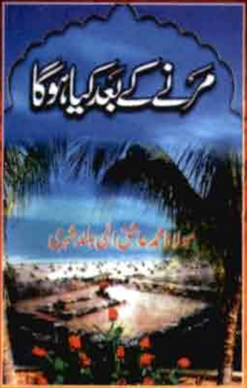

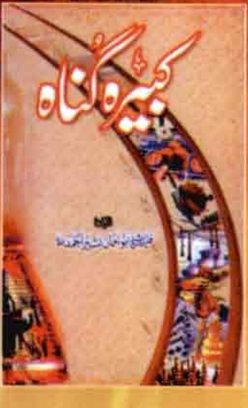

Rs.70/-

Areeb Publications
1542, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2
Email :apd1542@gmail.com